فلاحی پروگرامس برائے معذورین۔
ریاست تلنگانہ کا ایک مطالعہ

Welfare Programmes for Disabled Persons -
A Study of Telangana State

تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی
شعبہ نظم ونسق عامہ

محقق
فرحت سلطانہ

نگران تحقیق
پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ
پروفیسر، نظم ونسق عامہ و پرووائس چانسلر

شعبہ نظم ونسق عامہ۔اسکول آف آرٹس اینڈ سوشیل سائنس
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
2022ء

اقرارنامہ

میں،فرحت سلطانہ اقرار کرتی ہوں کہ یہ تحقیقی مقالہ بعنوان **''فلاحی پروگرامس برائے معذورین۔ریاست تلنگانہ کا ایک مطالعہ''** اسکول آف آرٹس اینڈ سوشیل سائنسس کے شعبہ نظم ونسق عامہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی سند کے حصول کے لئے پیش کیا جارہا ہے، یہ میرا اپنا تحقیقی کام ہے۔مقالہ نہ تو پہلے کبھی شائع ہوا اور نہ ہی کسی جامعہ یا ادارے میں ڈگری یا ڈپلوما کے حصول کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

مقام: حیدرآباد

تاریخ:

تحقیق کار

فرحت سلطانہ

رول نمبر: **A161453**

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
گچی باؤلی حیدرآباد تلنگانہ۔32

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ فرحت سلطانہ ولد محمد خواجہ معین الدین نے اپنا تحقیقی مقالہ بعنوان **''فلاحی پروگرامس برائے معذورین۔ریاست تلنگانہ کا ایک مطالعہ''** میری راست نگرانی میں تحقیق کے اصولوں کے مطابق مکمل کیا ہے۔

لہٰذا میں انہیں نظم ونسق عامہ میں پی ایچ ڈی (Ph.D) کی سند کے حصول کے لئے مقالہ ہٰذا کو نظم ونسق عامہ، اسکول آف آرٹس اینڈ سوشل سائنس، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں داخل کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

نگران کار

مقام: حیدرآباد

تاریخ:

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ

پروفیسر، شعبہ نظم ونسق عامہ و پرووائس چانسلر

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی حیدرآباد تلنگانہ۔32

کلمات تشکر

اس تحقیقی مقالہ کی تکمیل کیلئے میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ادباً سجدہ شکر ادا کرتی ہوں، جس نے مجھے اس مقالہ کی تکمیل کا حوصلہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد میں اپنے شعبہ کے صدر ڈاکٹر کنیز زہرا، پروفیسرس اور دیگر اساتذہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنے مقالہ کی تکمیل کیلئے اپنے مفید مشوروں سے نوازا، خصوصاً ڈاکٹر سید نجی اللہ صاحب اسسٹنٹ پروفیسر کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس مقالہ کی تکمیل کیلئے مدد و حوصلہ افزائی کی اور ضروری وقت پر رہنمائی بھی کی۔

اس مقالہ کی تکمیل کیلئے میرے نگران کار پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، پروفیسر شعبہ نظم و نسق عامہ و پرووائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کی خصوصی شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے اس تحقیقی موضوع کے انتخاب میں نہ صرف میری مدد کی بلکہ مجھے اپنی نگرانی میں اس مقالہ پر تحقیقی کام کرنے کا موقع دیا، میری ضروری رہنمائی اور تربیت کی مواد کی ترتیب حصول و تجزیہ میں میری مدد کی، اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ جس کے بغیر اس مقالہ کو تکمیل کرنا میرے لئے ناممکن تھا۔

میں اس مقالہ کی تکمیل کیلئے سنٹرل لائبریری مانو کے ڈپٹی لائبریرین وانچارج اور ان کے عملہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جن کے مدد و تعاون سے مجھے مقالہ کو مکمل کرنے میں آسانی ہوئی۔

میں تلنگانہ کے محکمہ فلاح و بہبود معذورین و معمرین کے اسٹینٹ ڈائریکٹر اور وہاں کے عملہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جن سے مواد دستیاب ہوسکا۔ اور تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹو کارپوریشن کے عملہ اور خاص کر سریندر سر کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرے سروے میں تعاون کرنیوالے چنندہ حیدرآباد کے معذورین کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرتی ہوں اور خاص کر محبوب نگر کے چیتنیہ وکلانگولا حقولا ویدیکا کے عبدالساجد صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اسکے ساتھ ساتھ نظام آباد کے چیتنیہ وکلانگولا حقولا ویدیکا کی جانکی میڈم کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جن کی مدد سے میری ابتدائی مواد کے حصول کا مرحلہ ممکن ہوا۔

میں ترجمعہ کے لئے نور عارفین اور سید نوید کا بھی شکرایہ ادا کرتی ہوں۔ آخر میں، اپنے افراد خاندان خصوصاً میرے والد الحاج محمد خواجہ معین الدین صاحب اور والدہ مرحومہ ماجدہ بیگم کی دل کی گہرائیوں سے مشکور ہوں کہ انہوں نے کام کی تکمیل کیلئے اپنی دعاؤں اور تحریک سے مجھے نوازا۔ میں اپنی بہنوں اور بہنوئی کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں اور میرے برادر محمد اظہر الدین اور ان کی اہلیہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس مقالہ کی ترتیب وتکمیل میں میری مدد کی۔ افرا امرین کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتی جن کی بھرپور مدد کی بناء پر میں اپنے تحقیقی کام کو مکمل کرسکی۔

میں شعبہ کے ساتھیوں ڈاکٹر محمد اکبر، ڈاکٹر احمدی بیگم، (ڈاکٹر) شیخ حاجی حسین، پی ایچ پی اسکالر صدرہ متین اور محمد جیلانی کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے مواد اکٹھا کرنے اور مقالہ کی تکمیل میں میری ضروری رہنمائی کی۔ اسکے علاوہ اپنے دیگر ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ بلا آخر میں ان تمام افراد کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے دانستہ اور غیر دانستہ طور پر میرے مقالہ کی تکمیل میں رول ادا کیا۔

فرحت سلطانہ

شعبہ سیاسیات و نظم و نسق عامہ، مانو

رول نمبر A161453

ابواب کی فہرست

شمار	باب نمبر	ابواب کا نام	صفحہ نمبر
1	باب1	ابتدائیہ ***Introduction***	1-30
2	باب2	ریاست تلنگانہ میں ادارہ جات اور محکمہ جات برائے معذورین *Institutions and Organizations for the Disabled Persons in Telangana State*	31-78
3	باب3	ریاست تلنگانہ میں قوانین اور فلاحی پروگرامس برائے معذورین *Legal Framework and Welfare Programmes for Disabled Person in Telangana State*	79-136
4	باب4	ریاست تلنگانہ میں معذورین کی فلاحی پروگراموں کی عمل آوری کا جائزہ *Implementation of Welfare Programmes for the Disabled Perons - An Analysis*	137-174
5	باب5	ریاست تلنگانہ میں فلاحی پروگراموں پر معذورین کے تاثرات *Perceptions of Disabled Persons on their welfare Programmes in Telangana State*	175-216
6	باب6	اختتامیہ *Conclusion*	217-231
7		کتابیات *Bibliography*	233-247
8		ضمیمہ جات *Apendex* سوالنامہ اردو *Questionnaire Urdu* سوالنامہ انگریزی *Questionnaire English* ریاست تلنگانہ حقوق برائے معذورین (اصول) 2018	

جدول کی فہرست

شمار	جدول نمبر	جدول	صفحہ نمبر
1	3.1	ADIP اسکیم کے تحت امداد کی مقدار اور آمدنی کی حد	93
2	3.2	ہاسٹلس برائے معذورین	98
3	3.3	ہومس برائے معذورین(Homes for disabled persons)	99
4	3.4	اقامتی مدارس برائے بصارتی رسماعتی معذورین	100
5	3.5	ہومس ہاسٹلس اور اقامتی مدارس میں دی جانے والی سہولیات	101
6	3.6	ماقبل میٹرک طلباء کے الاؤنس	102
7	3.7	:مابعد میٹرک وظائف برائے معذورین	103
8	3.8	معذورین کو منظور کردہ امتحانات میں رعایتیں	104
9	3.9	ذمہ دار عہدیداران کی تفصیل	105
10	3.10	معاشی بازآبادکاری اسکیم کی تفصیل	106
11	3.11	گاڑی کی قسم(Type of vehicle)	108
12	3.12	روزگار میں 3 فیصد تحفظات	112
13	3.13	امدادی آلات اور مصنوعی اعضا	114
14	3.14	A۔مصنوعی اعضاء سے متعلق امداد Prosthetic Aids	114
15	3.15	B۔ نقل وحرکت کی امداد:Mobility Aids	115
16	3.16	C- تعلیمی امدادEducational Aids	116
17	3.17	اقسام معذوری سے متعلقہ میڈیکل بورڈ کی تفصیل	128
18	4.1	ریاست تلنگانہ میں ضلع واری آبادی 2011ء	138
19	4.2	ریاست تلنگانہ میں معذوری کی اقسام کے لحاظ سے آبادی 2011ء	139
20	4.3	ریاست تلنگانہ میں معذورین کی ضلع واری آبادی 2011ء	139

21	4.4	(i) بصارتی معذورین کا موقف	140
22	4.5	(ii) سماعتی معذورین کا موقف	141
23	4.6	(iii) گویائی سے محروم معذورین کا موقف	142
24	4.7	(iv) حرکیاتی معذورین کا موقف	142
25	4.8	(v) ذہنی معذورین کا موقف	143
26	4.9	(vi) ذہنی بیماری متاثرہ افراد کا موقف	144
27	4.10	(vii) کثیر معذوری سے متاثرہ افراد کا موقف	144
28	4.11	(viii) دیگر معذورین کا موقف	145
29	4.12	ریاست تلنگانہ میں دیہی اور شہری معذورین کی آبادی کا موقف	146
30	4.13	معذورین کے لئے ہومس اور ہاسٹل بجٹ 2014-2019ء	148
31	4.14	ہومس اور ہاسٹلس میں رہنے والے معذورین کا موقف	149
32	4.15	اقامتی مدارس برائے معذورین بجٹ 2014-2019	152
33	4.16	Residential School for Visually and Hearing Disabled	154
34	4.17	ماقبل میٹرک وظائف بجٹ 2014-2019ء	155
35	4.18	مابعد میٹرک وظائف کا بجٹ 2014-2019	156
36	4.19	معاشی بازآبادکاری اسکیم کا بجٹ 2014-19ء	158
37	4.20	شادی کے ترغیبی انعامات کا بجٹ 2014-2019ء	159
38	4.21	معذوری کے لئے بغیر رکاوٹ ماحول کی فراہمی کا بجٹ 2014-2017ء	161
39	4.22	معذورین کے لئے کھیل کود کی فراہمی کا بجٹ 2014-2019ء	162
40	4.23	تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن کی 2014-2019ء سالانہ رپورٹ	164
41	4.24	ہاتھ پھر سے معذورین کی اشیاء اور آلات کا بجٹ 2014-18	166
42	4.25	بصارتی معذورین کو دی جانے والی اشیاء اور امداد	168

169	سماعتی معذورین کو دی جانے والی اشیاء	4.26	43
179	چنندہ معذورین کے نمونوں کا موقف	5.1	44
179	چنندہ نمونوں کے مذاہب اور ذات کا موقف	5.2	45
181	چنندہ معذورین کے والدین اور سرپرستوں کا تعلیمی موقف	5.3	46
183	چنندہ نمونوں کے والدین کا پیشہ ورانہ اور آمدنی کا موقف	5.4	47
184	معذورین کا رہائشی موقف	5.5	48
185	معذوری کی وجوہات	5.6	49
186	کیا آپ کے پاس SADAREM کارڈ ہیں؟	5.7	50
187	معذورین کا تعلیمی موقف	5.8	51
188	معذورین کے ذریعہ تعلیم کا موقف	5.9	52
189	اشیاء آلات سے متعلق معلومات	5.10	53
190	معذورین کو دی جانے والی اسکالرشپ کی قسم	5.11	54
191	معذورین کے روزگار کا موقف	5.12	55
192	معذورین کا ازدواجی موقف	5.13	56
194	معذورین کے اشیاء اور آلات کا موقف	5.14	57
195	معذورین کو دیے گئے آلات اور اشیاء	5.15	58
196	ماہانہ وظائف کا موقف	5.16	59
197	شادی کے ترغیبی انعامات	5.17	60
198	عوامی اداروں کی عمارتوں کی سہولیات	5.18	61
199	اطلاعاتی ٹکنالوجی استعمال کرنے والے معذورین کا موقف	5.19	62
200	ریاست تلنگانہ میں چنندہ معذورین میں معذوری کی بنا پر امتیاز کا شکا	5.20	63
201	ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات سے متعلق معذورین کے تاثرات	5.21	64
202	معاشی باز آبادکاری اسکیم کے تاثرات	5.22	65

204	شادی کی ترغیبی انعامات کے تاثرات	5.23	66
205	محکمہ معذورین کے ادارہ جات کے تاثرات	5.24	67
207	آسرا وظائف کے تاثرات	5.25	68
208	معذورین کو دیے جانے والے اشیاء اور آلات کے تاثرات	5.26	69
210	معذورین کے فلاحی پروگرامس کے تاثرات	5.27	70
211	معذورین کے امتیاز سے متعلق تاثرات	5.28	71

ترسیم کی فہرست

صفحہ نمبر	ترسیم کا عنوان	ترسیم نمبر	شمار
148	معذورین کے لئے ہومس اور ہاسٹل بجٹ 2014-2019ء	4.1	1
153	اقامتی مدارس برائے معذورین بجٹ 2014-2019	4.2	2
155	:ماقبل میٹرک وظائف بجٹ 2014-2019ء	4.3	3
157	مابعد میٹرک وظائف کا بجٹ 2014-2019	4.4	4
158	معاشی باز آبادکاری اسکیم کا بجٹ 2014-19ء	4.5	5
160	شادی کے ترغیبی انعامات کا بجٹ 2014-2019ء	4.6	6
162	معذوری کے لئے بغیر رکاوٹ ماحول کی فراہمیکا بجٹ 2014-2017ء	4.7	7
163	معذورین کے لئے کھیل کود کی فراہمی کا بجٹ 2014-2019ء	4.8	8
182	چنندہ معذورین کے والدین اور سرپرستوں کا موقف	5.1	9
183	چنندہ نمونوں کے والدین کا پیشہ ورانہ اور آمدنی کا موقف	5.2	10
184	معذورین کا رہائشی موقف	5.3	11
185	معذوری کی وجوہات	5.4	12

186	کیا آپ کے پاس SADAREM کارڈ ہیں؟	5.5	13
189	اشیاء آلات سے متعلق معلومات	5.6	14
190	معذورین کو دی جانے والی اسکالرشپ کی قسم	5.7	15
191	معذورین کے روزگار کا موقف	5.8	16
193	معذورین کا ازدواجی موقف	5.9	17
194	معذورین کے اشیاء اور آلات کا موقف	5.10	18
196	ماہانہ وظائف کا موقف	5.11	19
197	شادی کے ترغیبی انعامات	5.12	20
198	عوامی اداروں کی عمارتوں کی سہولیات	5.13	21
199	اطلاعاتی ٹکنالوجی استعمال کرنے والے معذورین کا موقف	5.14	22
200	یاست تلنگانہ میں چنندہ معذورین میں معذوری کی بناپر امتیاز کا شکار	5.15	23
202	ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات سے متعلق معذورین کے تاثرات	5.16	24
203	معاشی بازآبادکاری اسکیم کے تاثرات	5.17	25
204	شادی کی ترغیبی انعامات کے تاثرات	5.18	26
205	محکمہ معذورین کے ادارہ جات کے تاثرات	5.19	27
207	آسرا وظائف کے تاثرات	5.20	28
209	معذورین کو دیے جانے والے اشیاء اور آلات کے تاثرات	5.21	29
210	معذورین کے فلاحی پروگرامس کے تاثرات	5.22	30
212	ورین کے امتیاز سے متعلق تاثرات	5.23	31

تلخیص Abstract

فلاحی پروگرامس برائے معذورین۔
ریاست تلنگانہ کا ایک مطالعہ

Welfare Programmes for Disabled Persons - A Study of Telangana State

تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی
شعبہ نظم ونسق عامہ

محقق

فرحت سلطانہ

نگران تحقیق

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ
پروفیسر، نظم ونسق عامہ و پرووائس چانسلر

شعبہ نظم ونسق عامہ۔اسکول آف آرٹس اینڈ سوشیل سائنس
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

2022ء

تلخیص

(Abstract)

ملک اور تنظیم کی کارکردگی اور ترقی، فروغ کے لئے مادی، انسانی اور مالی وسائل درکار ہوتے ہیں۔ جس میں انسانی وسائل نہایت اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ ان میں علم، فہم، مہارت، تخلیقی صلاحیت، قابلیت اور سماجی رجحان شامل ہوتا ہے۔ انسانی وسائل کے بہتر استعمال کے ذریعہ تنظیمیں، ادارہ جات اور ممالک ترقی کی جانب گامزن ہوتے ہیں۔ اس پس منظر میں دیگر انسانی وسائل کی طرح معذورین کا جائزہ لیں تو یہ بھی نتیجہ خیز اثاثہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ معذور افراد کو بطور انسانی وسائل کی سرگرمیوں سے جوڑتے ہوئے نہ صرف معاشی فلاح بلکہ سماجی اشتراک کو بھی ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ معذورین میں پوشیدہ صلاحیتوں کے ذریعہ وہ اپنے ہنر اور قابلیت کی بنا پر مستقبل کی راہیں ہموار کر سکتے ہیں۔1

کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل ہے کیونکہ انسان میں پانچ قوتیں پائی جاتی ہیں جو حواسہ خمسہ کہلاتی ہیں۔ اول قوت بصارت یعنی بینائی کی قوت، دوم قوم سماعت یعنی سننے کی قوت، سوم قوت سامہ سونگھنے کی قوت، چہارم قوت ذائقہ یعنی مختلف لوازمات کے ذائقوں کی پہچان اور پنجم قوت لامسہ یعنی اشیاء کو چھوکر سمجھنے اور پہچاننے کی حس شامل ہے۔ ان حواس خمسہ کا نام زندگی ہے۔ جب کسی انسان میں پانچ حواس بے جان ہو جاتی ہیں تو وہ مردہ کہلاتا ہے لیکن دنیا کے اربوں انسانوں میں سے کروڑوں انسان بذاتِ خود ان میں کسی ایک یا مشترکہ حواس سے محروم ہیں۔ ایسے اشخاص زندہ تو ہوتے ہیں لیکن اپنی زندگی کو عام انسانوں کی طرح لطف اندوز ہو کر جی نہیں پاتے۔ اس طرح کی قوتوں سے محروم انسان کو عام طور پر معذور کہا جاتا ہے۔ جو کہ ان خاموں کا باعث اپنے روزمرہ امور کی انجام دہی کے لئے دوسروں پر انحصار کرتے ہیں۔2

معذورین کی تعریف:

معذوری کی قسم، نوعیت اور شدت کے اختلاف کی رو سے اس کی تشریح کرنا مشکل ہے کہ معذوری کیا ہے؟ یہ سمجھنے کے لئے مختلف تعریفوں میں ان اختلافات کو سمجھنا ضروری ہے۔

World Health Organisation (WHO), 1980ء میں معذورین کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے کہ معذوری ایک چھتری اصطلاح ہے جس میں جسمانی نقائص، سرگرمی حدود اور شرکت کی پابندی کا احاطہ شامل ہیں۔

1. **Impairment جسمانی نقائص:** خلیاتی یا نفسیاتی بے قاعدگی جس کو علامتی یا تخفیفی طور پر تحریر میں لایا جاسکتا ہے جو کہ جسمانی نقص اعضا سے جڑا ہوتا ہے مثلاً ہاتھ، پیر وغیرہ۔
2. **Disabled معذوری:** کی تعریف کے مطابق جسمانی نقص کی وجہ سے کسی بھی کام کو تکمیل کرنے میں حائل ہونے والی رکاوٹ دراصل معذوری ہے۔ معذور افراد عام اور معمولی سرگرمیوں کو بآسانی انجام نہیں دے سکتے۔
3. **Handicapped/اپاہج:** اپاہج روزمرہ کے کاموں کو کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام بین الاقوامی اور قانون کی معذورین کی تعریف کے مطالعہ معذورین کی درجہ بندی مندرجہ ذیل پیش کی گئی ہے:

WHO کے مطابق ''معذوری ایک انسان کے لئے معمولی سمجھی جانے والی کسی سرگرمی کو اسی انداز میں یا اسکے مطابق دائرۂ کار میں انجام دینے کی صلاحیت میں ہورہی رکاوٹ یا کمی (جو کہ جسمانی نقص کے سبب ہو) ہے۔3

اقوام متحدہ:

اقوام متحدہ کی جانب سے اختیار کردہ کنونشن برائے حقوق معذورین 2006ء میں معذوری کی دو مزید تعریفوں کو شامل کیا گیا۔ معذور افراد اور سماج کے دیگر افراد کے مماثل شمولیت کی راہ میں حائل رویہ یا ماحول کی رکاوٹوں کے درمیان باہمی عمل کا نتیجہ معذوری ہے۔ معذورین سے مراد وہ فرد بھی ہے جو کہ طویل عرصے سے جسمانی، دماغی، دانشورانہ یا حساسیت کے لحاظ سے نقائص سے دوچار ہوں۔ جو سماج میں انہیں دوسروں کے مساوی ان کی بھرپور مواقع، شراکت داری کی راہ میں مختلف رکاوٹوں کی شکل میں درپیش ہوسکتے ہیں۔ دونوں ہی تعریفوں سے معذوری کی طبی اور سماجی اعتبار سے تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔4

معذور افراد قانون 1995ء (مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شراکت داری) میں شامل احکام میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو تمام شعبہ جات میں جسمانی معذورین کی یکساں شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے مختلف اقدامات کرنے کی قانون کے ذریعہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے قانون کی دفعہ 25 واضح کرتی ہے کہ مجاز حکومتیں اور

مقامی حکام ان کی معاشی گنجائش اور ترقی کے دائرہ میں معذوریوں کے وقوع کے سدباب کو مدنظر رکھتے ہوئے حسب ذیل معذوریوں کو پیش کیا گیا ہے۔5

معذوروں کے وقوع کے اسباب کا پتہ چلانے کے لئے سروے، تحقیق اور جستجو کریں گے یا کروائیں گے۔PWD قانون کے مطابق معذور سے مراد ایسا شخص جو کہ بصارت، سماعت رگویائی اور حرکیاتی معذوری میں 40% سے زائد معذوری رکھتا ہو۔جس کی تصدیق ایک طبی اتھارٹی عہدیدار کی جانب سے کی گئی ہو۔6

حقوق برائے معذورین قانون 2016 کے لحاظ سے معذوری سے مراد وہ افراد ہیں جو کہ PWD قانون کے تحت تصدیق شدہ ہوں ۔اس قانون میں شناختی کاڈر SADARAM کی اجرائی کے لئے مخصوص معذوریوں کا تعین 40% سے زائد ہوتا ہے۔ جس میں جسمانی حرکیاتی معذوری، بصارتی معذوری، سماعتی معذوری، گویائی معذوری، سوجھ بوجھ کی معذوری، فہم کی معذوری، ذہنی معذوری اور ہمہ اقسام کی معذوریاں شامل ہیں۔

معذوری کی اصطلاح مختلف طریقوں سے کی گئی ہے۔ان تمام کے پیش نظر معذورین کی مختلف اقسام جو کہ قانون 2016 حقوق برائے معذورین میں شامل کی گئی ان کی تفصیل حسب ذیل میں پیش کی گئی ہے۔

(A) جسمانی معذوری:اس قسم کی معذوری میں حرکت کی معذوری، جذام سے متاثرہ افراد، دماغی فالج، بوناپن، اعصابی عدم فعالیت اور تیزابی حملہ کے متاثرین شامل ہیں۔

(B) بصارتی معذوری:اس قسم میں مکمل بصارتی محرومی اور کم بصارت شامل ہیں۔مکمل بصارت میں زاویہ کی حد 10 ڈگری سے کم ہے جب کہ کم بصارت میں زاویہ 40 ڈگری سے کم 10 ڈگری تک محدود کیا گیا ہے۔

(C) سماعتی معذوری:معذوری کی اس قسم میں بہرے افراد شامل ہیں جن میں دونوں کانوں میں سماعت کی 70 DB کمی ہو۔اور ایسے افراد بھی سماعتی معذور کہلاتے ہیں جو کہ اونچا سنتے ہوں جن کی سماعت کی تعدد DB 60 سے DV 70 تک نقص پایا جائے۔

(D) گویائی یا زبان کی معذوری سے مراد عضلاتی یا اعصابی اسباب سے بولنے اور زبان کے ایک سے زائد حصوں کا متاثر ہونا شامل ہے یعنی کہ حلق کا آواز نکالنے کا حصہ مجروح ہونا یا دماغی طور پر قوت گویائی متاثر ہونا ایسی حالتوں کی وجہ سے مستقل طور پر افراد میں گویائی سے محرومی معذوری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(E) سوجھ بوجھ کی معذوری: ایسی حالت کو کہتے ہیں جس میں سوجھ بوجھ کی کارکردگی مثلاً اکتساب، مسائل حل کرنے کی صلاحیت اور معمول رویہ جس میں روزمرہ کی مصروفیات میں خلل کا واقع ہونا ہے۔اکتسابی معذوری کے سبب

پڑھنے لکھنے، اعداد پہچاننے میں دشواری، دماغی خلل اور بولنے کی دشواری بھی واقع ہوتی ہے۔

(F) دماغی بیماری: دماغی بیماری کی وجہ سے سوچنے، تصور خیال، یادداشت کا قابل لحاظ خلل اور بڑی حد تک حقیقت کو سمجھنے کی صلاحیت کا نہ ہونا شامل ہیں۔

(G) ہمہ اقسام معذوریاں: کسی بھی فرد میں ایک سے زائد مذکورہ بالا معذوریوں کو ہونا ہمہ انواع معذورین میں شامل ہے۔ مثلاً جس سے مراد ایسی حالت ہے جس میں ایک فرد جماعت و معیارات دونوں سے محروم رہتا ہے۔ نتیجہ میں رابطہ نشونما، اور تعلیمی مسائل سے دوچار رہتا ہے۔7

عام اصطلاح میں معذوری کو ان درجات میں دیکھا جاتا ہے۔

1. حرکیاتی معذوری(Locomotor Disability):

حرکت کی معذوری کی تعریف یہ ہے کہ ایسا شخص جو کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ خود کو اور اشیاء کو منتقل کرنے میں دقت محسوس کرتا ہو۔ روزمرہ زندگی کے امور کی انجام دہی میں دشواری ہاتھ یا پیر کی وجہ سے محسوس کرتا ہے ایسے شخص کو حرکی معذور کہا جاتا ہے۔ حرکی معذورین کی مثالیں پولیو سے متاثرہ افراد، قطع اعضاء، ریڑھ کی ہڈی میں خلل، نرم بافتیں اور اعصاب میں خلل وغیرہ ہیں۔

2. بصارتی معذوری(Visual Disability):

بصارتی معذوری میں اندھاپن سے مراد ایسا فرد جو مکمل یا جزوی طور پر دیکھنے کی صلاحیت سے قاصر ہو۔ بعض بصری معذورین کم نگاہی یا کمزور نگاہی صلاحیت رکھتے ہو اور طبی اصلاحی اقدامات کے باوجود اس مسئلہ سے دوچار رہو اور اکثر افراد میں بصارتی معذوری پیدا ہوتی ہے۔

3. گویائی وسماعتی معذوری (Dumb and Deaf disability):

گویائی اور سماعت کی معذوری سے مراد ایسی حالت ہے جس میں افراد بولنے اور آواز سننے کی قابلیت سے محروم ہوتے ہیں۔ کان کے اندرونی یا بیرونی حصہ میں چوٹ لگنے کی وجہ سے قوت سماعت سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر جو افراد سن نہیں سکتے وہ بول بھی نہیں سکتے کیونکہ بولنا، سننے کا ردعمل ہوتا ہے۔

4. ذہنی معذوری (Mental Disability):

ذہنی معذوری سے مراد وہ اشخاص ہیں جو کہ سماج میں خود سے زندگی گزارنے کے لئے درکار معاون ذہنی قوت سے محروم ہوتے ہیں۔ دماغی/ذہنی معذوری میں دماغی خرابی صحت اور ذہنی معذورین شامل ہیں۔ انسانی

نشونما کے دوران ہونے والی ذہنی افعال میں اگر غیر متوازن حالت دکھائی دے جس کی وجہ سے نشو ونما، فہم، اکتساب اور سماجی ہم آہنگی میں رونما نقائص یا خا کی ذہنی معذوری کے درجہ میں آتی ہے۔8

نظریہ فلاح و بہبود

فلاح و بہبود کا نظریہ عوامی فلاح و بہبود کی خدمات فراہم کرتا ہے اور شہریوں کو سماجی تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔فلاح و بہبود کی اصطلاح دراصل سماج کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔جس کے معنی سماج میں موجودافراد کے لئے سماجی تحفظ اور سماجی خدمات کی فراہمی ہے۔فلاحی مملکت ایسی ریاست ہے جو چند اصولوں کی بنیاد پر اپنے شہریوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ پال لکھتا ہے کہ ''ایک فلاحی مملکت کی نمایاں خوبی' قوم کا تصور' ریاست کے ذریعہ کارکردگی اور وسائل کی فراہمی کی ذمہ داری لینا ہے۔ جہاں وہاں کے ہر فرد کو صحت' معاشی طمانیت اور مہذب زندگی کے اقل ترین معیارات کو پہنچ سکیں اور وہ اپنی سماجی وثقافی ورثہ میں ان کی گنجائش کے مطابق حصہ حاصل کرسکیں۔''9 G.D.H. Cole کے مطابق' سماجی فلاح و بہود ایسے سماج سے جس میں شہریوں کو کم سے کم معیار زندگی گزارنے کی ضمانت دی جاتی ہے'' اسی طرح T.W. Kent کے مطابق ''سماجی فلاح و بہبود سماجی خدمات اور تحفظ کا ایک وسیع دائرہ فراہم کرتی ہے'' توسیع پیانے پر دیکھا جائے تو فلاح و بہبود کا تعلق سماجی اصلاح' سماجی خدمات' سماجی سرگرمیوں' سماجی تحفظ اور سماجی ترقی سے ممکن ہے۔سماج میں کئی مذاہب' ذات' رنگ ونسل کے لوگ ہوتے ہیں۔لہٰذا ان میں مساوات اور اقتصاد کو فروغ دیتے ہوئے جمہوری طرز کو برقرار رکھنے میں فلاح و بہبود اہم رول ادا کرتے ہیں۔اسی بنیاد پر ہی مختلف طبقات کو مخصوص تحفظات مراعات اور امدادی فنڈ ز فراہم کئے جاتے ہیں۔

عموماً ایسی سماجی فلاح و بہبود کی سرگرمیاں انجام دینے والی مملکتوں کو فلاحی مملکت کہا جاتا ہے۔فلاحی مملکت ایک مثبت مملکت ہے جو کہ عوامی فلاح و بہبود کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتی ہے۔فلاحی مملکت اپنے فلاحی فرائض سے جانی جاتی ہے۔فلاحی مملکتوں کی خصوصیات میں مملکت محدود خانگی سرمایہ کے ذریعہ عوامی ادارہ جات کو فروغ دینے اور عوامی زندگی کے تمام تر معاملات میں مداخلت رکھتی ہے۔10

فلاحی مملکت کے نظریہ کے موضوع کی بدولت 20ویں صدی عیسوی (1920 تا 1980) میں مملکت کے رول میں غیر معمولی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور وہ لامحدود فرائض انجام دینا شروع کی ہے۔اس تبدیلی کے نتیجہ میں اقوام عالم کی مملکتیں فلاحی مملکتیں کہلائے جانے لگیں اور نتیجہ میں مملکتوں میں وسیع سرگرمیاں (Big Activity) اور

وسیع حکومت (Big Government) کی حکمت عملیاں شروع ہوتیں۔ بہ الفاظ دیگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ سماج میں افراد کی فلاح و بہبود کی افادیت اجاگر کرنے کی بدولت فلاحی مملکت کا نظریہ وجود میں آیا۔ تاہم فلاح و بہبود کا نظریہ تاریخی پس منظر بھی رکھتا ہے۔11؎ Adam Smith سے پیش کردہ Laise Faire Theory اس کیفیت کو واضح کرتی ہے کہ وہ مملکت بہتر ہوتی ہے جو سماجی فلاح میں محدود رول ادا کرتی ہے۔ فلاحی مملکت سماج کے مختلف گروہوں جیسے اقلیتوں، درج فہرست ذات وقبائل، پسماندہ طبقات، معمرین، یتیموں، پناہ گزین، معذورین، خواتین اور بچوں کے مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے فروغ کے لئے خدمات کی فراہمی کو مرکزی اہمیت دیتی ہے۔ ان مختلف طبقات میں معذورین کا طبقہ اپنے مسائل اور مطالبات کو خود سے بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس پہلو کے اعتبار سے معذورین کی فلاح و بہبود کی مکمل ذمہ داری اور شراکت داری، مملکت یا سماج کی اولین ترجیح ہونی چاہئے۔12؎

اس مرحلہ پر اس بات کا ذکر بھی نہایت ہی ضروری ہے کہ گذشتہ چند دہوں سے مملکت اپنے فرائض کے دائرۂ کار کو محدود کرتی جارہی ہے۔ یعنی مملکت کی معکوسیت واقع ہورہی ہے جس کی بدولت مملکت محدود رول ادا کررہی ہے لیکن موجودہ دور کے عملی مسائل اور تقاضوں کے پیش نظر ایسا نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ فلاحی مملکت کو مزید فلاحی اقدامات کرتے ہوئے دوسرے طبقات بشمول معذورین کی ترقی کے لئے حکمت عملیاں اپنانی چاہئیں۔13؎

ہندوستان میں فلاحی نظم ونسق

آزادی کے بعد ہندوستانی نظم ونسق کا ایک اہم عنصر ترقیاتی نظم ونسق بشمول کروڑوں عوام کی فلاح و بہبود کا نظم ونسق ہے اس کے نتیجہ میں نظم ونسق کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا جسے منصوبہ جاتی اور غیر منصوبہ جاتی نظم ونسق سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ نہرو کے دور میں سماجی ترقی کو منصوبہ بند کوششوں سے ہم آہنگ کیا گیا اور پنچ سالہ منصوبہ متعارف کرتے ہوئے پنچ سالہ منصوبہ میں متعدد فلاحی پروگرام یا دیہی ترقی کے پراجیکٹس کا افتتاح کیا گیا۔ تاکہ دیہی علاقہ میں سماجی، معاشی تبدیلی لائی جاسکے۔ اس کے علاوہ یکساں معاوضہ، قومی دولت کی یکساں تقسیم، معیار زندگی اور سماجی تحفظ سے متعلق فلاح و بہبود کو یقینی بنایا گیا۔ سماجی انصاف اور سماجی بہبود کو قانون کی نظر میں مساوات اور تمام کے لئے یکساں مواقع کے حق کے ذریعہ سماجی وثقافتی حقوق کی دستوری ضمانت کے ساتھ ایک فرد عزت ووقار کی حیثیت سے متصور کیا گیا۔14؎

کمزور طبقات خواتین، معذورین جو ہندوستانی سماج اور جمہوری سیاست کا بڑا حصہ ہیں۔ وہ سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف کو حاصل کرنے میں جدوجہد کررہے ہیں۔ دستور ہند کی دفعات 39، 38، 41 اور 46 ہندوستان کو ایک فلاحی مملکت بناتی ہیں جو عمومی طور پر عوام کی اور بالخصوص سماج کے کمزور طبقات اور معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے پابند ہے۔15

دستور ہند اور معذورین کا تحفظ

ہندوستان کے آئین میں ملک کے تمام شہریوں کے لئے انصاف، مساوات کے موقعوں کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور اس بات کی شناخت کی گئی ہے کہ مساوی مواقع سے مقابلہ مساوی اور غیر مساوی ہوتا ہے۔ ایسے میں مملکتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمزور طبقات جو کہ پچھڑے ہوئے ہیں انہیں مملکت کے کچھ معاملات میں کچھ ترجیح دی گئی۔ ہندوستان کے دستور میں بنیادی حقوق کے ذریعہ تمام شہریوں کے لئے آزادی، مساوات اور غیر امتیازی سلوک کے لئے دفعات فراہم کی گئی ہیں جس میں معذورین بھی شامل ہیں۔ دستور ہند کی دفعہ 14 ضمانت دیتی ہے کہ کوئی بھی شہری قانون کی نظر میں مساوات سے محروم نہیں رہے گا۔16

دفعہ 16: روزگار میں یکساں مواقع کی بات کرتا ہے۔ رہنمایانہ اصول برائے ریاستی پالیسی کی دفعہ 39(A) میں مساوی انصاف اور مفت قانونی امداد کا تیقن معاشی طور پر پچھڑے معذورین کے لئے فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دفعہ 41 میں معذورین کے لئے خصوصی مواقع میں فروغ، معاشی ترقی اور روزگار کے حق کے لئے گنجائش ریاستوں کو فراہم کی ہے جس کے دائرہ میں رہتے ہوئے ریاستی حکومتیں معذورین کے لئے تعلیم اور روزگار میں مواقع فراہم کرسکتی ہیں۔17

ہندوستان میں معذور افراد سے متعلق قوانین:

ہندوستان کے دستور میں چونکہ معذور افراد کے لئے خصوصی گنجائش فراہم کی گئی ہے لہٰذا معذور افراد کی ترقی اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے مقصد سے مرکزی اور ریاستی حکومتیں قوانین کو نافذ کرسکتی ہیں۔ قوانین میں ضروریات اور حالات کے مدنظر ترمیم یا منسوخ بھی کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں معذور افراد کی فلاح و بہبود، سماجی تحفظ اور بازآبادکاری کے لئے مندرجہ ذیل قوانین اور پالیسی کو نافذ کیا گیا ہے جو کہ کچھ اس طرح ہیں:

(1) دماغی صحت کا قانون 1987 (Mental Health Act)

(2) معذوری سے متاثرہ افراد کا قانون (مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شراکت داری)

(Persons with Disabilities Act (Equal Opportunities, Protection of Rights and full participation) 1995

(3) قومی ٹرسٹ فلاح بہبود برائے اٹزم، سریبرل پالسی، ذہنی معذورین اور ہمہ کثیر معذورین قانون

(National Trust for Welfare of Persons with Autism, Cerebral Palsy, 1999ء Mental Retardation and Multiple Disabilities Act)

(4) حقوق برائے معذورین قانون (Rights for Persons with Disabilities Act 2016)

(5) Telangana State Rights of Persons with Disabilities Rules 2018

(6) قومی پالیسی برائے معذورین 2006ء (National Policy for Persons with Disabilities)

(7) قومی پالیسی برائے تعلیم (National Education Policy 2020)

معذورین کیلئے قائم کئے گئے ادارہ جات

ہندوستان میں قومی اور ریاستی سطح پر معذور افراد کے لئے فلاحی اقدامات کئے جارہے ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں بھی معذور کی فلاح و بہبود کو موثر طریقے سے چلانے کے لئے محکمہ جات، ادارہ جات اور کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ معذورین تک سہولیات، پروگراموں اور اسکیموں کی عمل آوری دیکھی جارہی ہے۔

وزارت برائے معذورین (دیویجن) کے تحت مرکزی سطح پر قائم کئے گئے ادارہ جات:

1. علی یاور جنگ قومی ادارہ برائے سماعتی رگویائی سے محروم معذورین (نئی دہلی)

(Ali Yavar Jung National Institute for the Speech and Hearing Disabilities)

2. قومی ادارہ برائے بصری معذورین کی بااختیاری (دہرادون)

(National Institute for Empower persons with visually disabled)

3. قومی ادارہ برائے حرکیاتی معذورین (کولکتہ)

(National Institute for Orthopedically Disabilities)

4. قومی ادارہ برائے ذہنی معذورین (سکندرآباد)

(National Institute for the Empowerment of Persons with Intellectural Disabilities)

5. دین دیال قومی ادارہ برائے معذور افراد (دیونجگن)

(Pt. Deen Dayal Upadhyaya National Institute for persons with Physical Disabilities)

6. قومی مالیاتی ترقی کارپوریشن برائے معذورین

(National Handicapped Finance and Development Corporation (NHFDC)

ریاستی سطح پر معذورین کی فلاح و بہبود کیلئے قائم کئے گئے ادارہ جات:

☆ محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین

☆ محکمہ تعلیم

☆ حمل و نقل سڑکیں اور عمارتیں

☆ طب اور صحت محکمہ

☆ محکمہ بلدی انتظامیہ

☆ دیہی ترقیات محکمہ

☆ محکمہ رہائش

☆ تلنگانہ وکلانگولاکوآپریٹیو کارپوریشن (حیدرآباد)

معذورین کے فلاح و بہبود کے پروگرامس/اسکیمس

معذورین کی فلاح و بہبود و ترقی کے لئے بین الاقوامی سطح پر اعلامیہ اور کنونشن منعقد کئے جاتے ہیں اسی طرح ہندوستان میں معذورین کے لئے بھی حکمت عملیاں اپنائی جارہی ہیں اور حالات اور ضروریات کے لحاظ سے

نئے قوانین کو مرتب بھی کیا جارہا ہے۔ ہندوستان میں معذورین کے لئے چند قوانین بنائے گئے ہیں۔ معذور افراد کے لئے مواقع، شراکت داری اور سماجی ہم آہنگی وغیرہ امور کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتیں ان قوانین کے ہدایات کے پیش نظر فلاح و بہبود کے پروگرامس، اسکیمات اور دیگر اہم حکمت عملیاں مرتب کرتی ہیں۔ مرکزی حکومت کی جانب سے چلائے جانے والے پروگرامس اور اسکیمات حسب ذیل ہیں:

☆ Assistance to Disabled persons for purchase/(ADIP Scheme) Fitting of Aids and Appliances

☆ دین دیال معذور بازآبادکاری اسکیم

Deendayal Disabled Rehabilitation Scheme

☆ قومی انعامات برائے بااختیاری معذوری سے متاثرہ افراد اسکیم

Scheme of National Awards for Empowerment Persons with Disabilities

☆ قومی وظائف برائے معذوری سے متاثرہ افراد اسکیم

Scheme of National Scholarship for Persons with disabilities

ریاست تلنگانہ میں معذورین کے لئے مختلف ادارہ جات اور کارپوریشن کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیمات اور پروگراموں کی فہرست حسب ذیل ہیں:

1. تعلیمی پروگرامس:

☆ ادارہ جات (ہومس، ہاسٹلس اور اقامتی مدارس)

☆ ماقبل میٹرک وظائف برائے معذورین

☆ ماقبل میٹرک وظائف برائے ذہنی معذورین

☆ مابعد میٹرک وظائف برائے معذورین

☆ ماقبل میٹرک بصارتی معذور طلباء کو برائل کتابوں کی سربراہی

☆ کاپیاں بستر کا سامان، مطالعہ کے مواد کی فراہمی

☆ اساتذہ کی تربیت کا مرکز برائے بصارتی معذورین

2. سماجی تحفظاتی پروگرامس

☆ معاشی بازآبادکاری اسکیم

☆ شادی کے لئے ترغیبی انعامات

☆ پیٹرول وڈیزل کی سبسیڈی

☆ بغیر رکاوٹ کا ماحول

☆ آسرا وظائف (پینشن)

3. تحفظات:

☆ تعلیمی تحفظات

☆ روزگار میں تحفظات

4. تلنگانہ ریکالنگورا کوآپریٹو کارپوریشن کے اقدامات (TVCC):

☆ امداد و آلات اور مصنوعی اعضاء کی فراہمی ADIP اسکیم کی ریاست تلنگانہ میں عمل آوری

☆ تربیتی پروگرامس

☆ TVCC کی یونٹ واری تفصیلات

☆ مصنوعی اعضاء تیاری/اور بیساکھی کی تیاری کے مراکز

5. دیگر محکمہ جات کے اسکیمیں / پروگرامس:

☆ راشٹریہ بال سواستھا کاریکرم (Programme)

☆ معذورین کے والدین کو حساس بنانے کا پروگرام (Inclusive Education)

☆ Society Elimination rural poverty (SERP)

☆ مہاتما گاندھی قومی دیہی ضامن روزگار اسکیم تلنگانہ

☆ Mission for Elimination of Poverty in Municipal Areas (MEPMA)

☆ حمل ونقل کے لئے TSRTC کی سہولیات

مسئلہ کا بیان

معذوری ہونے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں جس میں پیدائشی' حادثاتی اور دیگر امراض میں مبتلا ہونے کے باعث معذوری واقع ہوتی ہے۔ پیدائشی معذوری کا سبب دراصل تغذیہ بخش غذا کی عدم فراہمی ہوتا ہے۔ حاملہ خواتین کو وافر مقدار میں پروٹین اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اس کی عدم دستیابی کی وجہ سے بھی پیدائشی طور پر بچے بصارتی' سماعتی رگویائی یا دانشورانہ معذوری سے متاثر ہوتے ہیں۔

حمل ونقل کے دوران احتیاطی تدابیر نہ استعمال کرنے کی وجہ سے حادثات رونما ہوتے ہیں جس وجہ سے افراد اعضاء کی حرکت یا اعضاء کھو بیٹھتے ہیں۔ حادثات کی نوعیت سے اعضا پر اثر انداز ہوتی ہے اکثر افراد حادثات کے دوران ہاتھ' پیر' آنکھ' سماعت' گویائی سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اور وہ معذوری میں شامل ہوتا ہے بعض مرتبہ یہ علاج ومعالجہ کے ذریعہ ٹھیک ہوتے ہیں لیکن وہ مستقل معذور ہی رہ جاتے ہیں جبکہ دیگر وجوہات میں بیماری کے علاج کے دوران ڈاکٹر کے ذریعہ جانے والی غلط ادویات کا اثر' کسی بیماری کا لمبے وقت تک ٹھیک نہ ہونا' مشینوں کے درمیان رہنا' مشنریوں کا زائد استعمال' سائنس اور ٹکنالوجی کا بھی غیر مناسب یا زیادہ استعمال بھی لوگوں کو معذوری کی سمت دھکیلتا ہے۔ 2011 کے اعداد وشمار کے مطابق جملہ ملک میں آبادی میں معذورین کی آبادی 2.6 کروڑ ہے۔ معذورین کی جملہ تعداد 26810557 ہے جس میں مرد 14986202 اور خواتین 11824355 شامل ہیں جو کہ بالترتیب 55.89 فیصد مرد اور 44.10 فیصد خواتین ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں معذورین کی جملہ آبادی 10,42,822 ہے جس میں سے مرد 54.01 فیصد اور خواتین 45.98 شامل ہیں۔ تاہم اس موضوع کے انتخاب کے لئے ادب کا جائزہ لیتے ہوئے تحقیق کو ترتیب دیا گیا ہے۔ [18]

تحقیقی مقاصد (Research Objectives):

اس تحقیق کے مقاصد حسب ذیل ہیں:

1. ریاست تلنگانہ میں معذورین کی فلاح و بہبود کے پروگراموں اور اسکیموں کے موضوعات کی نشاندہی کرتے

ہوئے مطالعہ کرنا۔

2. ہندوستان میں معذورین سے متعلق قوانین کا تجزیہ کرتے ہوئے ان کا تنقیدی جائزہ لینا اوران میں شامل خامیوں کواجاگر کرنا۔

3. ریاست تلنگانہ میں معذورین کی فلاح و بہبود کے پروگراموں کی عمل آوری کا جائزہ لینا۔

4. معذورافراد کے مسائل کوحل کرنے میں ریاستی حکومت کے فلاحی پروگراموں کی کارکردگی کا جائزہ لینا۔

5. ریاست تلنگانہ میں متعددافراد کے سماجی ومعاشی اورتعلیمی موقف پرفلاحی پروگراموں کے اثرات کاجائزہ لینا۔

6. معذورین کےفلاح و بہبودی پروگراموں سےاستفادہ کرنے والےمعذورین کاشخصی طور پر جائزہ لینا۔

7. فلاح و بہبود کے پروگراموں کے متعلق معذورین کے تاثرات سےواقفیت حاصل کرنا ہے۔

مفروضات(Hypothesis):

مفروضہ دراصل تحقیق کی بنیاد مانا جاتا ہے۔مفروضہ تحقیق کوصحیح سمت عطاکرتا ہے۔تحقیق کے لئے جملہ چار مفروضات کاتعین کیا گیاہے۔جوکہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) پروگراموں اوراسکیموں کی عمل آوری اورمعذورین تک رسائی میں ایک خلاءموجود ہے۔

(2) معذورین میں پروگراموں کےمتعلق شعور کی کمی ہے۔

(3) معذورخواتین کے لئے کوئی مخصوص اسکیم یاپروگرام کی عدم دستیابی ہے۔

(4) معذورین کی فلاح و بہبودکویقینی بنانے کے لئے جاری کردہ مالیہ کامناسب استعمال نہیں ہورہاہے۔

تحقیقی طریقہ کار(Research Methodology):

تحقیق کا مقصد معاشرہ میں دراصل انسانی مسائل کاحل تلاش کرنے کے لئے باضابطہ اورمنظّم کوشش کا نام ہے۔اس تحقیقی مطالعہ کا مقصد معذورافراد کی فلاح و بہبود کے لئے بنائے گئے پروگراموں کے متعلق معلومات اور ان کے تاثرات کا حصول ہے۔اس کے علاوہ پروگراموں کی عمل آوری اورکارکردگی کا جائزہ بھی لیا گیا۔محقق نے تحقیقی مواد کے حصول کے لئے ابتدائی (Primary) اورثانوی (Secondary) ذرائع کااستعمال کیا ہے۔

تحقیق کا موضوع ریاست تلنگانہ میں معذورافراد کے فلاحی پروگراموں کا جائزہ لینا رہااس لئے ابتدائی

مواد کے حصول کے لئے نمونہ بندی(Sampling Method) کا استعمال کیا گیا۔ جب کہ ریاست تلنگانہ کے مختلف اقسام کے معذورین موضوع رہے۔اس کے باوجود محقق کی مکمل رسائی ممکن نہیں تھی لہٰذا محقق نے سہولت بخش نمونہ بندی(Covienience Sampling) کو استعمال کرتے ہوئے ریاست تلنگانہ کے تین اضلاع حیدرآباد' محبوب نگر اور نظام آباد کو بطور نمونہ منتخب کیا۔ مابعد ان اضلاع سے مقصدی نمونہ(Purposive Sampling) کو استعمال کرتے ہوئے ضلع حیدرآباد سے 150 معذورین' محبوب نگر سے 75 معذورین اور نظام آباد سے 75 معذورین کو بطور نمونہ کے طور پر حاصل کیا گیا۔ جو کہ بلحاظ عمر متفرق(Random) طور پر حاصل کئے گئے۔

خصوصاً محقق نے معذوری کی نوعیت کے لحاظ سے بصارتی معذورین 100' ہاتھ پیر سے معذورین 100 اور سماعتی رگویائی سے محروم معذورین 100 کو تین اضلاع سے جملہ 300 معذور افراد کو نمونے کے طور پر حاصل کیا۔ محقق نے مواد کو جمع کرنے کے لئے سوالنامہ (Question air) کو اہمیت دی ہے۔ چونکہ محقق کا مقصد معذورین کے فلاحی پروگراموں کی صورتحال اور تاثرات کو جاننا تھا۔

اس لئے محقق نے ساختی سوالنامہ(Structured Question air) کو ترتیب دیا جس میں Open ended اور Close ended کے سوالوں کو شامل کیا گیا۔ 19سوالنامہ کو جملہ حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے حصے میں شخصی معلومات(Personal Information) جس میں معذورین لڑکی عمر' جنس' مذہب' ذات اور ازدواجی موقف کو شامل کیا گیا۔ دوسرے حصے میں معذورین کے خاندانی تفصیل (Family Details) والدین رسرپرستوں کی تعلیمی قابلیت' پیشہ' آمدنی سے متعلق سماجی موقف کے سوالات لکھے گئے۔ تیسرے حصے میں تعلیمی موقف(Educational Status) میں جماعت' اسکول کالج کی نوعیت ذریعہ تعلیم کی معلومات سے متعلقہ سوالات ہیں۔ چوتھے حصے معذوری(Disability) میں معذوری کی قسم' وجہ اور معذوری کا فیصد رکھا گیا۔ پانچویں حصے میں معذورین کی اسکیموں اور پروگراموں کے متعلق معلومات (Details of Programmes and schemes for disables) مثلاً اشیاء آلات کی سربراہی' تعلیمی وظائف' آسرا وظائف وغیرہ کے متعلق سوالات رکھے گئے اور سوالنامے کے چھٹویں حصہ میں تاثرات (perceptions) پر مبنی ہے جس میں ریاستی حکومت کے پروگراموں اور اسکیموں کے متعلق تاثرات کو جاننے کی غرض سے سوالات رکھے گئے۔ اور سوالنامے کے آخر میں چند کھلے سوالات(Open ended) رکھے گئے۔ تاکہ معذورین اپنے مسائل پر اظہار خیال کرتے ہوئے تجاویز پیش کرسکیں۔

ثانوی مواد بھی تحقیق کے میدان میں وسیع تر معلومات فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا ثانوی مواد کے ذریعہ تحقیقی مسائل کی نشاندہی کی گئی اور اس سے متعلقہ مواد کو جمع کرنے کے لئے کتابیں، قوانین (Acts)، رپورٹس، عوامی دستاویزات، جرائد، رسائل وغیرہ کا جائزہ شامل ہے۔ (زیادہ تر کتب خانوں پر انحصار کیا گیا جس میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی، عثمانیہ یونیورسٹی، ریاستی سنٹرل لائبریری، ریاستی اسمبلی کی لائبریری اور National Institute of Rural Development (NIRD) لائبریری اور ورنگل کاکتیہ یونیورسٹی کی لائبریری سے بھی استفادہ کیا گیا)

کتب خانوں کے علاوہ مختلف حکومتی ادارہ جات کی سالانہ رپورٹس اور دیگر معلومات کو حاصل کیا گیا ان حکومتی اداروں میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

1. محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین

(Department for the welfare of disabled in senior citizens)

2. تلنگانہ ویکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن

(Telangana Vikulangula Co operative Corporation)

3. ریاستی معتمدی تلنگانہ (Secretariate of Telangana)

4. اعداد و مردم شماری (Census office of Telangana)

اسکے علاوہ انٹرنیٹ اور اخبارات کے ذریعہ بھی ثانوی مواد کو وسیع تر پیمانے میں حاصل کیا گیا۔ بالخصوص حق معلومات ایکٹ کا استعمال کرتے ہوئے محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین و معمرین سے مواد کو حاصل کیا گیا۔

ابواب کی تقسیم (Chapterisation):

I. باب اول: تعارف (Introduction)

باب اول چونکہ ابتدائیہ ہوتا ہے اس لئے اس باب میں معذورین بطور انسانی وسائل ان کی ضرورت اور اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے معذورین کی تعریف میں بین الاقوامی سطح اور ہندوستان کے پس منظر میں کی گئی ہے۔ معذوری کی مختلف اقسام کے متعلق بھی معلومات درج کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ نظریہ فلاح و بہبود کو پیش کرتے ہوئے ہندوستان میں فلاحی نظم ونسق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ دستور ہند میں معذورین کے تحفظ کی دفعات کا ذکر بھی شامل کیا گیا ہے۔ معذور افراد کو بااختیار

بنانے اور فلاحی اقدامات کو انجام دینے کے لئے بنائے قوانین کا بھی مختصراً جائزہ لیا گیا ہے۔ بالخصوص تحقیق کے مسئلہ کو اجاگر کرتے ہوئے تحقیق کے مقاصد اور مفروضات کو پیش کیا گیا ہے۔ تحقیقی طریقہ کا ابواب کی تقسیم اور تحقیق کی تحدیدات کے ساتھ ساتھ تحقیق کے موضوع سے متعلق اہم ادب کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

II. باب دوم: ریاست تلنگانہ میں ادارہ جات اور محکمہ جات برائے معذورین

اس باب میں معذورین کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے بین الاقوامی سطح کے اعلامیہ اور کنونشنس کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں معذورین کے لئے کام کر رہی وزارت برائے سماجی انصاف اور بااختیاری کے تحت قائم کردہ محکمہ برائے معذوری سے متاثرہ افراد (دیونجگن) کی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے محکمہ کے تحت مختلف نوعیت کی معذوری کے لئے قائم کردہ مختلف قومی ادارہ جات کا جائزہ لیتے ہوئے ان ادارہ جات کا تنقیدی پہلو اور سفارشات بھی اس باب میں شامل کئے گئے ہیں۔ بالخصوص ریاست تلنگانہ میں معذورین سے متعلقہ وزارت' کمشنریٹ محکمہ جات اور کارپوریشن کی ساخت کو بھی بتایا گیا ہے۔اس کے علاوہ ضلعی سطح انتظامی ساخت کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ریاستی اور ضلعی سطح کے محکمہ اور دفاتر کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔تنقیدی پہلو سفارشات ور خلاصہ کو بھی باب میں شامل کیا گیا ہے۔

III. باب سوم: ریاست تلنگانہ میں معذورین کیلئے قوانین اور فلاحی پروگرامس

معذورین کے لئے بنائے گئے قوانین کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے قوانین کی خصوصیات کو اس باب میں شامل کیا گیا ہے۔ان قوانین کا تنقیدی جائزہ بھی بتایا گیا ہے۔معذورین کے لئے مرکزی حکومت کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں اور پروگراموں کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ اس باب میں بالخصوص ریاستی سطح پر معذورین کے لئے چلائی جارہی پروگراموں' اسکیموں اور رعایات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔معذور افراد کو دی جانے والی سہولیات اور تعلیمی' تربیتی تحفظاتی پروگرامس کو تفصیلی طور پر پیش کیا گیا ہے۔حکومتی سرگرمیوں کے پیش نظر جائزہ لیتے ہوئے سفارشات بھی اس باب میں شامل کی گئی ہیں۔

IV. باب چہارم: ریاست تلنگانہ میں معذورین کے پروگراموں کی عمل آوری کا جائزہ

اس باب میں ریاست تلنگانہ ک تعریف کرتے ہوئے مردم شماری کے مطابق ریاست میں معذورین کی جملہ آبادی اور مختلف اقسام کی معذورین کی ضلع واری آبادی کو پیش کیا گیا ہے۔ بالخصوص اس باب میں معذورین کے لئے ریاستی حکومت کی جانب سے محکمہ بہبود معذورین اور معمرین کو مختص کردہ بجٹ کی پانچ سالہ رپورٹس کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے علاوہ کارپوریشن کی جانب سے حاصل کردہ بجٹ کی 4 سالہ رپورٹس کو بھپی پیش کیا گیا ہے۔ بجٹ کے استعمال سے متعلق سفارشات بھی درج کی گئی ہیں۔

V. باب پنجم: ریاست تلنگانہ میں معذورین کے پروگراموں کا موقف اور تاثرات

اس باب میں ریاست تلنگانہ کے چنندہ تین اضلاع کا سرسری جائزہ لیتے ہوئے معذورین کے متعلقہ سوالناموں کے حصول سے متعلق معلومات کو درج کیا گیا ہے۔اس باب میں معذورین کے معاشی' سماجی کے تعلیمی روزگار' رہائشی اور ازدواجی معلومات کو تفصیلی طور پر پیش کیا گیا ہے۔معذورین کے لئے بنائے پروگراموں کی عمل آوری اور موقف کا جائزہ لیتے ہوئے اس پروگراموں کے تاثرات بھی معذورین سے اخذ کئے گئے جس کے متعلق اس باب میں معلومات پیش کی گئی ہیں۔مواد کو پھر جدولوں اور ترسیم کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔

VI. باب ششم: اختتامیہ(Conclusion):

یہ باب تمام تحقیقی مقالہ کا نچوڑ ہے جس میں تحقیق کے مقاصد اور مفروضات کو ثابت کرتے ہوئے مطالعہ سے حاصل نتائج اور خلاصہ کو پیش کیا گیا ہے اس کے علاوہ معذورین کے مسائل کی یکسوئی کے لئے مخصوص تجاویز رسفارشات بھی پیش کیے گئے ہیں۔مندرجہ بالا ابواب کے آخری حصہ میں ہر باب کا تنقیدی پہلو خلاصہ لکھا گیا ہے تاکہ ہر باب میں شامل معلومات اور صورتحال کے پیش نظر خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کی جاسکے۔ ہر باب میں محقق نے معلومات کے پیش نظر خیالات کی تشریح کی ہے۔

تحقیق کی تحدیدات(Limitations of Research):

کوئی بھی تحقیقی مطالعہ تحدیدات سے عاری نہیں ہوتا ہے بالخصوص سماجی تحقیق کے تقاضوں میں وقت' مالیہ' فاصلہ اور انسانی مسائل شامل ہیں۔ چنانچہ ہذا تحقیق اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ چونکہ تحقیق کا موضوع ریاست تلنگانہ کے معذورین کے فلاح و بہبود کے متعلق رہا اس ضمن میں ہورہے اقدامات کے جائزہ کے دوران کئی تحدیدات کا سامنا خاص طور پر ثانوی مواد میں دشواری پیش ہوئی۔اسی طرح ابتدائی مواد کے حصول کے لئے تلنگانہ کے تین اضلاع حیدرآباد' محبوب نگر اور نظام آباد کے تمام معذورین سے شخصی طور پر معلومات حاصل کرنا مشکل امر رہا اس کے لئے کافی وقت بھی درکار رہا لہٰذا وقت کی پابندی کے پیش نظر محقق نے ریاست تلنگانہ کے 3 اضلاع سے 300 چنندہ نمونوں کو منتخب کرتے ہوئے مطالعہ کو آگے بڑھایا۔محقق نے سوالناموں کے حصول کے دوران معذورین سے رابطہ میں بالخصوص سماعتی رگویائی معذورین سے جواب حاصل کرنے میں دشواری محسوس ہوئی۔ان کی تفصیلات کو حاصل کرنے کے لئے والدین اور اساتذہ کی مدد سے حاصل کی گئی جانکاری پر اکتفا کرنا پڑا۔اکثر معذورین کا استعمال بطور بھکاری اور بغرض تجارت استحصال کیا جارہا ہے۔ بالخصوص اس موضوع پر مطالعہ کی ضرورت ہے لہٰذا اس پہلو پر

بھی وقت کی تنگی کی وجہ سے ان کے غور و خوص نہیں کیا گیا۔ چونکہ کوئی تحقیق حتمی نہیں ہوئی لہٰذا بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے۔ تحقیق ہٰذا میں بھی مزید تحقیق کی گنجائش اور ضرورت موجود ہے تاہم موضوع مطالعہ کے ساتھ انصاف کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔

تجاویز/سفارشات(Suggestions)

☆ مانیٹرنگ میکانزم

معذورین کی فلاحی پروگرام کی موثر عمل آوری کو یقینی بنانے کے لئے مانیٹرنگ میکانزم کو فروغ دیا جانا چاہئے۔ اور میکانزم اتھاریٹی کے ذریعہ مرکز اور ریاستی سطح پر قوانین اور پروگرامس کی جانچ کیجئے جس کے لئے باضابطہ ریاستی سطح پر اس طرح کی اتھاریٹی کو نافذ کیا جائے۔ محقق نے اس قسم کی اتھاریٹی کو ترتیب دینے کی سفارش کی ہے جو کہ مرکزی ریاستی اور اضلاع کی سطح پر ذمہ دار ہوگی۔ اس کے لئے آئی اے ایس آفیسر کے مماثل عہدیداروں کو ترجیح دی جانی چاہئے جو کہ ذمہ داری سے ان کی عمل آوری کو یقینی بنائیں۔ میکانزم کے لئے مقصد کچھ اس طرح ہونا چاہئے۔

1۔ آئی اے ایس عہدیداروں کا تقرر کیا جائے۔

2۔ ریاستی اور اضلاع کی سطح پر قوانین کی عمل آوری اور پروگراموں کی نگرانی جانچ کو یقینی بنایا جائے۔

3۔ سالانہ دومرتبہ رپورٹس اخذ کئے جائیں۔

4۔ اضلاع کے ضلعی دفتروں کی رہنمائی کی جائے ضروری صلاح ومشورہ کی گنجائش فراہم کی جائے۔

5۔ قوانین اور پروگراموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے ان میں مزید ترقی کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

6۔ اس طرح کی مانیٹرنگ میکانزم کی ضرورت کو محقق نے تحقیقی مطالعہ کے دوران تجویز کیا تاکہ معذورین کی فلاح کو انتظامی بنیادی اکائیوں تک پہنچایا جاسکے۔

☆ معذورین کے پروگراموں اور اسکیمات کی منصوبہ بند تشہیر کی ضرورت ہے۔

☆ معذورین میں قوانین کے متعلق آگاہی کے لئے ریاستی سطح، ضلعی سطح پر ورک شاپ منعقد کئے جائیں۔

☆ غیر سرکاری تنظیموں کے تعاون کے ذریعہ پروگراموں کو مزید معذورین تک پہنچایا جائے۔

☆ قومی اداروں کے ذیلی مراکز ریاستوں میں قائم کئے جائیں۔
☆ قومی اداروں کی کارکردگی کو ممکنہ حد تک ریاستوں اور غیر سرکاری تنظیموں سے منسلک ہونا چاہیے۔
☆ قومی اداروں تک معذورین کی دسترس کی رسائی کے اقدامات کئے جائیں۔
☆ ریاستی سطح پر دیگر محکمہ جات جو معذورین سے متعلقہ سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں ان کی تشہیر کی جائے۔
☆ شناختی کارڈ کے حصول کے مرحلہ کو مزید آسان بنایا جائے۔
☆ ریاستی حکومت کے ذریعہ منظور کردہ بجٹ کا مکمل اور مناسب استعمال کیا جائے۔
☆ معذورین کے پروگراموں اور اسکیموں کے متعلق ضلعی اور منڈل کی سطح پر مزید فروغ دیا جائے۔
☆ ریاستی حکومت کے ذریعہ منظور کردہ بجٹ، تخمینہ اور خرچ شدہ بجٹ پر نگرانی کے لئے کمیٹی کو تشکیل دیا جائے۔
☆ معذورین کو ابتدائی تعلیمی سطح پر دیے جانے والے الاؤنس میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔
☆ TSRTC کے ذریعہ اضلاع اور دیہاتوں کے سفر کو بھی مفت فراہم کیا جائے۔
☆ معذورین کے لئے ماحول تک رسائی کے لئے بہتر خدمات کی اشد ضرورت ہے۔
☆ بصارتی اور سماعتی رگویائی سے محروم معذور طلباء کے لئے تربیتی اساتذہ کا تقرر کیا جائے۔
☆ شمولیتی تعلیم کو دیہاتی منڈل، ضلعی اور ریاستی سطح پر فروغ دیا جائے۔
☆ معذورین کے عزت ووقار اور خود اعتمادی کو بحال کرنے کے لئے انہیں وقتاً فوقتاً کونسلنگ اور مواقع سے ہمکنار کیا جائے۔
☆ موجودہ دور چونکہ اطلاعاتی ٹکنالوجی کا دور ہے لہٰذا اس کے وافر مقدار میں استعمال کے ذریعہ Online سہولیات، پروگراموں اور اسکیموں کی تشہیر مقامی زبانوں میں کی جائے۔
☆ بصارتی اور سماعتی معذورین کے لئے بریلی اور Sign زبان کو فروغ دیا جائے۔
☆ سالانہ منظور کردہ بجٹ سے باقی رقم کیوں رہ رہی ہے اس پر جائزہ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔
☆ محکمہ برائے معذورین اور معمرین اور تلنگانہ ویکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن کے درمیان تال میل سے خدمات معذورین تک بہم پہنچائی جاسکتی ہیں لہٰذا اس ضمن میں مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے۔
☆ اشیاء، آلات، تعلیمی تربیتی اور ترغیبی پروگراموں کو وقت اور حالات کے لحاظ سے تبدیل یا ترمیم کرنے کی گنجائش ہے۔

☆ ویب سائٹس پر دستیاب معلومات تک معذورین کی رسائی کے لے آسان شفاف معلومات فراہم کی جائیں۔مبہم یامشکل زبان کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆ معذورطلباء جو ہوسٹلس اور ہاسٹلس برائے معذورین میں رہتے ہیں ان کے لئے ریڈرالاؤنس اور خدمات میں مزید فروغ کی ضرورت ہے۔حکومت کی جانب سے معذور کے لئے اسکیموں اور پروگراموں کے علاوہ مددی اور ہمت افزائی کے لئے سیاسی /بااثر ورسوخ افراد کے ذریعہ مثبت پیغام رسانی کی جائے۔

☆ غربت بھی معذوری کی وجوہات میں ایک ہےلہٰذا غربت کے خاتمے کے پروگراموں میں معذورین کوترجیح دی جائے۔

☆ معذوری کی روک تھام کے لئے حاملہ خواتین کوتغذیہ بخش غذا فراہم کی جائے۔بچوں کی ٹیکہ اندازی اور پولیو وغیرمنظّم طریقہ سے ریاست میں دوردراز کے مقام تک بھی بہم پہنچایا جائے۔

☆ معذورین کودی جانے والی اشیاءتشفی بخش ہے باوجوداس کےاگرمرمت درکار ہوتو معذورین کے لئے مسئلہ ہوتا ہے۔لہٰذااس کے مرمت کے مراکزضلعی سطحوں پرقائم کئے جائیں۔

☆ معاشی بازآبادکاری کی اسکیم میں کاروبار کے مطابق رقومات کومختص کرنے کی گنجائش ہے۔

☆ شادی کے ترغیبی انعامات کی رقم معذورین کے مالی حالات کے پیش نظرST, ST اورBCطبقہ کواضافی رقم فراہم کی جائے۔

☆ معذورین کی شادی کی صورت میں شادی کے ترغیبی انعامات میں مزیداضافہ رقم کے ساتھ فراہم کی جائے۔

☆ معذورین اوران کے افرادخاندان کی کونسلنگ کے لئے سالانہ 3 /ڈسمبر کومعذورین کے دن کے خصوصی پروگرامس ضلعی،دیہی سطح پرمنعقدکئے جائیں۔

☆ معذوری کے لئے روزگار میں مواقع حکومتی جائیدادوں کےتحفظات کے ساتھ خانگی شعبہ جات میں روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

قومی و بین الاقوامی دستاویزات میں اس طرح کے غیر معمولی اعلانات کے باوجود معذورین کے حقوق ہنوز کاغذ کی رونق بنے ہوئے ہیں۔سرکاری پالیسیاں،مقنّنہ کےاقدامات،اسکیمات،بازآبادکاری پروگرام وغیرہ سے یہ ظاہرہوتاہے کہ حکومت معذورافراد کےحقوق کے تئیں پابندعہد ہے۔لیکن عملی طورپر یہ تمام باتیں حقیقت سے دور ہیں۔حکومتوں کی مداخلتیں کئی لحاظ سے ناکام ہیں۔بات یہ کہ چند بازآبادکاری پروگرامس کی بنیادحقوق کے بجائے

بہبودی ہے۔معذورین بالخصوص معذوری سے جڑے داغ اور امتیازی سلوک کے بارے میں شعور کو عام کرنے اور معذوری کے تدارکی پہلوؤں کو اجاگر کرنے بہت زیادہ کوششیں نہیں کی گئیں۔ تدارک کے پروگرام زیادہ تر طبی نوعیت کے بنائے گئے نہ کہ سماج پر مبنی بازآبادکاری کے پہلو کو ملحوظ رکھا گیا۔طبی مدد بھی معذوری کی محض چند اقسام تک محدود رکھی گئی۔مثال کے طور پر پلس پولیو کے متاثرین کے لئے بہرہ پن اور اعصابی خلل کے متاثرین کے مقابل زیادہ کوششیں کی گئیں۔ان پروگراموں کی عمل آوری کے لئے جن سرکاری محکمہ جات کو نگران کاراداروں کی حیثیت سے نامزد کیا گیا، وہ خود ہی مطلوبہ مہارت سے عاری ہوتے ہیں۔معذٰرین کے پروگرامس اور اسکیمات کے لئے مناسب بجٹ اختصاص اور نگرانی یا تنقیح نہیں ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں ان کی کارکردگی بڑی حد تک متاثر ہوتی ہے۔

☆☆☆

تعارف
(Introduction)

ملک اور تنظیم کی کارکردگی اور ترقی، فروغ کے لئے مادی، انسانی اور مالی وسائل درکار ہوتے ہیں۔ جس میں انسانی وسائل نہایت اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ ان میں علم، فہم، مہارت، تخلیقی صلاحیت، قابلیت اور سماجی رجحان شامل ہوتا ہے۔ انسانی وسائل کے بہتر استعمال کے ذریعہ تنظیمیں، ادارہ جات اور ممالک ترقی کی جانب گامزن ہوتے ہیں۔ اس پس منظر میں دیگر انسانی وسائل کی طرح معذورین کا جائزہ لیں تو یہ بھی نتیجہ خیز اثاثہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ معذور افراد کو بطور انسانی وسائل کی سرگرمیوں سے جوڑتے ہوئے نہ صرف معاشی فلاح بلکہ سماجی اشتراک کو بھی ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ معذورین میں پوشیدہ صلاحیتوں کے ذریعہ وہ اپنے ہنر اور قابلیت کی بنا پر مستقبل کی راہیں ہموار کر سکتے ہیں۔ 1

کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل ہے کیونکہ انسان میں پانچ قوتیں پائی جاتی ہیں جو حواسہ خمسہ کہلاتی ہیں۔ اول قوت بصارت یعنی بینائی کی قوت، دوم قوم سماعت یعنی سننے کی قوت، سوم قوت سامہ سونگھنے کی قوت، چہارم قوت ذائقہ یعنی مختلف لوازمات کے ذائقوں کی پہچان اور پنجم قوت لامسہ یعنی اشیاء کو چھوکر سمجھنے اور پہچاننے کی حس شامل ہے۔ ان حواس خمسہ کا نام زندگی ہے۔ جب کسی انسان میں پانچ حواس بے جان ہوجاتی ہیں تو وہ مردہ کہلاتا ہے لیکن دنیا کے اربوں انسانوں میں سے کروڑوں انسان بذاتِ خود ان میں کسی ایک یا مشترکہ حواس سے محروم ہیں۔ ایسے اشخاص زندہ تو ہوتے ہیں لیکن اپنی زندگی کو عام انسانوں کی طرح لطف اندوز ہوکر جی نہیں پاتے۔ اس طرح کی قوتوں سے محروم انسان کو عام طور پر معذور کہا جاتا ہے۔ جو کہ ان خاموں کا باعث اپنے روزمرہ امور کی انجام دہی کے لئے دوسروں پر انحصار کرتے ہیں۔ 2

معذورین کی تعریف:

معذوری کی قسم، نوعیت اور شدت کے اختلاف کی رو سے اس کی تشریح کرنا مشکل ہے کہ معذوری کیا ہے؟ یہ سمجھنے کے لئے مختلف تعریفوں میں ان اختلافات کو سمجھنا ضروری ہے۔

1980, World Health Organisation (WHO)ء میں معذورین کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے کہ معذوری ایک چھتری اصطلاح ہے جس میں جسمانی نقائص، سرگرمی حدود اور شرکت کی پابندی کا احاطہ شامل ہیں۔

1. **Impairment جسمانی نقائص:** خلیاتی یا نفسیاتی بے قاعدگی جس کو علامتی یا تخفیفی طور پر تحریر میں لایا جاسکتا ہے جو کہ جسمانی نقص اعضا سے جڑا ہوتا ہے مثلاً ہاتھ، پیر وغیرہ۔

2. **Disabled معذوری:** کی تعریف کے مطابق جسمانی نقص کی وجہ سے کسی بھی کام کو تکمیل کرنے میں حائل ہونے والی رکاوٹ دراصل معذوری ہے۔ معذور افراد عام اور معمولی سرگرمیوں کو بآسانی انجام نہیں دے سکتے۔

3. **Handicapped/اپاہج:** اپاہج روزمرہ کے کاموں کو کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام بین الاقوامی اور قانون کی معذورین کی تعریف کے مطالعہ معذورین کی درجہ بندی مندرجہ ذیل پیش کی گئی ہے:

WHO کے مطابق ''معذوری ایک انسان کے لئے معمولی سمجھی جانے والی کسی سرگرمی کو اسی انداز میں یا اسکے مطابق دائرۂ کار میں انجام دینے کی صلاحیت میں ہو رہی رکاوٹ یا کمی (جو کہ جسمانی نقص کے سبب ہو) ہے۔3

اقوام متحدہ:

اقوام متحدہ کی جانب سے اختیار کردہ کنونشن برائے حقوق معذورین 2006ء میں معذوری کی دو مزید تعریفوں کو شامل کیا گیا۔ معذور افراد اور سماج کے دیگر افراد کے مماثل شمولیت کی راہ میں حائل رویہ ماحول کی رکاوٹوں کے درمیان باہمی عمل کا نتیجہ معذوری ہے۔ معذورین سے مراد وہ فرد بھی ہے جو کہ طویل عرصے سے جسمانی، دماغی، دانشورانہ یا حساسیت کے لحاظ سے نقائص سے دوچار ہوں۔ جو سماج میں انہیں دوسروں کے مساوی ان کی بھرپور مواقع، شراکت داری کی راہ میں مختلف رکاوٹوں کی شکل میں درپیش ہو سکتے ہیں۔ دونوں ہی تعریفوں سے معذوری کی طبی اور سماجی اعتبار سے تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔4

معذور افراد قانون 1995ء (مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شراکت داری) میں شامل احکام میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو تمام شعبہ جات میں جسمانی معذورین کی یکساں شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے مختلف اقدامات کرنے کی قانون کے ذریعہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے قانون کی دفعہ 25 واضح کرتی ہے کہ مجاز حکومتیں اور

مقامی حکام ان کی معاشی گنجائش اور ترقی کے دائرہ میں معذوریوں کے وقوع کے سدباب کو مدنظر رکھتے ہوئے حسب ذیل معذوریوں کو پیش کیا گیا ہے۔5

معذوروں کے وقوع کے اسباب کا پتہ چلانے کے لئے سروے، تحقیق اور جستجو کریں گے یا کروائیں گے۔PWD قانون کے مطابق معذور سے مراد ایسا شخص جو کہ بصارت، سماعت ،گویائی اور حرکیاتی معذوری میں 40% سے زائد معذوری رکھتا ہو۔جس کی تصدیق ایک طبی اتھارٹی عہدیدار کی جانب سے کی گئی ہو۔6

حقوق برائے معذورین قانون 2016 کے لحاظ سے معذوری سے مراد وہ افراد ہیں جو کہ PWD قانون کے تحت تصدیق شدہ ہوں ۔اس قانون میں شناختی کا ڈر SADARAM کی اجرائی کے لئے مخصوص معذوریوں کا تعین 40% سے زائد ہوتا ہے۔ جس میں جسمانی حرکیاتی معذوری، بصارتی معذوری، سماعتی معذوری، گویائی معذوری، سوجھ بوجھ کی معذوری، فہم کی معذوری، ذہنی معذوری اور ہمہ اقسام کی معذوریاں شامل ہیں۔

معذوری کی اصطلاح مختلف طریقوں سے کی گئی ہے۔ان تمام کے پیش نظر معذورین کی مختلف اقسام جو کہ قانون 2016 حقوق برائے معذورین میں شامل کی گئی ان کی تفصیل حسب ذیل میں پیش کی گئی ہے۔

(A) جسمانی معذوری: اس قسم کی معذوری میں حرکت کی معذوری، جذام سے متاثرہ افراد، دماغی فالج، بونا پن، اعصابی عدم فعالیت اور تیزابی حملہ کے متاثرین شامل ہیں۔

(B) بصارتی معذوری: اس قسم میں مکمل بصارتی محرومی اور کم بصارت شامل ہیں۔مکمل بصارت میں زاویہ کی حد 10 ڈگری سے کم ہے جب کہ کم بصارت میں زاویہ 40 ڈگری سے کم 10 ڈگری تک محدود کیا گیا ہے۔

(C) سماعتی معذوری: معذوری کی اس قسم میں بہرے افراد شامل ہیں جن میں دونوں کانوں میں سماعت کی 70 DB کمی ہو۔اور ایسے افراد بھی سماعتی معذور کہلاتے ہیں جو کہ اونچا سنتے ہوں جن کی سماعت کی تعدد DB 60 سے DV 70 تک نقص پایا جائے۔

(D) گویائی یا زبان کی معذوری سے مراد عضلاتی یا اعصابی اسباب سے بولنے اور زبان کے ایک سے زائد حصوں کا متاثر ہونا شامل ہے یعنی کہ حلق کا آواز نکالنے کا حصہ مجروح ہونا یا دماغی طور پر قوت گویائی متاثر ہونا ایسی حالتوں کی وجہ سے مستقل طور پر افراد میں گویائی سے محرومی معذوری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

(E) سوجھ بوجھ کی معذوری: ایسی حالت کو کہتے ہیں جس میں سوجھ بوجھ کی کارکردگی مثلاً اکتساب، مسائل حل کرنے کی صلاحیت اور معمول رویہ جس میں روزمرہ کی مصروفیات میں خلل کا واقع ہونا ہے۔اکتسابی معذوری کے سبب

پڑھنے لکھنے، اعداد پہچاننے میں دشواری، دماغی خلل اور بولنے کی دشواری بھی واقع ہوتی ہے۔

(F) دماغی بیماری: دماغی بیماری کی وجہ سے سوچنے، تصور خیال، یادداشت کا قابل لحاظ خلل اور بڑی حد تک حقیقت کو سمجھنے کی صلاحیت کا نہ ہونا شامل ہیں۔

(G) ہمہ اقسام معذوریاں: کسی بھی فرد میں ایک سے زائد مذکورہ بالا معذوریوں کو ہونا ہمہ انواع معذورین میں شامل ہے۔ مثلاً جس سے مراد ایسی حالت ہے جس میں ایک فرد جماعت و معیارات دونوں سے محروم رہتا ہے۔ نتیجہ میں رابطہ نشونما، اور تعلیمی مسائل سے دوچار رہتا ہے۔7

عام اصطلاح میں معذوری کو ان درجات میں دیکھا جاتا ہے۔

1. حرکیاتی معذوری (Locomotor Disability):

حرکت کی معذوری کی تعریف یہ ہے کہ ایسا شخص جو کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ خود کو اور اشیاء کو منتقل کرنے میں دقت محسوس کرتا ہو۔ روزمرہ زندگی کے امور کی انجام دہی میں دشواری ہاتھ یا پیر کی وجہ سے محسوس کرتا ہے ایسے شخص کو حرکی معذور کہا جاتا ہے۔ حرکی معذورین کی مثالیں پولیو سے متاثرہ افراد، قطع اعضاء، ریڑھ کی ہڈی میں خلل، نرم بافتیں اور اعصاب میں خلل وغیرہ ہیں۔

2. بصارتی معذوری (Visual Disability):

بصارتی معذوری میں اندھاپن سے مراد ایسا فرد جو مکمل یا جزوی طور پر دیکھنے کی صلاحیت سے قاصر ہو۔ بعض بصری معذورین کم نگاہی یا کمزور نگاہی صلاحیت رکھتے ہو اور طبی اصلاحی اقدامات کے باوجود اس مسئلہ سے دوچار رہو اور اکثر افراد میں بصارتی معذوری پیدا ہوتی ہے۔

3. گویائی و سماعتی معذوری (Dumb and Deaf disability):

گویائی اور سماعت کی معذوری سے مراد ایسی حالت ہے جس میں افراد بولنے اور آواز سننے کی قابلیت سے محروم ہوتے ہیں۔ کان کے اندرونی یا بیرونی حصہ میں چوٹ لگنے کی وجہ سے قوت سماعت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر جو افراد سن نہیں سکتے وہ بول بھی نہیں سکتے کیونکہ بولنا، سننے کا ردعمل ہوتا ہے۔

4. ذہنی معذوری (Mental Disability):

ذہنی معذوری سے مراد وہ اشخاص ہیں جو کہ سماج میں خود سے زندگی گزارنے کے لئے درکار معاون ذہنی قوت سے محروم ہوتے ہیں۔ دماغی/ذہنی معذوری میں دماغی خرابی صحت اور ذہنی معذورین شامل ہیں۔ انسانی

نشونما کے دوران ہونے والی ذہنی افعال میں اگر غیر متوازن حالت دکھائی دے جس کی وجہ سے نشونما، فہم، اکتساب اور سماجی ہم آہنگی میں رونما نقائص یا خامی کی ذہنی معذوری کے درجہ میں آتی ہے۔8

نظریہ فلاح و بہبود

فلاح و بہبود کا نظریہ عوامی فلاح و بہبود کی خدمات فراہم کرتا ہے اور شہریوں کو سماجی تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ فلاح و بہبود کی اصطلاح دراصل سماج کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ جس کے معنی سماج میں موجود افراد کے لئے سماجی تحفظ اور سماجی خدمات کی فراہمی ہے۔ فلاحی مملکت ایسی ریاست ہے جو چند اصولوں کی بنیاد پر اپنے شہریوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ پال لکھتا ہے کہ ''ایک فلاحی مملکت کی نمایاں خوبی، قوم کا تصور، ریاست کے ذریعہ کارکردگی اور وسائل کی فراہمی کی ذمہ داری لینا ہے۔ جہاں وہاں کے ہر فرد کو صحت، معاشی طمانیت اور مہذب زندگی کے اقل ترین معیارات کو پہنچ سکیں اور وہ اپنی سماجی وثقافی ورثہ میں ان کی گنجائش کے مطابق حصہ حاصل کر سکیں۔''9 G.D.H. Cole کے مطابق، سماجی فلاح و بہبود ایسے سماج سے جس میں شہریوں کو کم سے کم معیار زندگی گزارنے کی ضمانت دی جاتی ہے'' اسی طرح T.W. Kent کے مطابق ''سماجی فلاح و بہبود سماجی خدمات اور تحفظ کا ایک وسیع دائرہ فراہم کرتی ہے'' توسیع پیمانے پر دیکھا جائے تو فلاح و بہبود کا تعلق سماجی اصلاح، سماجی خدمات، سماجی سرگرمیوں، سماجی تحفظ اور سماجی ترقی سے ممکن ہے۔ سماج میں کئی مذاہب، ذات، رنگ ونسل کے لوگ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان میں مساوات اور اقتصاد کو فروغ دیتے ہوئے جمہوری طرز کو برقرار رکھنے میں فلاح و بہبود اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اسی بنیاد پر ہی مختلف طبقات کو مخصوص تحفظات مراعات اور امدادی فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔

عموماً ایسی سماجی فلاح و بہبود کی سرگرمیاں انجام دینے والی مملکتوں کو فلاحی مملکت کہا جاتا ہے۔ فلاحی مملکت ایک مثبت مملکت ہے جو کہ عوامی فلاح و بہبود کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتی ہے۔ فلاحی مملکت اپنے فلاحی فرائض سے جانی جاتی ہے۔ فلاحی مملکتوں کی خصوصیات میں مملکت محدود خانگی سرمایہ کے ذریعہ عوامی ادارہ جات کو فروغ دینے اور عوامی زندگی کے تمام تر معاملات میں مداخلت رکھتی ہے۔10

فلاحی مملکت کے نظریہ کے موضوع کی بدولت 20 ویں صدی عیسوی (1920 تا 1980) میں مملکت کے رول میں غیر معمولی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور وہ لامحدود فرائض انجام دینا شروع کی ہے۔ اس تبدیلی کے نتیجہ میں اقوام عالم کی مملکتیں فلاحی مملکتیں کہلائے جانے لگیں اور نتیجہ میں مملکتوں میں وسیع سرگرمیاں (Big Activity) اور

وسیع حکومت (Big Government) کی حکمت عملیاں شروع ہوتیں۔ بہ الفاظ دیگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ سماج میں افراد کی فلاح و بہبود کی افادیت اجاگر کرنے کی بدولت فلاحی مملکت کا نظریہ وجود میں آیا۔ تاہم فلاح و بہبود کا نظریہ تاریخی پس منظر بھی رکھتا ہے۔11 Adam Smith سے پیش کردہ Laise Faire Theory اس کیفیت کو واضح کرتی ہے کہ وہ مملکت بہتر ہوتی ہے جو سماجی فلاح میں محدود رول ادا کرتی ہے۔ فلاحی مملکت سماج کے مختلف گروہوں جیسے اقلیتوں، درج فہرست ذات وقبائل، پسماندہ طبقات، معمرین، یتیموں، پناہ گزین، معذورین، خواتین اور بچوں کے مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے فروغ کے لئے خدمات کی فراہمی کو مرکزی اہمیت دیتی ہے۔ ان مختلف طبقات میں معذورین کا طبقہ اپنے مسائل اور مطالبات کو خود سے بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس پہلو کے اعتبار سے معذورین کی فلاح و بہبود کی مکمل ذمہ داری اور شراکت داری، مملکت یا سماج کی اولین ترجیح ہونی چاہئے۔12

اس مرحلہ پر اس بات کا ذکر بھی نہایت ہی ضروری ہے کہ گذشتہ چند دہوں سے مملکت اپنے فرائض کے دائرۂ کار کو محدود کرتی جارہی ہے۔ یعنی مملکت کی معکوسیت واقع ہورہی ہے جس کی بدولت مملکت محدود رول ادا کررہی ہے لیکن موجودہ دور کے عملی مسائل اور تقاضوں کے پیش نظر ایسا نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ فلاحی مملکت کو مزید فلاحی اقدامات کرتے ہوئے دوسرے طبقات بشمول معذورین کی ترقی کے لئے حکمت عملیاں اپنانی چاہئیں۔13

ہندوستان میں فلاحی نظم ونسق

آزادی کے بعد ہندوستانی نظم ونسق کا ایک اہم عنصر ترقیاتی نظم ونسق بشمول کروڑوں عوام کی فلاح و بہبود کا نظم ونسق ہے اس کے نتیجہ میں نظم ونسق کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا جسے منصوبہ جاتی اور غیر منصوبہ جاتی نظم ونسق سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ نہرو کے دور میں سماجی ترقی کو منصوبہ بند کوششوں سے ہم آہنگ کیا گیا اور پنچ سالہ منصوبہ متعارف کرتے ہوئے پنچ سالہ منصوبہ میں متعدد فلاحی پروگرام یا دیہی ترقی کے پراجیکٹس کا افتتاح کیا گیا۔ تاکہ دیہی علاقہ میں سماجی، معاشی تبدیلی لائی جاسکے۔ اس کے علاوہ یکساں معاوضہ، قومی دولت کی یکساں تقسیم، معیار زندگی اور سماجی تحفظ سے متعلق فلاح و بہبود کو یقینی بنایا گیا۔ سماجی انصاف اور سماجی بہبود کو قانون کی نظر میں مساوات اور تمام کے لئے یکساں مواقع کے حق کے ذریعہ سماجی وثقافتی حقوق کی دستوری ضمانت کے ساتھ ایک فرد عزت ووقار کی حیثیت سے متصور کیا گیا۔14

کمزور طبقات خواتین، معذورین جو ہندوستانی سماج اور جمہوری سیاست کا بڑا حصہ ہیں۔ وہ سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف کو حاصل کرنے میں جدوجہد کررہے ہیں۔ دستور ہند کی دفعات 39، 38، 41 اور 46 ہندوستان کو ایک فلاحی مملکت بناتی ہیں جو عمومی طور پر عوام کی اور بالخصوص سماج کے کمزور طبقات اور معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے پابند ہے۔15؎

دستور ہند اور معذورین کا تحفظ

ہندوستان کے آئین میں ملک کے تمام شہریوں کے لئے انصاف، مساوات کے موقعوں کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور اس بات کی شناخت کی گئی ہے کہ مساوی مواقع سے مقابلہ مساوی اور غیر مساوی ہوتا ہے۔ ایسے میں مملکتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمزور طبقات جو کہ پچھڑے ہوئے ہیں انہیں مملکت کے کچھ معاملات میں کچھ ترجیح دی گئی۔ ہندوستان کے دستور میں بنیادی حقوق کے ذریعہ تمام شہریوں کے لئے آزادی، مساوات اور غیر امتیازی سلوک کے لئے دفعات فراہم کی گئی ہیں جس میں معذورین بھی شامل ہیں۔ دستور ہند کی دفعہ 14 ضمانت دیتی ہے کہ کوئی بھی شہری قانون کی نظر میں مساوات سے محروم نہیں رہے گا۔16؎

دفعہ 16: روزگار میں یکساں مواقع کی بات کرتا ہے۔ رہنمایانہ اصول برائے ریاستی پالیسی کی دفعہ 39(A) میں مساوی انصاف اور مفت قانونی امداد کا تیقن معاشی طور پر پچھڑے معذورین کے لئے فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دفعہ 41 میں معذورین کے لئے خصوصی مواقع میں فروغ، معاشی ترقی اور روزگار کے حق کے لئے گنجائش ریاستوں کو فراہم کی ہے جس کے دائرہ میں رہتے ہوئے ریاستی حکومتیں معذورین کے لئے تعلیم اور روزگار میں مواقع فراہم کرسکتی ہیں۔17؎

ہندوستان میں معذور افراد سے متعلق قوانین:

ہندوستان کے دستور میں چونکہ معذور افراد کے لئے خصوصی گنجائش فراہم کی گئی ہے لہٰذا معذور افراد کی ترقی اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے مقصد سے مرکزی اور ریاستی حکومتیں قوانین کو نافذ کرسکتی ہیں۔ قوانین میں ضروریات اور حالات کے مدنظر ترمیم یا منسوخ بھی کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں معذور افراد کی فلاح و بہبود، سماجی تحفظ اور بازآبادکاری کے لئے مندرجہ ذیل قوانین اور پالیسی کو نافذ کیا گیا ہے جو کہ کچھ اس طرح ہیں:

(1) دماغی صحت کا قانون 1987 (Mental Health Act)

(2) معذوری سے متاثرہ افراد کا قانون (مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شراکت داری)

(Persons with Disabilities Act (Equal Opportunities, Protection of Rights and full participation) 1995

(3) قومی ٹرسٹ فلاح بہبود برائے اٹزم، سریبرل پالسی، ذہنی معذورین اور ہمہ کثیر معذورین قانون

۱999ء (National Trust for Welfare of Persons with Autism, Cerebral Palsy, Mental Retardation and Multiple Disabilities Act)

(4) حقوق برائے معذورین قانون (Rights for Persons with Disabilities Act 2016)

(5) Telangana State Rights of Persons with Disabilities Rules 2018

(6) قومی پالیسی برائے معذورین 2006ء (National Policy for Persons with Disabilities)

(7) قومی پالیسی برائے تعلیم (National Education Policy 2020)

معذورین کیلئے قائم کئے گئے ادارہ جات

ہندوستان میں قومی اور ریاستی سطح پر معذور افراد کے لئے فلاحی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں بھی معذور کی فلاح و بہبود کو موثر طریقے سے چلانے کے لئے محکمہ جات، ادارہ جات اور کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ معذورین تک سہولیات، پروگراموں اور اسکیموں کی عمل آوری دیکھی جا رہی ہے۔

وزارت برائے معذورین (دیویانگجن) کے تحت مرکزی سطح پر قائم کئے گئے ادارہ جات:

1. علی یاور جنگ قومی ادارہ برائے سماعتی رگویائی سے محروم معذورین (نئی دہلی)

(Ali Yavar Jung National Institute for the Speech and Hearing Disabilities)

2. قومی ادارہ برائے بصری معذورین کی بااختیاری (دہرادون)

(National Institute for Empower persons with visually disabled)

3. قومی ادارہ برائے حرکیاتی معذورین (کولکتہ)

(National Institute for Orthopedically Disabilities)

4. قومی ادارہ برائے ذہنی معذورین (سکندرآباد)

(National Institute for the Empowerment of Persons with Intellectural Disabilities)

5. دین دیال قومی ادارہ برائے معذور افراد (دیونجگن)

(Pt. Deen Dayal Upadhyaya National Institute for persons with Physical Disabilities)

6. قومی مالیاتی ترقی کارپوریشن برائے معذورین

(National Handicapped Finance and Development Corporation (NHFDC)

ریاستی سطح پر معذورین کی فلاح و بہبود کیلئے قائم کئے گئے ادارہ جات:

☆ محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین

☆ محکمہ تعلیم

☆ حمل ونقل سڑکیں اور عمارتیں

☆ طب اور صحت محکمہ

☆ محکمہ بلدی انتظامیہ

☆ دیہی ترقیات محکمہ

☆ محکمہ رہائش

☆ تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن (حیدرآباد)

معذورین کے فلاح و بہبود کے پروگرامس/اسکیمس

معذورین کی فلاح و بہبود وترقی کے لئے بین الاقوامی سطح پر اعلامیہ اور کنونشن منعقد کئے جاتے ہیں اسی طرح ہندوستان میں معذورین کے لئے بھی حکمت عملیاں اپنائی جارہی ہیں اور حالات اور ضروریات کے لحاظ سے

نئے قوانین کو مرتب بھی کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں معذورین کے لئے چند قوانین بنائے گئے ہیں۔ معذور افراد کے لئے مواقع، شراکت داری اور سماجی ہم آہنگی وغیرہ امور کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتیں ان قوانین کے ہدایات کے پیش نظر فلاح و بہبود کے پروگرامس، اسکیمات اور دیگر اہم حکمت عملیاں مرتب کرتی ہیں۔ مرکزی حکومت کی جانب سے چلائے جانے والے پروگرامس اور اسکیمات حسب ذیل ہیں:

☆ Assistance to Disabled persons for purchase/(ADIP Scheme) Fitting of Aids and Appliances

☆ دین دیال معذور بازآبادکاری اسکیم

Deendayal Disabled Rehabilitation Scheme

☆ قومی انعامات برائے بااختیاری معذوری سے متاثرہ افراد اسکیم

Scheme of National Awards for Empowerment Persons with Disabilities

☆ قومی وظائف برائے معذوری سے متاثرہ افراد اسکیم

Scheme of National Scholarship for Persons with disabilities

ریاست تلنگانہ میں معذورین کے لئے مختلف ادارہ جات اور کارپوریشن کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیمات اور پروگراموں کی فہرست حسب ذیل ہیں:

1. تعلیمی پروگرامس:

☆ ادارہ جات (ہومس، ہاسٹلس اور اقامتی مدارس)

☆ ماقبل میٹرک وظائف برائے معذورین

☆ ماقبل میٹرک وظائف برائے ذہنی معذورین

☆ مابعد میٹرک وظائف برائے معذورین

☆ ماقبل میٹرک بصارتی معذور طلباء کو برائل کتابوں کی سربراہی

☆ کاپیاں بستر کا سامان، مطالعہ کے مواد کی فراہمی

☆ اساتذہ کی تربیت کا مرکز برائے بصارتی معذورین

2. سماجی تحفظاتی پروگرامس

☆ معاشی بازآبادکاری اسکیم

☆ شادی کے لئے ترغیبی انعامات

☆ پیٹرول وڈیزل کی سبسیڈی

☆ بغیر رکاوٹ کا ماحول

☆ آسرا وظائف (پینشن)

3. تحفظات:

☆ تعلیمی تحفظات

☆ روزگار میں تحفظات

4. تلنگانہ ریکالنگورا کوآپریٹو کارپوریشن کے اقدامات (TVCC):

☆ امداد وآلات اور مصنوعی اعضاء کی فراہمی ADIP اسکیم کی ریاست تلنگانہ میں عمل آوری

☆ تربیتی پروگرامس

☆ TVCC کی یونٹ واری تفصیلات

☆ مصنوعی اعضاء تیاری/اور بیساکھی کی تیاری کے مراکز

5. دیگر محکمہ جات کے اسکیمیں/پروگرامس:

☆ راشٹریہ بال سواستھا کاریکرم (Programme)

☆ معذورین کے والدین کو حساس بنانے کا پروگرام (Inclusive Education)

☆ Society Elimination rural poverty (SERP)

☆ مہاتما گاندھی قومی دیہی ضامن روزگار اسکیم تلنگانہ

☆ Mission for Elimination of Poverty in Municipal Areas (MEPMA)

☆ حمل ونقل کے لئے TSRTC کی سہولیات

مسئلہ کا بیان

معذوری ہونے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں جس میں پیدائشی، حادثاتی اور دیگر امراض میں مبتلا ہونے کے باعث معذوری واقع ہوتی ہے۔ پیدائشی معذوری کا سبب دراصل تغذیہ بخش غذا کی عدم فراہمی ہوتا ہے۔ حاملہ خواتین کو وافر مقدار میں پروٹین اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اس کی عدم دستیابی کی وجہ سے بھی پیدائشی طور پر بچے بصارتی، سماعتی رگویائی یا دانشورانہ معذوری سے متاثر ہوتے ہیں۔

حمل ونقل کے دوران احتیاطی تدابیر نہ استعمال کرنے کی وجہ سے حادثات رونما ہوتے ہیں جس وجہ سے افراد اعضاء کی حرکت یا اعضاء کھو بیٹھتے ہیں۔ حادثات کی نوعیت سے اعضا پر اثر انداز ہوتی ہے اکثر افراد حادثات کے دوران ہاتھ، پیر، آنکھ، سماعت، گویائی سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اور وہ معذوری میں شامل ہوتا ہے بعض مرتبہ یہ علاج ومعالجہ کے ذریعہ ٹھیک ہوتے ہیں لیکن وہ مستقل معذور ہی رہ جاتے ہیں جبکہ دیگر وجوہات میں بیماری کے علاج کے دوران ڈاکٹر کے ذریعہ جانے والی غلط ادویات کا اثر، کسی بیماری کا لمبے وقت تک ٹھیک نہ ہونا، مشینوں کے درمیان رہنا، مشنریوں کا زائد استعمال، سائنس اور ٹکنالوجی کا بھی غیر مناسب یا زیادہ استعمال بھی لوگوں کو معذوری کی سمت ڈھکیلتا ہے۔ 2011 کے اعداد وشمار کے مطابق جملہ ملک میں آبادی میں معذورین کی آبادی 2.6 کروڑ ہے۔ معذورین کی جملہ تعداد 26810557 ہے جس میں مرد 14986202 اور خواتین 11824355 شامل ہیں جو کہ بالترتیب 55.89 فیصد مرد اور 44.10 فیصد خواتین ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں معذورین کی جملہ آبادی 10,42,822 ہے جس میں سے مرد 54.01 فیصد اور خواتین 45.98 شامل ہیں۔ تاہم اس موضوع کے انتخاب کے لئے ادب کا جائزہ لیتے ہوئے تحقیق کو ترتیب دیا گیا ہے۔18؎

ادب کا جائزہ Review of Literature

1. ڈاکٹر پریمانندا مشرا، ڈاکٹر فرزانہ صالحہ اور K سرینواس ریڈی کی تحریر کردہ کتاب "Inclusive Education" میں مشترکہ تعلیم کی نوعیت، تصور، معنی اور اہمیت کو تفصیلی طور پر پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں

تصور کے ذریعہ معذور طلباء اور نارمل طلباء کے اشترا کی تعلیم کی وکالت کی گئی ہے۔ چونکہ مصنفین کے مطابق ایسے اسکول اور تعلیمی مراکز کے ذریعہ معذور طلباء میں ہم آہنگی کو فروغ ملتا ہے۔اس کتاب میں مخصوص طلباء' دانشورانہ معذورین' بصارتی معذورین' حرکیاتی معذورین' نفسیاتی معذورین' سماعتی رگویائی سے محروم وغیرہ بچوں کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے ان کی تعلیم کے لئے درکار سہولیات اور حکمت عملیوں کو پیش کیا گیا ہے تا کہ مسائل کو حل کرتے ہوئے معذورین کو تعلیمی رغبت سے منسلک کیا جا سکے۔مخصوص بچوں کے لئے تعلیمی پالیسی کی دفعات میں کمرۂ جماعت میں نارمل اور معذور طلبا کے لئے اشترا کی کمرۂ جماعت کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

2. ڈاکٹر اوما تلی کی تصنیف کردہ کتاب "Better Care of Children with locomotor disability" Marching ahead for better tomorrow" میں حرکیاتی معذورین سے متعلقہ امور پر تفصیلی طور پر جائزہ لیا گیا ہے کہ کس طرح ان کی مدد اور رہنمائی کرتے ہوئے انہیں عام زندگی کی جانب راغب کیا جا سکتا ہے۔روزمرہ زندگی کی مشکلات کو حل کرنے میں ان کی مدد فراہم کرنا اس پہلو پر تبصرہ کیا گیا ہے۔مصنف کے مطابق حرکیاتی معذورین تغذیہ بخش غذا کی عدم فراہمی کی صورت میں اس مسئلہ سے مزید طور پر الجھ رہے ہیں۔لہٰذا ضرورت ہے کہ ان کی مدد اور ضروریات زندگی کو فراہم کرتے ہوئے ان کا تعاون کریں۔

3. "An Aging India" مختلف مصنفین کے موضوعات کا مجموعہ ہے۔جس میں "Aging Disability and Disabled Elder people" مضمون کو اندرا جےَ پرکاش پی ایچ ڈی نے پیش کیا اس موضوع میں مصنف عمر رسیدہ معذورین کے لئے اپنے خیالات اور خدشات کو بیان کرتا ہے۔ ہندوستان میں معذوری' عمر رسیدہ اور خواتین یہ تینوں سے ہمکنار معذور خود کو معاشرہ پر بوجھ محسوس کرتے ہیں اور سماج کا رویہ بھی اس کو اس جانب ڈھکیلتا ہے۔مصنف نے عمر رسیدہ،معذورین کے مسائل، ذہنی عدم توازن اور معذورین کو ایسے زمرہ میں بانٹا ہے جہاں ان کی معذوری پر عمر اور ذہنی توازن غالب آ جاتا ہے۔ عمر رسیدہ معذور اگر خواتین ہوں تو ان کے مسائل بھی قابل رحم ہوتے ہیں۔مصنف ان مسائل کے حل کے لئے معذور خواتین کے حقوق کے تحفظ اور پالیسی پروگراموں کو منعقد کرتے ہوئے نفاذ کرنے کی جانب توجہ مبذول کرتا ہے۔

4. نیلکا مہروترا کی کتاب "Disability Gender and State Policy - Exploring Margins" میں مصنف نے معذوری، مملکتی پالیسی اور ہندوستان کے غیر حکومتی اداروں کے متعلق لکھا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں معذوری کے حقوق کی سیاست اور عملی جامہ کے درمیان کے تصور کو بھی بیان کیا ہے۔ مخصوص طور پر ہریانہ کے تہذیب رسم ورواج کے مطابق معذوری کو بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہریانہ میں جنس اور معذوری کی صورت حال کو بھی لکھا ہے۔ معذور خواتین کی سماجی، معاشی، شہری اور غربت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ہندوستان کی معیشت پر اثر انداز معذوری، جنس اور ذات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

5. سماج کے مختلف طبقات مثلاً درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، پسماندہ طبقات، اقلیتیں، خواتین، معذور افراد، معمرین اور سماجی پسماندہ کے متعلق رامیش واری پانڈیا نے "Social Justice and Empowerment of Disadiataged groups in India - Policies and Programmes" اس کتاب میں ان تمام طبقات کے لئے فراہم کردہ مرکزی حکومت کے قوانین، پالیسیوں اور پروگراموں کو بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ پنچ سالہ منصوبوں کے تحت اپنائے گئے پروگراموں کی تفصیل بھی فراہم کی ہے۔ اس کتاب میں معذورین کے متعلقہ پنچ سالہ سالوں کی کارکردگی کو تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔

6. محکمہ سماجی فلاح و بہبود کے ذریعہ شائع کردہ کتاب "Concessions and programmes for the physically handicapped" جس کے مصنفین ڈاکٹر اے۔ بی بوس، شری اے۔ ایم کروپ، کماری ٹی۔ کے سروجنی، شری جواہری سکھ ہیں۔ انہوں نے اس کتاب میں معذورین کی تعلیم اور تربیت کے متعلق اسکیموں، پروگراموں اور پالیسی کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ روزگار، معاشی بازآبادکاری، صحت، فلاح و بہبود اور بازآبادکاری اور مراسلات کے متعلق امور پر غور وفکر کو پیش کیا ہے۔ ان حکمت عملیوں کو فروغ دیتے ہوئے معذوری کی خدمات بہتر کرنے کی جانب توجہ کو مرکوز کیا ہے۔

7. "Disability major themes in Health and Social Welfare" کے کتاب میں شائع شدہ مضمون "Disability Rights" جس کی مصنف انیتا سلورس نے معذوری کے حقوق کیا ہیں؟ معذوری کیا ہے اور کون معذور ہے؟ ان سوالوں کے متعلقہ امور کو پیش کیا ہے اور معذوری کے متعلق WHO کی تعریفات کو بھی پیش کیا ہے۔ معذورین کے حقوق کے اقسام، مثلاً تحفظ کا حق، پناہ حاصل کرنے

کے حقوق، مساوی مواقع اور تقسیم اور مساوات کو بخوبی انداز میں ان پر تبصرہ کیا ہے۔

8. "Social Policy Themes and Approaches" میں مصنف پاول پسکر نے معذورین کی فلاح و بہبود کو سماجی پیرائے میں پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کس طرح معاشرہ میں معذور کو سماجی رسائی کے لئے قابل قبول بنایا جاسکتا ہے۔مصنف کے مطابق سماجی تحفظ، معاشی فروغ، سماجی خدمات اور فلاحی اقدامات کو اپناتے ہوئے معذورین کے لئے حکمت عملیاں اپنائی جانی چاہئیں۔اس طرز کے سماج میں امتزاج ہوگا تو معذورین سماجی عدم وابستگی سے دوری اختیار کرتے ہوئے خود کو معاشرہ کا ایک اہم شہری یا حصہ تصور کریں گے۔

9. عائشہ ورنن نے اپنے مضمون "The Dialectics of Multiple Identities and the Disabled Peoples Movements" کو کتاب "Living with Disabilities" میں شائع کیا ہے۔اس موضوع میں معذورین کی تحریکات مثلاً خواتین، اقلیت اور رنگ و نسل کے امتیاز کو بیان کیا گیا ہے۔ معذوری کی بنا پر سماج میں ہو رہے امتیاز، معذوری اور رنگ و نسل، معذوری اور جنس اور معذوری اور کلاس (طبقہ) کے موضوعات پر ہوئی تحریکات کو موثر انداز میں پیش کیا ہے۔

10. راجندر گڈکرنے اپنی کتاب "Disabled in India" میں معذورین کے متعلق الگ الگ پہلوؤں کو پیش کیا ہے۔ معذورین میں ذہنی معذورین اور ان کے مسائل، بصارتی معذورین اور اس کی تحریکات اور رپورٹس کو بھی بتایا ہے۔ادویات کی باز آبادکاری، جذام سے متاثرہ افراد کے مسائل کو بھی بیان کیا ہے۔ گونگے اور بہرے معذور افراد کے مسائل اور ساتھ ہی ساتھ معمر معذورین کے متعلق بھی جائزہ لیا ہے اس کے ساتھ مصنف لکھتے ہیں کہ رضا کارانہ تنظیمیں اور ان کی کارکردگی کے ذریعہ معاشرہ میں معذورین تک رسائی قابل آسان دسترس ہے۔

11. معذور افراد کو بااختیار بنانے کے لئے اس کے مقاصد کا تعین اور حقوق کی ضمانت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ویشولیش نیکی نے "Empoverment of the Disabled from objects of charity to subjects with right" مضمون کو ترتیب دیا ہے جس میں معذورین کے متعلق قوانین میں کیا گنجائش ہے اس پر تبصرہ کیا گیا ہے اس کے علاوہ ہوائی اڈوں تک معذورین کی رسائی اور راستوں پر یعنی روزمرہ حمل و نقل کے مقامات تک رسائی کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں کہ کس طرح ایسا ماحول

فراہم کریں جہاں تک معذورین کی رسائی آسان ہوسکے ہاں جومعذور کو بااختیار محسوس کرسکے۔

12. رینواڈالکا نے تحریر کردہ مضمون "Women with visual disabilities and the women's movement" جو کہ Economic political weekly (EPW) میں 2017 میں شائع ہوا اس میں مضمون نگار نے مخصوص طور پر بصارتی معذور خواتین کے مسائل اور ان کی تحریکات کے متعلق اپنے خیالات قلمبند کئے ہیں۔اس مضمون میں بصارتی معذور خواتین کی تحدیدات، سماجی اور گھریلو پابندیوں اور معذوری کے ساتھ زندگی کے گزرنے میں پیش آرہی دقتوں کو بیان ہے اور ساتھ ان کے لئے تعلیمی اور روزگار کے موقعوں کے فروغ کی وکالت کی ہے۔گھر اور ازدواجی زندگی کے متعلق بھی ان کے مسائل کو بیان کیا ہے جس کی وجہ سے وہ اکثر تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔

13. جینا کوٹھاری کے تحریر کردہ مضمون "The UN Convention on Rights of Persons with Disabilities and Engine for Law Reform in India" جو کہ اکنامک پولیٹیکل ویکلی (EPW) میں 2010 میں شائع ہوا جس میں معذورین کے حقوق کی ضرورت کے متعلق لکھا گیا ہے اور ہندوستان میں معذورین کے قانون میں کس طرح UN کے نکات کو شامل کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ مثبت اور منفی رویہ معذورین کے بارے میں لکھا ہے۔ بین الاقوامی سطح اور ہندوستان کے پس منظر کے حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔معذوری کے اقسام اور ان کے ساتھ ہورہے امتیازی سلوک کے بارے میں اپنی رائے کو پیش کیا ہے۔

14. معذور افراد کے لئے تعلیم نہایت اہم ذریعہ ہے جس کے ذریعہ معذورین کو بااختیار، خوداعتماد اور خودکفیل بنایا جاسکتا ہے۔اس موضوع سے متعلق مضمون نگار لشکر اور ارچنا شرما نے ماہنامہ (EPW) میں "Disabled School Children and Their Challenges - A Case study of sipajhan" موضوع سے لکھا ہے جس میں وہ معذورین کے تعلیمی فروغ کی حمایت کرتے ہیں۔کیونکہ شہری اور دیہاتی بچوں کے تعلیمی مسائل اور مواقع کے بارے میں بھی لکھا ہے۔مضمون نگار مزید لکھتے ہیں کہ معذور افراد کی زندگی کو باوقار اور سماجی اشتراک کو ممکن بنانے کیلئے تعلیم کا حصول لازمی جز ہے۔

15. سندھیا لیمائے نے ماہناہ یوجناس میں تحریر کردہ مضمون "Social Empowerment for differently abled" میں معذوری کی سماجی یا اختیاری کے فروغ سے متعلق اہم نکات کو پیش کیا ہے۔

مضمون نگار لکھتی ہیں کہ حکومتی تعاون اور ابتدائی سطح کے سماجی ڈھانچے سے ملنے والی امداد اور ساتھ کے ذریعہ معذورین کو سماجی با اختیار بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے حکومتیں مختلف اسکیمس چلائیں اور ان پر سختی سے عمل کریں اور مضمون نگار Accessible Campaign کی حمایت کرتی ہے۔ اس کے ذریعہ معذورین کی رسائی کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

16. شانتی راگھون نے مضمون "Skilling the Differently abled" جو کہ ماہنامہ یوجنا 2016 میں شائع ہوا، لکھتی ہیں کہ معذورین کو اگر صحیح تربیت اور بنیادی تعلیم بھی فراہم کی جائے تو معذورین ملک اور معاشرے کیلئے بہتر اثاثہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ معذورین کو مختلف قسم کے ہنر اور قابلیتوں کے فروغ کے ذریعہ معذورین میں مثبت تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔ ہنرمند معذورین اپنے بل بوتے زندگی کو بہتر طور پر گذار سکتے ہیں۔ لہٰذا انہیں مہارت اور روزگار سے منسلک کیا جائے، ان کی قابلیت کو فروغ کے مواقع فراہم کئے جائیں جو کہ ہندوستان میں معذورین کے تئیں ایک مثبت رویہ ثابت ہوسکتا ہے۔

17. "Accesibility Beyond Disability and Welfare" جو کہ شیوانگی گپتا کا مضمون ہے جو ماہنامہ یوجنا میں شائع ہوا ہے، اس مضمون کا کلیدی مرکزی معذور کے لئے رسائی کو ممکن بنانا ہے۔ تاکہ معذورین اپنے احساس کمتری، رکاوٹوں اور تحدیدات سے جدوجہد کرتے ہوئے سماج کے دھارے میں شامل ہوسکیں۔ مضمون نگار لکھتی ہیں کہ معذور افراد کی رسائی عوامی ادارہ جات اور عوامی مقامات ہوسکے جس کے لئے ریمپ، بریلی ریمپ اور دیگر ضروری اقدامات کیے جائیں۔ عوامی شعبہ ہی نہیں بلکہ خانگی عمارتوں اور شعبہ جات میں معذورین دوست ماحول فراہم کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ معذورین تحدیدات کے باوجود بے شمار مہارتوں اور جذبہ سے سرشار ہوتے ہیں۔

18. ماہنامہ یوجنا میں شائع مضمون "Disability Versus Different Abilities" جس کی مضمون نگار ارچنا سنگھ ہیں، انہوں نے اپنے مضمون میں معذورین کی محدود رکاوٹوں کے ساتھ کسی اور پیرایے میں کام کو انجام دینے کی پوشیدہ صلاحیتوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ گذشتہ دو دہوں میں قوانین اور پالیسی کے پیش نظر کچھ حد تک معذورین کی صلاحیتوں کو تسلیم کیا جارہا ہے۔ مضمون نگار اس ماحول کی نشاندہی کرتی ہے جہاں معذورین کی مکمل شراکت داری، مکمل مواقع اور مناسب مواقع فراہم کئے جائیں۔ معذوری کے درکار مسائل اور حل کے لئے اس مضمون میں مضمون نگار نے بہت اہم نکات پر تذکرہ کیا ہے۔

19. "Adjudicating Disability some Emerging Questions" یہ موضوع ماہنامہ (EPW) میں 2010 میں شائع ہوا جس کی مضمون نگار میتھا شی منڈل ہے۔ انہوں نے مضمون میں معذورین کی صورتحال' ان کو درپیش مسائل اور وسائل کے متعلق سوالات اٹھائے ہیں۔ معذوری کی صورت میں کس طرح ایک معذور شخص ہم آہنگ زندگی کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔ جس وجہ سے وہ خود کو بیمار اور معذور محدود تصور کرتا ہے اور سماجی سرگرمیوں میں دلچسپی لینے سے گریز کرتا ہے۔ اس لئے مضمون نگار لکھتی ہیں کہ معذوری کی وجوہات کا پتہ چلاتے ہوئے اس کی روک تھام کے لئے کوشش کی جانی چاہئے۔ قانونی مدد فراہم کرتے ہوئے معذورین سے متعلقہ مسائل کو حل کرنے کی کوشش کس طرح کی جاسکتی ہے اس سے متعلقہ سوالوں کو پیش کیا گیا ہے۔

20. کرسٹیشن تپن اور پیٹرک سائنن نے اپنے مضمون "Identification and Assesment of Children with Developmental Disabilities in Child Welfare" جو کہ ماہنامہ سوشیل ورک میں 2011 میں شائع ہوا۔ اس میں معذور بچوں کی جانب متوجہ ہیں۔ مضمون نگار لکھتے ہیں کہ کس طرح تغذیہ بخش غذا کی عدم فراہمی بچوں میں معذوری کی اہم وجہ ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ انہیں تغذیہ بخش غذا فراہم کی جائے۔ وافر مقدار میں پروٹین والی تغذیہ بخش غذا کے ذریعہ بچوں میں معذوری کو کچھ حد تک دور کیا جاسکتا ہے۔

21. NSSO کی جانب سے جاری کردہ رپورٹ "Report of the Technical Advisory Committee on Disability Statistics" میں مختلف معذورین کی اقسام کو اور PWD 1995 قانون اور NSSO کے پیرایے میں بیان کیا گیا ہے معذوری کی بناپر حائل دشواریوں کو بیان کیا گیا ہے اور ان سے نمٹنے کے لئے کئے جانے والے اقدامات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ معذور افراد کے کس قسم کے دباؤ اور حالات کا معاشرہ میں سامنا کرتے ہیں۔ دس اس سے جڑے معاملات کو اس رپورٹ میں پیش کیا گیا ہے۔

22. "Telangana Disability Study" دراصل یہ رپورٹ 2015 ریاست تلنگانہ میں معذورین کے مطالعہ کے لئے ماروتی۔ وی اس گوڈلاوتی نے پیش کی ہے جس میں معذورین کے اعداد و شمار کو کس طرح پیش کیا جائے' معذورین کی تحدیدات اور معذوری کی وجہ سے سرگرمیوں میں رکاوٹ کے تعلق سے لکھا گیا ہے۔ مطالعہ کے ذریعہ معذورین حسب معمول زندگی' تعلیم' معذور بچوں میں تعلیم کے رجحان معذوری

کی وجہ سے صحت پر اثر، اور ماحول تک رسائی کے دوران محدود رکاوٹوں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ معذورین کی طاقتوں اور کمزوریوں کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔اس رپورٹ میں معذورین کے سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ معاشرہ میں شراکت داروں، بازآبادکاری کے موضوعات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

23. قومی کمیشن برائے خواتین حکومت ہند کی جانب سے مختص کردہ رپورٹ "Employment Rights of Disabled Women in India" جو کہ سوسائٹی برائے معذورین اور بازآبادکاری مطالعہ کی جانب سے تیار کی گئی ہے۔ اس رپورٹ میں خواتین معذورین ازدواجی تعلیمی، روزگار کے موقف کے متعلق معلومات درج کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ خواتین میں شعوز،بااختیاری اور قوانین کے بارے میں معلومات درج کی گئی ہیں۔معذور خواتین کیلئے جو کہ 3% تحفظات تعلیمی اور روزگار میں فراہم کئے گئے ہیں۔اس کی عمل آوری کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔خواتین میں روزگاری کی بااختیاری سے متعلقہ مطالعہ ہے چونکہ خواتین معذور سماجی سطح پر زیادہ تر امتیاز اور لاپرواہی کا شکار ہوتی ہیں۔

24. بھارگو مہیش اور رائنا ریتان "Prospects of Mental Health" میں مختلف ماہرین کو یکجا کر کے ذہنی صحت کا جائزہ لیا اس میں جملہ 6 حصے اور 40 مضامین ہیں جس میں ذہنی صحت کی تعریف وجوہات کو بتا ہوئے ذہنی صحت کی خرابی کے متعلق شعور بیدار کرنے پر زور دیا۔ذہنی صحت کے تحت تنظیموں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اوران کیلئے مزید بہتر ماحول کو بنانے اور نفسیاتی نظریات کو پیش کیا۔

25. داس درگا اچاریہ ڈاکٹر کی کتاب "Introducation of Constitution of India" میں ہندوستانی دستور کی تمہیدی خصوصیات،فلسفہ بنیادیں،قانون سازی کے طریق اور خوبیوں کو بیان کیا اور قوانین پر بھی نظر ثانی کی قانون سازی میں بیان کیا کہ کس طرح قان سازی کو عملی شکل میں لایا جاسکتا ہے اور خاص کر دماغی معذورین کے قوانین سے متعلق انہوں نے اس کے اطراف واکناف کی باتوں پر بحث کی ہے۔

26. Devi K. Ranjana نے "Social Welfare Models Concept & Theores" کے مختلف سماج میں معذورین کی صورتحال اوران کے فلاح و بہبود کے تعلق سے ذکر کیا ہے،اور سماج دیگر افراد کے مماثل معذورین کو دیکھنے کی بات کی جائے۔

27. Mohsini S.P اور Gandhi P.K کی کتاب "The Physically Handicapped &

"Govt میں حکومت معذورین کیلئے کیا کرسکتی ہے حکومت کے مختلف ادارے اور معذورین کے Act اور Policies کا ذکر کیا ہے۔5۔ Goal. S.L کی کتاب Social Welfate Administration

(2) Edt: میں معذورین سے متعلقہ قوانین پروگرامس پالیسی اور معذور افراد کو بااختیار بنانے کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا ہے۔معذورین کے ادارجات، بازآبادکاری کونسل،تربیت اور تعلیم کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہے۔

28. Guerreso Leon Anna کی کتاب "Social Problems Community Policy and Social" میں مصنف نے سماجی مسائل کو کافی خوش اسلوبی سے بتایا انہوں نے سماجی کے شہریوں کو پیش آنے والے مسائل، تعلیم،صحت اورادویات،غریبی وغیرہ۔انہوں نے صحت انسانی پر زور دیا اور بتایا کہ غریبی کی وجہ سے کئی انسان اپنی صحت کا خیال نہیں رکھ پاتے۔نتیجہ میں کئی ایک بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔جس میں ذہنی بیماری بھی ہے۔جس کے پیش نظر پالیسی بنانا بھی لازمی جز ہے۔

29. Women Disability & Indentity کے مصنفین ہنس آشا پاٹری آئینی نے خواتین کی معذوری انکے مسائل اور خواتین کی شناخت معذوری کی صورت میں کم دیکھی جاتی ہے۔اورخواتین زیادہ لاپرواہی کا شکار ہوتی ہیں۔

30. مصنفین لائی بیگ فوبس۔ایس۔ایڈورپا ایس نے اپنی کتاب "Anaging India" میں ایک عمر کے ساتھ آنے والی معذوری کے بارے میں جائزہ لیا ہے۔اکثر بزرگ افراد میں معذوری دیکھی جاتی ہے اس کتاب میں معذوری کے اقسام انکی عمر کے حساب سے درجہ بندی کی گئی ہے۔

31.۔ "Mental Health and Social Policy" کے مصنف Mechanic David نے اپنی تصنیف میں دماغی صحت اور دماغی معذورین کے متعلق کافی تفصیل سے بیان کیا۔انہوں نے اپنی کتاب کو 12 ابواب میں تقسیم کیا ہر باب علحدہ علحدہ طور پر دماغی معذورین اور دماغی صحت کے متعلق بیان کرتا ہے۔مزید انہوں نے وجوہات کو بتاتے ہوئے سماجی پالیسی کو بتایا اوراقوام متحدہ کی پالیسی پر بھی ایک باب تحریر کیا۔انہوں نے ان معذورین کیلئے امداد اور سماج میں ان کے وقار کیلئے پیش کش کی ہے۔

32. "Rehabilitation Council of India" کی جانب س شائع شدہ کتابچہ "Mental Retardation Knesionlogy and first aid" جس کو تھریپا کٹی اے ٹی، نے تحریری شکل دی

جس میں 11 مضامین کو پیش کیا۔انہوں نے کافی تفصیل سے دماغی کمزوری کی وجوہات اسکی قسمیں اوراس کودورکرنے کیلئے حکمت عملی کو پیش کیا۔

33. Dr. L Govinda Rao کی کتاب Perspectives on Special Education میں دماغی معذورین کے مخصوص تعلیم کی اہمیت اورطریقہ کارکو بنایا گیا ہے۔دماغی معذوری بچوں کوتعلیم سیکھانے انکے تدریسی طریقہ کارکا جائزہ لیا گیاہے۔دماغی معذورین بچوں کی مختلف درجہ بندی پرتبصرہ کیا گیا ہے۔

34. sir John Wilson کی کتاب "Disability Prevention The Global Challenge" میں عالمی سطح پرمعذورین کے مسائل پرتبصرہ کیا گیا ہے۔اورمعذوری کے روک تھام کیلئے کیے جانے والے اقدامات کی وضاحت کی گئی ہے۔

35. ڈاکٹرمحمد طاہرالقادری کی تصنیف 'اسلام میں انسانی حقوق' میں بہت ہی عمدہ انداز میں اسلام کے حوالے سے تصورحقوق اسلام میں انسانی حقوق کا بنیادی تصور،انسانی حقوق کا تقابلی پہلواورہرایک کے دوسرے پرکیا کیاحقوق ہیں اورکسطرح ادا کرناہے۔اسکوبہت بہترانداز میں پیش کیا ہے۔

36. خواجہ عبدالمنتقم کی تصنیف ''انسانی حقوق' 2009 میں مصنف نے انسانی حقوق کا تعارف تاریخی جائزہ کے ساتھ انسانی حقوق سے متعلق اعلامیہ اورکنونشن میں وضع کیے جانے والے دفعات کامکمل طورپرذکرکیا ہے۔اس کتاب میں سیاسی حقوق بین الاقوامی منشور برائے معاشی،سماجی،ثقافتی حقوق خواتین کےحقوق،معذورین کے حقوق کا ذکرکیا گیاہے۔

37. ڈاکٹرعبدالقیوم کی کتاب 'عوامی پالیسی' 2009 میں عوامی پالیسی کا تعارف حکومتی ادارےاورعوامی پالیسی کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں عوامی فلاح وبہبودوترقی کیلئے بنائے جانے والےعوامی پالیسوں کاتفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔خاص کر اس کتاب میں ہندوستان میں رائج پالیسیوں کے متعلق تفصیلی طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔مزید برآں بہت ہی خوبصورت انداز میں عوامی پالیسی کے متعلق ایک اچھی شکل دی ہے۔جس سے اندازہوتاہے۔کہ حکومت کوکیا کرنا چاہئے اورکیانہیں۔

38. ڈاکٹرعبدالقیوم کی کتاب 'ہندوستان کا نظم ونسق 2007' میں سنٹرل سوشیل ویلفر مشاورتی بورڈ محکمہ سوشیل ویلفیر ڈپارٹمنٹ آف ویمن اینڈ چائلڈ ویلفیر انکے قیام کی وجوہات انکےفرائض اورانکی سماج میں اہمیت کا ذکرشامل ہےاوروزارت برائے سماجی انسان میں اختیار کےمتعلق بھی تذکرہ کیا ہے۔

39. عابدی جاوید اور شرما درودی نے ماہنامہ 'یوجنا' اپریل 2013 کے شمارہ میں معذور افراد انکے مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ہندوستان میں مختلف قسم کی معذوری سے متاثرہ افراد کی تحریکی تنظیم کے بارے میں بیان کیا گیا۔ جو کہ 1993 میں شروع کی گئی (DRG) کی تشکیل کے بارے میں بیان کیا۔ جو کہ معذور افراد کی حمایت کرنے والی ہندوستان کی تنظیم ہے۔اس مضمون میں بتایا گیا کہ ہندوستان کی مردم شماری میں معذور افراد کو شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ بعد ازاں 1981 میں اسے شامل کیا گیا جو کہ معذورین بین الاقوامی سال تھا۔ اسکے علاوہ پنچ سالہ منصوبے میں معذور لوگوں کی فلاح و بہبود کا ذکر بھی کیا ہے۔

40. گوہتا روچیکا، میشرا، اے کے کے تحریر کردہ مضمون

Disability Index Economic & Political Weekly sep2006 میں معذورین کے NSSO کے سروے کو پیش کیا گیا ہے۔معذورین کی خواندگی ،روزگار وغیرہ کے اعداد بتایا گیا ہے۔معذوری کے اقسام سے معذورین کے حالات سے متعلق معلومات کو تفصیلی طور پر ریاستوں کی سطح پر پیش کیا گیا ہے۔

41. نیگر لنری نے اپنے تحریر کردہ مضمون 'وندھیا ای۔انفومیڈیا' ماہنامہ یوجنا، جون، 2007 میں اشوک ڈی گیری اور انکی اہلیہ وائی ایس پوترا کی جانب سے چلائی جانے والی پرائیوٹ لمیٹیڈ فرم کا ذکر کیا ہے۔ کہ کس طرح یہ فرم جسمانی اپاہجوں کیلئے روزگار فراہم کررہی ہے۔اسکا مقصد اپاہجوں میں خود اعتمادی پیدا کرنا ہے۔اور انہیں روزگار سے مربوط کرنا ہے۔ یہ فرم اپنے ملازموں کو اسطرح تیار کرتی ہے کہ وہ اپنی کمپنی سے باہر کہیں بھی بخوبی کام کرسکیں اور کہیں بھی بہتر ملازمتیں انجام دے سکیں۔اور اپنی معذوری کے باوجود ہر طرح سے خود کفیل بن سکے۔

42. کلکٹر سوتی نے ماہنامہ 'یوجنا' اپریل 2013 کے شمارہ میں اپنے تحریر کردہ مضمون 'معذوری کی تفہیم' میں معذور افراد کے مسائل کو نہایت باریک بینی سے پیش کیا ہے۔انہوں نے معذور افراد کے مسائل اور انکے حقوق پر روشنی ڈالی ہے۔ ہندوستان کے آئین میں معذور افراد کی باز آبادکاری کیلئے نافذ کئے گئے قوانین کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ 'معذور افراد کو راحت' کا ذکر آئین کے ساتویں باب میں ہے۔ 'فہرست 11' (ریاستی فہرست) میں شمار نمبر 9 میں درج کیا گیا ہے۔معذوری کا ذکر آئین کے گیارہویں اور بارہویں باب میں موجود ہے۔اور مختلف گروپس جو معذور افراد کی فلاح و بہبود کیلئے کام کررہے ہیں۔ انکا بھی ذکر کیا ہے۔

43. محمد اکبر کا تحریر کردہ مضمون ''ہندوستان میں معذورین کا موقف اور انکے فلاحی اقدامات'' یوجنا ماہنامہ اپریل 2013ء میں معذورین کیلئے بنائے گئے قوانین، پالیسی اور قومی اداروں کو پیش کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی سطح اور قومی سطح پر معذورین کے موقف کو اعداد و شمار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ معذورین سے متعلقہ امور کو بھی اس تحریر میں واضح کیا ہے۔

44. سروج مونیکا و مشرا پروفیسر نے ماہنامہ یوجنا اپریل 2013ء میں اپنے شائع کردہ مضمون 'دیہی معذورین' روزگار کی معلومات اور بیداری' میں معذور افراد کے روزگار کے سلسلہ میں کہا کہ ہندوستانی آئین میں معذور افراد کی فلاح کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ یہ بتایا کہ حکومت معذور افراد کو (مساوی مواقع، حقوق، تحفظ اور مکمل شراکت) ایکٹ 1995 کی روشنی میں کام کرتی ہے۔ معذور افراد کو سماج میں باعزت مقام دینے کیلئے ایکٹ 1995 بنایا گیا۔ اس قانون کے مطابق انکے لئے تربیت کا نظم روزگار اور خود روزگاری کا انتظام کیا ہے۔ اسکے علاوہ مرکزی حکومت نے ضلعی سطح پر معذوروں کی فلاح کیلئے سنٹر بھی قائم کیے ہیں۔ ان مراکز کا بنیادی مقصد دیہی معذورین افراد کو پیشہ وارانہ تربیت دینا ہے۔ اسکے علاوہ انہوں نے یہ بھی بتایا ہیکہ معذوروں سے متعلق معلومات اور خدمات کے بارے میں جانکاری کیلئے ممبئی میں ڈسیبلیٹی لائن (ڈی۔آئی۔ایل) شروع کی گئی ہے۔

45. سنگل ندھی ڈاکٹر نے اپنے تحریر کردہ مضمون 'معذور بچوں کی تعلیم' ماہنامہ یوجنا اپریل 2013 میں بتایا کہ معذور افراد کو تعلیم حاصل کرنے میں کیا کیا چیلنجس درپیش ہے۔ معذور افراد کی تعلیمی شرح کے بارے میں بیان کیا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ معذور بچوں کی تعلیم میں تربیت یافتہ اساتذہ اور ماحول کی کمی کی وجہ سے معذورین کی تعلیم میں کئی دشواریاں پیش آرہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ معذور بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرنا ہو تو ان خرابیوں کو دور کرنا ہوگا۔

46۔ Tappan Chiristine and Shannon Patrick، نے ماہنامہ سوشل ورک اکٹوبر 2011ء میں شائع شدہ مضمون "Indentification and Assessment of Children with Developmental Disabilities in Child Welfare" میں معذوری سے متاثر بچوں کے بارے میں اعداد و شمار پیش کئے۔ اور معذور اطفال میں صحت، عوامی خدمات، تعلیم وغیرہ کے فروغ کیلئے عالمی سطح پر ہو رہے پیش ورفت کا جائزہ لیا ہے۔ معذورین کی شناخت اور انکی ترقی کے متعلق معلومات فراہم

کی ہے۔معذوری اطفال کی زائد دیکھ بھال اورتربیت پرزوردیا گیا ہے۔

47. وجیا ہیما Vijaya Heman نے ماہنامہ Social Welfare فروری2013ء میں تحریر کردہ مضمون "Unable to walk, talk or write, Young Bhavana Bottta is a Successfull Enterpreneur" میں ایک سبرل پالزی سے متاثرہ لڑکی بھادا بوتھا کی زندگی کے سفر کے مشکلات ،کامیابیوں کو بخوبی پیش کیا ہے۔ایک معذورلڑکی نے کسطرح مارکٹنگ اور کپڑوں کے اسٹال کے ذریعہ خودروزگار سے منسلک ہوئی۔ جولڑکی کی نہ تو چل سکتی ہے،نہ لکھ سکتی ہے۔لیکن پھربھی ایک کامیاب زندگی ہمت اورکام کی جستجو کا پیراہن ہے جوکہ بہت سے معذورین اورساتھ ہی ساتھ عام افرادکیلئے بھی مشعلِ راہ ہے۔

تحقیقی مقاصد(Research Objectives):

اس تحقیق کے مقاصد حسب ذیل ہیں:

1. ریاست تلنگانہ میں معذورین کی فلاح و بہبود کے پروگراموں اوراسکیموں کے موضوعات کی نشاندہی کرتے ہوئے مطالعہ کرنا۔
2. ہندوستان میں معذورین سے متعلق قوانین کا تجزیہ کرتے ہوئے ان کا تنقیدی جائزہ لینا اوران میں شامل خامیوں کواجاگرکرنا۔
3. ریاست تلنگانہ میں معذورین کی فلاح و بہبود کے پروگراموں کی عمل آوری کا جائزہ لینا۔
4. معذورافراد کے مسائل کوحل کرنے میں ریاستی حکومت کے فلاحی پروگراموں کی کارکردگی کا جائزہ لینا۔
5. ریاست تلنگانہ میں متعددافراد کے سماجی ومعاشی اورتعلیمی موقف پرفلاحی پروگراموں کے اثرات کا جائزہ لینا۔
6. معذورین کے فلاح وبہبودی پروگراموں سے استفادہ کرنے والے معذورین کا شخصی طورپرجائزہ لینا۔
7. فلاح وبہبود کے پروگراموں کے متعلق معذورین کے تاثرات سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔

مفروضات(Hypothesis):

مفروضہ دراصل تحقیق کی بنیاد مانا جاتا ہے۔مفروضہ تحقیق کوصحیح سمت عطا کرتا ہے۔تحقیق کے لئے جملہ چار مفروضات کاتعین کیا گیا ہے۔جوکہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) پروگراموں اوراسکیموں کی عمل آوری اور معذورین تک رسائی میں ایک خلاء موجود ہے۔

(2) معذورین میں پروگراموں کے متعلق شعور کی کمی ہے۔

(3) معذور خواتین کے لئے کوئی مخصوص اسکیم یا پروگرام کی عدم دستیابی ہے۔

(4) معذورین کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لئے جاری کردہ مالیہ کا مناسب استعمال نہیں ہورہا ہے۔

تحقیقی طریقہ کار(Research Methodology):

تحقیق کا مقصد معاشرہ میں دراصل انسانی مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے باضابطہ اور منظّم کوشش کا نام ہے۔اس تحقیقی مطالعہ کا مقصد معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے بنائے گئے پروگراموں کے متعلق معلومات اور ان کے تاثرات کا حصول ہے۔اس کے علاوہ پروگراموں کی عمل آوری اور کارکردگی کا جائزہ بھی لیا گیا۔محقق نے تحقیقی مواد کے حصول کے لئے ابتدائی(Primary) اور ثانوی(Secondary) ذرائع کا استعمال کیا ہے۔

تحقیق کا موضوع ریاست تلنگانہ میں معذور افراد کے فلاحی پروگراموں کا جائزہ لینا رہا اس لئے ابتدائی مواد کے حصول کے لئے نمونہ بندی(Sampling Method) کا استعمال کیا گیا۔جب کہ ریاست تلنگانہ کے مختلف اقسام کے معذورین موضوع رہے۔اس کے باوجود محقق کی مکمل رسائی ممکن نہیں تھی لہٰذا محقق نے سہولت بخش نمونہ بندی(Covienience Sampling) کو استعمال کرتے ہوئے ریاست تلنگانہ کے تین اضلاع حیدرآباد‘ محبوب نگر اور نظام آباد کو بطور نمونہ منتخب کیا۔مابعد ان اضلاع سے مقصدی نمونہ(Purposive Sampling) کو استعمال کرتے ہوئے ضلع حیدرآباد سے 150 معذورین‘ محبوب نگر سے 75 معذورین اور نظام آباد سے 75 معذورین کو بطور نمونہ کے طور پر حاصل کیا گیا۔جوکہ بلحاظ عمر متفرق(Random) طور پر حاصل کئے گئے۔

خصوصاً محقق نے معذوری کی نوعیت کے لحاظ سے بصارتی معذورین 100‘ ہاتھ پیر سے معذورین 100 اور سماعتی رگویائی سے محروم معذورین 100 کو تین اضلاع سے جملہ 300 معذور افراد کو نمونے کے طور پر حاصل کیا۔محقق نے مواد کو جمع کرنے کے لئے سوالنامہ (Question air) کو اہمیت دی ہے۔ چونکہ محقق کا مقصد معذورین کے فلاحی پروگراموں کی صورتحال اور تاثرات کو جاننا تھا۔

اس لئے محقق نے ساختی سوالنامہ(Structured Question air) کو ترتیب دیا جس میں Open ended اور Close ended کے سوالوں کو شامل کیا گیا۔19 سوالنامہ کو جملہ حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے حصے

میں شخصی معلومات (Personal Information) جس میں معذورین لڑکی عمر' جنس' مذہب' ذات اور ازدواجی موقف کو شامل کیا گیا۔ دوسرے حصے میں معذورین کے خاندانی تفصیل (Family Details) والدین/سرپرستوں کی تعلیمی قابلیت' پیشہ' آمدنی سے متعلق سماجی موقف کے سوالات لکھے گئے۔ تیسرے حصے میں تعلیمی موقف (Educational Status) میں جماعت' اسکول کالج کی نوعیت ذریعہ تعلیم کی معلومات سے متعلقہ سوالات ہیں۔ چوتھے حصے معذوری (Disability) میں معذوری کی قسم' وجہ اور معذوری کا فیصد رکھا گیا۔ پانچویں حصے میں معذورین کی اسکیموں اور پروگراموں کے متعلق معلومات (Details of Programmes and schemes for disables) مثلاً اشیاء آلات کی سربراہی' تعلیمی وظائف' آسرا وظائف وغیرہ کے متعلق سوالات رکھے گئے اور سوالنامے کے چھٹویں حصہ میں تاثرات (perceptions) پر مبنی ہے جس میں ریاستی حکومت کے پروگراموں اور اسکیموں کے متعلق تاثرات کو جاننے کی غرض سے سوالات رکھے گئے۔ اور سوالنامے کے آخر میں چند کھلے سوالات (Open ended) رکھے گئے۔ تاکہ معذورین اپنے مسائل پر اظہار خیال کرتے ہوئے تجاویز پیش کرسکیں۔

ثانوی مواد بھی تحقیق کے میدان میں وسیع تر معلومات فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا ثانوی مواد کے ذریعہ تحقیقی مسائل کی نشاندہی کی گئی اور اس سے متعلقہ مواد کو جمع کرنے کے لئے کتابیں' قوانین (Acts)' رپورٹس' عوامی دستاویزات' جرائد' رسائل وغیرہ کا جائزہ شامل ہے۔ (زیادہ تر کتب خانوں پر انحصار کیا گیا جس میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی' حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی' عثمانیہ یونیورسٹی' ریاستی سنٹرل لائبریری' ریاستی اسمبلی کی لائبریری اور National Institute of Rural Development (NIRD) لائبریری اور ورنگل کاکتیہ یونیورسٹی کی لائبریری سے بھی استفادہ کیا گیا)

کتب خانوں کے علاوہ مختلف حکومتی ادارہ جات کی سالانہ رپورٹس اور دیگر معلومات کو حاصل کیا گیا ان حکومتی اداروں میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

1. محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین

(Department for the welfare of disabled in senior citizens)

2. تلنگانہ ویکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن

(Telangana Vikulangula Co operative Corporation)

3. ریاستی معتمدی تلنگانہ (Secretariate of Telangana)

4. اعداد و مردم شماری (Census office of Telangana)

اسکے علاوہ انٹرنیٹ اور اخبارات کے ذریعہ بھی ثانوی مواد کو وسیع تر پیمانے میں حاصل کیا گیا۔ بالخصوص حق معلومات ایکٹ کا استعمال کرتے ہوئے محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین و معمرین سے مواد کو حاصل کیا گیا۔

ابواب کی تقسیم (Chapterisation):

I. باب اول: تعارف (Introduction)

باب اول چونکہ ابتدائیہ ہوتا ہے اس لئے اس باب میں معذورین بطور انسانی وسائل ان کی ضرورت اور اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے معذورین کی تعریف میں بین الاقوامی سطح اور ہندوستان کے پس منظر میں کی گئی ہے۔ معذوری کی مختلف اقسام کے متعلق بھی معلومات درج کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ نظریہ فلاح و بہبود کو پیش کرتے ہوئے ہندوستان میں فلاحی نظم ونسق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ دستور ہند میں معذورین کے تحفظ کی دفعات کا ذکر بھی شامل کیا گیا ہے۔ معذور افراد کو بااختیار بنانے اور فلاحی اقدامات کو انجام دینے کے لئے بنائے قوانین کا بھی مختصراً جائزہ لیا گیا ہے۔ بالخصوص تحقیق کے مسئلہ کو اجاگر کرتے ہوئے تحقیق کے مقاصد اور مفروضات کو پیش کیا گیا ہے۔ تحقیقی طریقہ کا ابواب کی تقسیم اور تحقیق کی تحدیدات کے ساتھ ساتھ تحقیق کے موضوع سے متعلق اہم ادب کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

II. باب دوم: ریاست تلنگانہ میں ادارہ جات اور محکمہ جات برائے معذورین

اس باب میں معذورین کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے بین الاقوامی سطح کے اعلامیہ اور کنونشنس کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں معذورین کے لئے کام کر رہی وزارت برائے سماجی انصاف اور بااختیاری کے تحت قائم کردہ محکمہ برائے معذوری سے متاثرہ افراد (دیویانگجن) کی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے محکمہ کے تحت مختلف نوعیت کی معذوری کے لئے قائم کردہ مختلف قومی ادارہ جات کا جائزہ لیتے ہوئے ان ادارہ جات کا تنقیدی پہلو اور سفارشات بھی اس باب میں شامل کئے گئے ہیں۔ بالخصوص ریاست تلنگانہ میں معذورین سے متعلقہ وزارت' کمشنریٹ محکمہ جات اور کارپوریشن کی ساخت کو بھی بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضلعی سطح انتظامی ساخت کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ریاستی اور ضلعی سطح کے محکمہ اور دفاتر کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تنقیدی پہلو سفارشات و رخلاصہ کو بھی باب میں شامل کیا گیا ہے۔

III. باب سوم: ریاست تلنگانہ میں معذورین کیلئے قوانین اور فلاحی پروگرامس

معذورین کے لئے بنائے گئے قوانین کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے قوانین کی خصوصیات کو اس باب میں شامل کیا

گیا ہے۔ان قوانین کا تنقیدی جائزہ بھی بتایا گیا ہے۔معذورین کے لئے مرکزی حکومت کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں اور پروگراموں کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ اس باب میں بالخصوص ریاستی سطح پر معذورین کے لئے چلائی جارہی پروگراموں' اسکیموں اور رعایات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔معذور افراد کو دی جانے والی سہولیات اور تعلیمی' تربیتی تحفظاتی پروگرامس کو تفصیلی طور پر پیش کیا گیا ہے۔حکومتی سرگرمیوں کے پیش نظر جائزہ لیتے ہوئے سفارشات بھی اس باب میں شامل کی گئی ہیں۔

IV. باب چہارم: ریاست تلنگانہ میں معذورین کے پروگراموں کی عمل آوری کا جائزہ

اس باب میں ریاست تلنگانہ ک تعریف کرتے ہوئے مردم شماری کے مطابق ریاست میں معذورین کی جملہ آبادی اور مختلف اقسام کی معذورین کی ضلع واری آبادی کو پیش کیا گیا ہے۔ بالخصوص اس باب میں معذورین کے لئے ریاستی حکومت کی جانب سے محکمہ بہبود معذورین اور معمرین کو مختص کردہ بجٹ کی پانچ سالہ رپورٹس کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے علاوہ کارپوریشن کی جانب سے حاصل کردہ بجٹ کی 4 سالہ رپورٹس کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ بجٹ کے استعمال سے متعلق سفارشات بھی درج کی گئی ہیں۔

V. باب پنجم: ریاست تلنگانہ میں معذورین کے پروگراموں کا موقف اور تاثرات

اس باب میں ریاست تلنگانہ کے چنندہ تین اضلاع کا سرسری جائزہ لیتے ہوئے معذورین کے متعلقہ سوالناموں کے حصول سے متعلق معلومات کو درج کیا گیا ہے۔اس باب میں معذورین کے معاشی' سماجی کے تعلیمی روزگار' رہائشی اور ازدواجی معلومات کو تفصیلی طور پر پیش کیا گیا ہے۔معذورین کے لئے بنائے پروگراموں کی عمل آوری اور موقف کا جائزہ لیتے ہوئے اس پروگراموں کے تاثرات بھی معذورین سے اخذ کئے گئے جس کے متعلق اس باب میں معلومات پیش کی گئی ہیں۔مواد کو پھر جدولوں اور ترسیم کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔

VI. باب ششم: اختتامیہ (Conclusion):

یہ باب تمام تحقیقی مقالہ کا نچوڑ ہے جس میں تحقیق کے مقاصد اور مفروضات کو ثابت کرتے ہوئے مطالعہ سے حاصل نتائج اور خلاصہ کو پیش کیا گیا ہے اس کے علاوہ معذورین کے مسائل کی یکسوئی کے لئے مخصوص تجاویز/سفارشات بھی پیش کیے گئے ہیں۔مندرجہ بالا ابواب کے آخری حصہ میں ہر باب کا تنقیدی پہلو خلاصہ لکھا گیا ہے تاکہ ہر باب میں شامل معلومات اور صورتحال کے پیش نظر خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کی جاسکے۔ ہر باب میں محقق نے معلومات کے پیش نظر خیالات کی تشریح کی ہے۔

تحقیق کی تحدیدات (Limitations of Research):

کوئی بھی تحقیقی مطالعہ تحدیدات سے عاری نہیں ہوتا ہے بالخصوص سماجی تحقیق کے تقاضوں میں وقت، مالیہ، فاصلہ اور انسانی مسائل شامل ہیں۔ چنانچہ ہذا تحقیق اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ چونکہ تحقیق کا موضوع ریاست تلنگانہ کے معذورین کے فلاح و بہبود کے متعلق رہا اس ضمن میں ہو رہے اقدامات کے جائزہ کے دوران کئی تحدیدات کا سامنا خاص طور پر ثانوی مواد میں دشواری پیش ہوئی۔ اسی طرح ابتدائی مواد کے حصول کے لئے تلنگانہ کے تین اضلاع حیدرآباد، محبوب نگر اور نظام آباد کے تمام معذورین سے شخصی طور پر معلومات حاصل کرنا مشکل امر رہا اس کے لئے کافی وقت بھی درکار رہا لہٰذا وقت کی پابندی کے پیش نظر محقق نے ریاست تلنگانہ کے 3 اضلاع سے 300 چنندہ نمونوں کو منتخب کرتے ہوئے مطالعہ کو آگے بڑھایا۔ محقق نے سوالناموں کے حصول کے دوران معذورین سے رابطہ میں بالخصوص سماعتی رگویائی معذورین سے جواب حاصل کرنے میں دشواری محسوس ہوئی۔ ان کی تفصیلات کو حاصل کرنے کے لئے والدین اور اساتذہ کی مدد سے حاصل کی گئی جانکاری پر اکتفا کرنا پڑا۔ اکثر معذورین کا استعمال بطور بھکاری اور بغرض تجارت استحصال کیا جا رہا ہے۔ بالخصوص اس موضوع پر مطالعہ کی ضرورت ہے لہٰذا اس پہلو پر بھی وقت کی تنگی کی وجہ سے ان کے غور و خوص نہیں کیا گیا۔ چونکہ کوئی تحقیق حتمی نہیں ہوئی لہٰذا بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے۔ تحقیق ہذا میں بھی مزید تحقیق کی گنجائش اور ضرورت موجود ہے تاہم موضوع مطالعہ کے ساتھ انصاف کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔

☆☆☆

حواشی

1۔ http://www.org>desa>resources

2۔ اثر اظہار، ہمدردی کے مستحق معذور بچے، یوجنا، اپریل 2009، ص 38

3۔ Goel, S.L, Social welfare administration(Social Justice and Empowerment), deep, Publication, New Delhi, p 431

4۔ ایضاً

5۔ Ideas.respec.org/p/ess/wpaper/id542.html

6۔ ایضاً

7۔ The Rights of perons with disablities Act, 2016, sec-II

8۔ Manual on Disabalities statistics, government of india ministry of statistics and prorammes implementation central statistics office, sansad marg, new delhi.

9۔ عبدالقیوم، ڈاکٹر، علم سیاسیات، تصورات، نظریات اداے، نصاب پبلشرس، حیدرآباد، 2005، ص 41

10۔ Saibabu,pretham, Public Policy for the welfare of handicapped in andhra pradesh, Department of political science, school of Arts & Social Sciences, August, 2005, p 24

11۔ Silver, The Physically Handicapped (Social Work a Year book 1957),p 412

12۔ Srivastava, P., Social work and rehablitation of the Physicall handicapped The , Rehablition in Asia, January 1970, vol II, p 32

13۔ Paul, Sicker,Principles of Social Welfare, A Introduction to thinking about welfare state, routledge, London, 1978, p 77

14۔ Pandya, Rameshwari, Social Justice and Empowernment of disadvant groups in India, New Century Publicaion, New Delhi, p 122

15۔ ایضاً

16۔ http://vikaspedia.in/parents.corver/guidelines-for-parents-of-Children-with -Disabliabites//legal rights of disabled in India#

17۔ Constituional Provisions for Social Jutice, Yojana, August, 2018, pp45-46

18۔ Census of India, 2011

19۔ قیول، عبدل، ڈاکٹر، سماجی تحقیق کے طریقے، نصاب پبلشر، 2010، ص 42

باب:2

ریاست تلنگانہ میں ادارہ جات اور محکمہ جات برائے معذورین

Institutions and Organizations for the Disabled Persons in Telangana State

ملک کی ترقی کا دارومدار زیادہ تر انسانی وسائل کے بہترین استعمال پر ہوتا ہے۔ کیونکہ انسانی وسائل کی کثرت کی مناسبت سے تنظیم یا ادارہ کی کارکردگی جڑی ہوتی ہے۔ ایسے میں انسانی وسائل کی قابلیت بہتر اور جذبہ سے مستفید ہوتے ہوئے ادارہ یا تنظیم ترقی کی جانب گامزن ہوتے ہیں۔

انسانی وسائل کے پس منظر میں اگر معذور افراد کا جائزہ لیں تو وہ بھی ملک کے لئے اہم اثاثہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہندوستان جیسے ترقی یافتہ ملک میں معذورین کے لئے مواقع فراہم کئے جائیں تو وہ بھی اپنے ہنر، جذبہ اور صلاحیتوں کا لوہا منوا سکتے ہیں۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ حکومتیں اس ضمن میں متوجہ ہو۔ ہندوستان کے دستور میں معذورین کے لئے حقوق علیحدہ طور پر دئے گئے ہیں۔ کیونکہ معذور افراد سماج کے دھارے سے اکثر دور رہتے ہیں۔ ایسے میں انہیں خودمختار اور خود اعتماد بنانے کے لئے حکومتوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ان کے لئے مخصوص مواقع فراہم کریں۔[1]

ہندوستان میں مرکزی اور ریاستی سطح پر معذور افراد کے لئے فلاحی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں بھی معذور کی فلاح و بہبود کو موثر طریقے سے چلانے کے لئے محکمہ جات، ادارہ جات اور کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ معذورین تک سہولیات، پروگرامس اور اسکیمات کی عمل آوری دیکھی جا رہی ہے۔

اس باب میں معذورین کی فلاح و بہبود سے متعلقہ مرکزی، ریاستی اور ضلعی وزارت، کمشنریٹ، ادارہ جات اور محکمہ جات کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس بات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے کہ کس طرح حکومت مرکزی اور ریاستی سطح پر معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے کارکرد ہے۔

معذور مستحق افراد کو خودکفیل بنانے اور خود اعتمادی کو فروغ دینے کے مقصد سے ادارہ جات اپنی خدمات

انجام دے رہے ہیں۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان ہم آہنگی کے ذریعہ اور قوانین برائے معذورین کی ہدایات اور روشنی میں معذور افراد کے لئے پروگرامس اور اسکیمات اداروں کے ذریعہ تعین کی جاتی ہے۔

تلنگانہ میں فلاحی اقدامات بہتر طرز پر کام کررہے ہیں۔ ریاستی حکومت کا مقصد ہے کہ معاشرہ میں جو طبقہ اپنے حصول کے رسائی تک پہنچنے میں قاصر ہے انہیں حکومتی تعاون اور مدد کے ذریعہ سماجی دھارے میں معتبر اور باوقار زندگی فراہم کی جاسکے۔ اس ضمن میں ریاست تلنگانہ کے علیحدہ ہونے کے بعد کام کیا جارہا ہے محکمہ برائے معذورین اور معمرین کے علاوہ دیگر محکمہ جات کی سرگرمیوں پر سالانہ ریاستی حکومتیں رپورٹس اور ترقی کا جائزہ لیتی ہیں۔

بین الاقوامی سطح پر بھی معذور افراد کے لئے اقوام متحدہ کی مختلف ایجنسیاں معذور لوگوں کے مسائل پر وقتاً فوقتاً ہمدردانہ غور کرتی ہیں اور معذورین کے لئے اعلامیہ جاری کرتی ہیں جس کے ذریعہ عالمی سطح پر ان کے مسائل آزادی مساوات اور شراکت داری کے متعلق غور وفکر کیا جاتا ہے۔

جسمانی معذور افراد کے حقوق سے متعلق اعلانیہ اور ذہنی معذور افراد کے حقوق سے متعلق اعلامیہ جاری کئے گئے ہیں۔ ان اعلان ناموں میں معذورین کے حقوق، شخصیت کے فروغ، معذوری کے انسداد، سماجی پیش رفت، بازآبادکاری کو بنانے اور ان کے حقوق کے تحفظ کی ضرورت کے متعلقہ نکات کو رکھا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل میں ان کو تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔

معذورین سے متعلق بین الاقوامی اعلایہ اور کنونشن (1975)

اعلیٰ معیار زندگی کو فروغ دینے، مکمل روزگار اور معاشی وسماجی ترقی کے لئے ادارہ کے ساتھ تعاون کے ذریعہ مشترکہ و علیحدہ علیحدہ اقدامات کرنے اقوام متحدہ کے منشور کے تحت رکن ممالک کی جانب سے کئے گئے عہد کو ذہن میں تازہ رکھتے ہوئے، انسانی حقوق و بنیادی آزادی اور امن کے اصولوں، انسانی شخصیت کے عزت ووقار اور سماجی انصاف میں اس یقین کی یاددہانی کرتے ہوئے جس کا منشور میں اعلان کیا گیا ہے 2، انسانی حقوق کا اعلامیہ، انسانی

حقوق کے بین الاقوامی کنونشن' حقوق اطفال سے متعلق اعلامیہ اور دماغی معذورین کے حقوق کا اعلامیہ اسی طرح عالمی تنظیم محنت' (آئی ایل او) عالمی ادارہ برائے تعلیم وثقافت (یواین ای ایس اینڈ سی او)' عالمی تنظیم صحت (ڈبلیو ایچ او)' اقوام متحدہ فنڈ برائے اطفال اور دیگر متعلقہ تنظیموں کے دستاویز' کنونشنس' سفارشات اور قراردادوں میں سماجی پیشرفت کے لئے متعین معیارات کے اصولوں کو یاد کرتے ہوئے اس کے علاوہ انسداد معذوری اور معذورین کی بازآبادکاری سے متعلق 6 مئی 1975 کی معاشی وسماجی کونسل قرارداد کو یاد کرتے ہوئے' اس بات پر زور دیتے ہوئے سماجی پیشرفت وترقی کے اعلامیہ میں جسمانی ودماغی طور پر صلاحیتوں کے افراد کی بہبود اور بازآبادکاری کو یقینی بنانے اور ان کے حقوق کے تحفظ کی ضرورت کا اعلان کیا گیا ہے' یہ بات ذہن میں رکھتے ہوئے کہ جسمانی ودماغی معذوری کے انسداد اور معذور افراد کی مدد کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی معمول کی زندگی میں جس قدر ممکن ہوسکے اپنی تکمیل صلاحیت اور مختلف النوع سرگرمیوں کے لئے اپنی صلاحیتوں کو فروغ دے سکیں' یہ ادراک رکھتے ہوئے کہ کئی ممالک اپنی ترقی کے موجودہ مرحلہ میں اس مقصد کے حصول کے لئے صرف محدود مساعی کرسکتے ہیں' معذور افراد کے حقوق پر یہ اعلامیہ بتاتا ہے اور اس بات کو یقینی بنانے قومی اور بین الاقوامی اقدامات کا مطالبہ کرتا ہے کہ اس عہد کو حسب ذیل حقوق کے تحفظ کے لئے ایک مشترکہ بنیاد اور اصول کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔3

1. ''معذور فرد'' ک اصطلاح میں ہروہ مرد وخاتون شامل ہے جو اپنی جسمانی اور دماغی صلاحیتوں میں پیدائشی طور پر یا کسی اور وجہ سے کسی نقص کے سبب اپنی انفرادی اور/یا روزمرہ سماجی زندگی کی ضروریات کی تکمیل' جزوی یا مکمل طور سے اپنے آپ مکمل کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو نہ رکھتی ہو۔
2. جسمانی معذور افراد اس اعلامیہ میں بتائے گئے تمام حقوق سے استفادہ کے مستحق ہوں گے۔ یہ حقوق تمام معذورین کو کسی بھی قسم کے استثنٰی کے بغیر حاصل ہوں گے۔ رنگ ونسل' جنس' تعلیم' مذہب' سیاسی یا دیگر وابستگی' ملکی یا سماجی شناخت' مالی حالت' معذور مرد یا خاتون یا اس کے افراد خاندان کی پیدائش یا کوئی اور متعلقہ صورتحال کی بنیاد پر انہیں ان حقوق سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔
3. معذور افراد کے انسانی وقار کا احترام ان کا پیدائشی حق ہے۔ معذور افراد خواہ ان کی معذوری اور عدم صلاحیت

کی بنیاد، سنگینی اور نوعیت کچھ بھی ہو، اپنے ہم عمر دیگر شہریوں کی طرح ہی بنیادی حقوق کے مستحق ہیں جس کے تحت انہیں اولین درجہ میں ایک باوقار زندگی ممکنہ حد تک بھرپور طریقہ سے معمول کے مطابق گزارنے کا حق حاصل ہے۔

4. جسمانی معذورین کو بھی دیگر عام انسانوں کی طرح کے شہری اور سیاسی حقوق حاصل ہیں۔ دماغی معذور افراد کے حقوق پر اعلامیہ کے ساتویں پیراگراف کا دماغی معذور افراد کو حاصل حقوق کی کسی امکانی حد بندی یا بندش پر بھی اطلاق ہو سکتا ہے۔

5. جسمانی معذور افراد جس قدر ممکن ہو انہیں خود مکتفی بنانے کے لئے وضع کیے گئے اقدامات کے مستحق ہیں۔

6. جسمانی معذور افراد، طبی اور سماجی باز آبادکاری، تعلیم، ووکیشنل ٹریننگ اور باز آبادکاری، امداد، مشاورت، بھرتی کی خدمات اور دیگر خدمات کے حصول کے لئے طبی، نفسیاتی اور باضابطہ علاج معالجہ بشمول مصنوعی اعضاء کی پیوندکاری اور مصنوعی دست و بازو کی فراہمی کا استحقاق رکھتے ہیں جس سے انہیں اپنی صلاحیتوں اور ہنر میں زیادہ سے زیادہ اضافہ میں مدد ملے گی اور وہ اپنی سماجی یکجہتی یا بحالی کے عمل کو تیز کر پائیں گے۔

7. جسمانی معذور افراد کو معاشی و سماجی تحفظ اور ایک باوقار زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ ایسے افراد کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق روزگار حاصل کرنے اور اسے اپنانے یا کسی مفید، پیداواری اور آمدنی والا پیشہ اختیار کرنے اور ٹریڈ یونینوں میں شامل ہونے کا حق حاصل ہے۔

8. جسمانی معذور افراد معاشی اور سماجی منصوبہ بندی کے تمام مراحل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی خصوصی ضرورتوں کی تکمیل کے مستحق ہیں۔4

9. جسمانی معذور افراد اپنے خاندان یا سرپرست والدین کے ساتھ زندگی گزارنے اور تمام سماجی تخلیقی و باز تخلیقی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا استحقاق رکھتے ہیں۔ کسی بھی جسمانی معذور مرد یا خاتون سے جہاں تک اس کی رہائش گاہ کا تعلق ہے، اس مرد یا خاتون کی صورتحال یا اس جگہ سے جو کچھ بہتری وہ حاصل کر سکتا یا کر سکتی ہے، اس تقاضے سے ہٹ کر امتیازی سلوک نہیں برتا جا سکتا۔ اگر کسی مخصوص عمارت میں کسی جسمانی معذور فرد

کی سکونت ناگزیر ہوتو وہاں کا ماحول اور معیارات زندگی جس قدر ممکن ہو سکے بالکل ویسے ہی ہونے چاہئے جیسے کہ اس معذور فرد کے ہم عمر صحت مند افراد کی معمول کی زندگی کے لئے دستیاب ہوتے ہیں۔

10. جسمانی معذور افراد کو ہر قسم کے استحصال، تمام پابندیوں اور کسی امتیازی، توہین آمیز یا کمتر نوعیت کے سلوک سے تحفظ دینا ہوگا۔

11. جسمانی معذور افراد کو اپنی ذات اور جائیداد کے تحفظ کے لئے اگر کسی قسم کی قانونی امداد کی ضرورت لاحق ہوتو وہ معیاری قانونی امداد حاصل کرنے کے مستحق ہوں گے۔ اگر ایسے افراد کے خلاف کوئی عدالتی چارہ جوئی کی جائے تو ان کے جسمانی اور دماغی عدم توازن کی صورتحال کا پورا لحاظ کرتے ہوئے قانونی کارروائی کی جانی چاہئے۔

12. جسمانی معذور افراد کے حقوق سے متعلق تمام امور میں جسمانی معذور افراد کی تنظیموں سے مفید مشورے لیے جاسکتے ہیں۔

13. اس اعلامیہ میں موجود حقوق سے جسمانی معذور افراد، ان کے خاندان اور کمیونٹی کو مکمل آگاہ رکھا جانا چاہئے۔

2433 واں مکمل اجلاس 9 دسمبر 1975ء۔5

دماغی معذور افراد کے حقوق سے متعلق اعلامیہ (1971)

اعلیٰ معیار زندگی کو فروغ دینے، مکمل روزگار اور معاشی و سماجی ترقی کے لئے ادارہ کے ساتھ تعاون کے ذریعہ مشترکہ اور علیحدہ علیحدہ اقدامات کرنے اقدام متحدہ کے منشور کے تحت رکن ممالک کی جانب سے کیے گئے عہد کو ذہن میں تازہ رکھتے ہوئے، انسانی حقوق اور بنیادی آزادی اور امن کے اصولوں، انسانی شخصیت کے عزت ووقار اور سماجی انصاف میں اس یقین کی یاددہانی کرتے ہوئے جس کا منشور میں اعلان کیا گیا ہے۔6 انسانی حقوق کا اعلامیہ، انسانی حقوق کے بین الاقوامی کنونشن، حقوق اطفال سے متعلق اعلامیہ اور اسی طرح عالمی تنظیم محنت (آئی ایل او)، عالمی ادارہ برائے تعلیم وثقافت (یواین ای ایس اینڈ سی او)، عالمی تنظیم صحت (ڈبلیو ایچ او)، اقوام متحدہ فنڈ

برائے اطفال اور دیگر متعلقہ تنظیموں کے دستا تیز' کنونشنس' سفارشات اور قراردادوں میں سماجی پیشرفت کے لئے متعین معیارات کے اصولوں کو یاد کرتے ہوئے' اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سماجی پیشرفت وترقی کے اعلامیہ میں جسمانی و دماغی طور پر صلاحیتوں کے افراد کی بہبود اور بازآبادکاری کو یقینی بنانے اور ان کے حقوق کے تحفظ کی ضرورت کا اعلان کیا گیا ہے' دماغی معذور افراد کو مختلف شعبوں میں سرگرمیاں انجام دینے ان کی صلاحیتوں میں اضافے اور معمول کی زندگی گزارنے میں جس قدر ممکن ہو ان کی شخصیت کو فروغ دینے درکار مدد کی ضرورت کو ذہن میں رکھتے ہوئے' یہ ادراک رکھتے ہوئے کہ کئی ممالک اپنی ترقی کے موجودہ مرحلہ میں اس مقصد کے حصول کے لئے صرف محدود مساعی کرسکتے ہیں' دماغی معذور افراد کے حقوق سے متعلق یہ اعلامیہ بتاتا ہے اور اس بات کو یقینی بنانے قومی اور بین الاقوامی اقدامات کا مطالبہ کرتا ہے کہ اس عہد کو حسب ذیل حقوق کے تحفظ کے لئے ایک مشترکہ بنیاد اور اصول کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔7

1. دماغی معذور شخص جس قدر ممکن ہو دیگر عام انسانوں کی طرح کے حقوق کا مستحق ہے۔

2. دماغی معذور شخص مناسب طبی نگہداشت اور جسمانی علاج و معالجہ اور اعلیٰ تعلیم' تربیت' بازآبادکاراور رہنمائی کا حق رکھتا ہے کہ اسے اپنی صلاحیتوں اور ممکنہ قوت میں اضافہ کا اہل بنائے۔

3. دماغی معذور شخص کو معاشی تحفظ اور ایک باوقار معیاری زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ اسے اپنی صلاحیتوں کا ممکنہ حد تک استعمال کرتے ہوئے تعمیری کام کی انجام دہی یا دیگر کسی بھی بامقصد پیشہ کی سرگرمیوں میں خود کو مصروف رکھنے کا حق حاصل ہے۔

4. جب بھی ممکن ہو' دماغی معذور شخص اپنے خاندان کے ساتھ یا سرپرست والدین کے ساتھ رہے گا اور سماجی زندگی کی مختلف سرگرمیوں میں حصہ لے گا۔ جس خاندان کے ساتھ وہ رہتا ہے اسے مدد ملنی چاہئے۔ اگر کسی ادارے میں نگہداشت ناگزیر ہو تو اسے ممکنہ حد تک وہ ماحول اور دیگر حالات فراہم کرنا ہوگا جو معمول کی زندگی گزارنے والوں کو میسر ہوتے ہیں۔

5. دماغی معذور شخص اس کی ذات اور مفادات کے تحفظ کی ضرورت لاحق ہونے پر ایک اہل سرپرست پانے کا

مستحق ہے۔

6. دماغی معذور افراد کو ہر قسم کے استحصال، تمام پابندیوں اور کسی امتیازی، توہین آمیز یا کمتر نوعیت کے سلوک سے تحفظ دینا ہوگا۔ اگر ایسے افراد کے خلاف کسی قسم کی عدالتی چارہ جوئی کی جائے تو ان کے دماغی عدم توزن کی صورتحال کا پورا لحاظ کرتے ہوئے قانونی کارروائی کی جانی چاہیئے۔

7. جب بھی دماغی معذور افراد اپنی معذوری کی سنگینی کے سبب اپنے حقوق سے با مقصد طریقہ سے استفادہ کی اہلیت کھو بیٹھیں یا ان تمام یا ان میں سے بعض حقوق کی رسائی روکنا یا اس میں کمی ناگزیر ہو جائے تو حقوق کی ادائی پر روک یا پابندی کے لئے اختیار کیے جانے والے طریقہ کار میں لازماً ہر قسم کی بدسلوکی سے مناسب قانونی تحفظ دینا ہوگا۔ یہ طریقہ کار قابل ماہرین کی جانب سے دماغی معذور افراد کی سماجی اہلیت کے تجزیہ کی بنیاد پر ہونا چاہیئے اور اس کا متعین دورانیہ کے ساتھ جائزہ لیا جانا چاہیئے اور اعلیٰ حکام کو اپیل کرنے کا حق حاصل رہے۔

8 1971 2027 واں مکمل اجلاس 20 دسمبر

اقوام متحدہ کنونشن حقوق برائے معذورین 2006ء

معذورین کی زندگی، وقار اور حقوق کے متعلق بین الاقوامی سطح پر کنونشن برائے حقوق معذورین 2006ء میں منعقد کیا گیا۔ جو کہ معذوری سے متعلقہ پہلا انسانی حقوق کمیشن ہے۔ اس اجلاس میں معذورین کے مختلف امور مدنظر انسانی حقوق کے پیرایے میں اعلامیہ کو جاری کیا گیا ہے۔ کنونشن میں معذورین کے لئے سماجی، معاشی، ثقافتی اور انسانی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔

کنونشن برائے معذورین کے مشترکہ بنیاد اور اصول کچھ اس طرح ہیں:

1. معذورین کو ہر قسم کے استحصال، غیر امتیازی سلوک، توہین آمیز کمتر نوعیت کے سلوک سے تحفظ دینا ہوگا۔
2. معذوری سے متاثرہ خواتین کے لئے تعلیم، بااختیاری کو انسانی حقوق کے بارے میں فوقیت دی جائے۔
3. بچے چونکہ ملک کا اثاثہ ہوتے ہیں لہٰذا معذور بچوں کا تحفظ بھی مملکت کے ذمہ ہوگا۔ ان کی عمر کے لحاظ سے ضروری سہولیات فراہم کی جائیں۔
4. معذورین کو معاشی اور سماجی تحفظ اور ایک باوقار زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔ ایسے میں صلاحیتوں کے

مطابق روزگار کے مواقع فراہم کریں۔

5. معذورین سے متعلقہ امور کے متعلق معاشرہ میں شعور بیداری کی مہم کے اقدامات کرے۔

6. عوامی مقامات تک رسائی کے لئے خدمات فراہم کی جائیں۔9

وزارت قانون اور انصاف حکومت ہند

Government of India Ministry of Social Justice and Empowerment-

وزارت قانون اور انصاف حکومت ہند کا سب سے قدیم عضو ہے جس کو 1833ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے تشکیل دیا تھا۔ آزادی کے بعد 1950 میں ہندوستان کا آئین نافذ ہوا اور قانون سازی کا مکمل اختیار ہندوستان کی پارلیمنٹ کو دیا گیا۔ سال 86-1985 کے دوران سابقہ وزارت بہبود کو خواتین اور بچوں کی ترقی کے اور محکمہ بہبود میں تقسیم کر دیا گیا تھا اور فلاح و بہبود کی خطر کئی دیگر وزارتیں تشکیل دی گئیں۔اس کے بعد وزارت کا نام 1998 مئی میں سماجی انصاف اور با اختیار بنانے میں تبدیل کر دیا گیا۔10

اگر چہ آئین کے ساتویں شیڈول میں ریاستی فہرست میں ''معذوری'' کے اعداد و شمار کا موضوع ہے حکومت ہند ہمیشہ معذورین کے شعبے میں سرگرم رہی ہے۔معذوریوں سے متعلقہ قومی ادارہ جات (NIs) کو چلا رہی ہے اور بیس کمپوٹ ریجنل سنٹرس (CRCs) بھی کام کر رہے ہیں جو معذور افراد کے لئے باز آباد کاری کی خدمات پہنچاتی ہیں۔ معذور افراد کے لئے کورسیز (Courses) چلانے کے ساتھ ساتھ معاشی طور پر امداد طور قرض یعنی (NHFDC) کے ذریعہ فراہم کی جا رہی ہے۔11

اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے (i) ایشیائی اور بحر الکاہل کے خطے میں معذور افراد کی مکمل شرکت اور مساوات کا اعلان 1992ء جو بیجنگ میں اپنایا گیا اور (ii) اقوام متحدہ کے حقوق کے کنونشن معذور افراد (UNICRID) جو 2008ء میں نافذ ہوا تھا ان کا احاطہ کرتے ہوئے مرکزی حکومت نے معذورین کے موضوع میں ریاستوں کی ذمہ داری کی جانب توجہ دی۔مرکزی سطح پر معذوری کی صرف ایک بیورو کی طرف سے دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔ جو کہ ناکافی ہے کیونکہ وزارت کا زیادہ تر وقت اور توانائی صرف وزارت اپنی اسکیموں کو نافذ

کرنے میں صرف ہوتی ہے۔ان کے اخراجات اور جسمانی اہداف کو پورا کرنے اور معذور افراد کو با اختیار بنانے کے لئے قومی ایوارڈس جیسی سالانہ سرگرمیوں کا اہتمام کرنا۔12

مندرجہ بالا پس منظر میں گیارہویں پانچ سالہ منصوبہ میں کہا گیا کہ ''سماجی انصاف اور با اختیار بنانے کی وزارت کے ''معذور ڈویژن'' کو ایک علیحدہ محکمہ میں تبدیل کر کے (مضبوط) مستحکم کیا جائے گا تاکہ یہ دیگر تمام متعلقہ وزارتوں/محکموں کے ساتھ موثر طریقے سے رابطہ کر سکے اور معذورین کے تئیں اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکے''۔

''معذوری'' کے موضوع کی وسعت اور نوعیت کو UNCRPD کی روشنی میں دیکھتے ہوئے وزارت کے موجودہ ڈھانچہ نا کافی محسوس کرتے ہوئے اس میں موجود معذوری بیورو کو اپ گریڈ (Upgrade) کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔ لہٰذا 3 جنوری 2012 میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں مرکزی حکومت نے علیحدہ وزارت برائے معذورین بنانے کا اعلان کیا۔وزارت کی تقسیم کے بعد دو محکمہ جات 5 جولائی 2012 علیحدہ طور پر قائم کی گئی ہے۔

(i) سماجی انصاف اور با اختیاری کا محکمہ۔

(ii) معذورین کے امور کا محکمہ (دیوبجگن)۔13

معذورین کے امور کا محکمہ (دیوبجگن)

Department of Empowerment of persons with Disabilities (Divyangjan)

سماجی انصاف اور با اختیاری کی وزارت کے تحت معذور افراد کو با اختیار بنانے کا محکمہ (دیویانجگن) مئی 2012ء میں قائم کیا گیا تھا۔جس کا مقصد معذور افراد کو با اختیار بنانے اوران کی شمولیت کے لئے سہولیات فراہم کرتا تھا۔اور معذور افراد کے تمام ترقیاتی ایجنڈہ کی دیکھ بھال کے ئے ایک نوڈل ایجنسی کے طور پر کام کرتا ہے۔ معذور افراد کو با اختیار بنانا ایک بین الضابطہ عمل ہے جس میں مختلف پہلوؤں یعنی روک تھام، جلد پتہ لگانے، مداخلت، تعلیم، صحت، پیشہ ورانہ تربیت، بحالی اور سماجی انضمام کا احاطہ کیا جاتا ہے۔14

محکمہ کا وژن اور مشن حکمت عملی حسب ذیل ہیں:

وژن Vision

ایک جامع معاشرے کی تشکیل جس میں معذور افراد کی نشو ونما اور ترقی کے لئے یکساں مواقع فراہم کئے جائیں تاکہ معذورین محفوظ اور باوقار زندگی گزار سکیں۔

مشن Mission

معذور افراد کو اس کے مختلف قوانین، اداروں، تنظیموں اور بحالی کے لئے اسکیموں کے ذریعہ بااختیار بنانا اور ایک ایسا قابل قبول ماحول بنانا ہے جہاں معذورین کو مساوی مواقع فراہم کئے جائیں۔ حقوق کا تحفظ کیا جا سکے اور معذورین معاشرے کے آزاد اور پیداواری اراکین کے طور پر حصہ لینے کے قابل بن سکیں۔15

وزارت سماجی انصاف وتفویض اختیارات

وزارت فلاح و بہبود کو تین مخصوص شعبوں کو باہم مربوط کرتے ہوئے قائم کیا گیا ہے۔

(1) بہبودی برائے اس سی رایس ٹی۔او بی سی

(2) بہبودی برائے معذورین، خواتین واپاہج افراد اور

(3) نظم ونسق برائے وقف

یہ وزارت ایک نگرانکار ایجنسی ہے اور اس کا بیشتر کام عملی یونٹوں اور قومی کمیشنوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے جو ہدفی گروپوں سے باہمی تعاون، تربیت اور سہولیات بہم پہنچانے کے نشانہ کی تکمیل کرتی ہے۔(1) دونوں محکمے وزارت کی ترجیحات کی تشریح کرتے ہیں۔(2) سات ادارہ جات تربیت دیتے اور آسرا گھر فراہم کرتے ہیں۔ (3) چھ بیورو انتظامی ایجنسیوں کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔(4) پانچ کمیشنس اور تین خودمختار ادارے پالیسی امور کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور (5) پانچ عوامی شعبہ کے ادارہ جات ترقی کے لئے مالیات اور سہولیات کا انتظام کرتے ہیں۔ چونکہ عوامی بہبود کی حکومت کی ذمہ داری میں اضافہ ہوگیا ہے، وزارت نے پالیسی سازی اور عملی حیثیت سے پالیسی کی نگرانی کے لئے مختلف النوع عملہ اور متعلقہ ادارے قائم کئے ہیں۔16 ریاستوں کے ان کے

متعلقہ متوازی ادارے ہیں اور سرگرمیوں کے خلط ملط ہونے کا ادارک کرنے کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کا سماجی بہبود نظم ونسق کمزوروں، خواتین اور محروم طبقات کے لئے متعدد اسکیمات اور پراجیکٹس پیش کرتا ہے۔ ان میں سے بیشتر کمیشن بیوروز، ادارہ جات اور کارپوریشنس اپنے متعلقہ شعبوں میں کام کرتے ہیں اور ان کے لئے امداد، گرانٹس اور اسپانسر کردہ پراجیکٹس حاصل کرتے ہیں جن کا وہ اپنے طور پر انتظام چلاتے ہیں۔ عملی یونٹوں کی خود مختاری اس حقیقت کے پیش نظر بڑھ گئی کہ وزارت کے دونوں محکمہ جات دہلی یا ریاستی دارالحکومتوں میں فاصلہ پر واقع ہیں۔ مرکزی سماجی بہبود بورڈ اور قومی کمیشنس کا انتظامی باہمی تعاون اور اسکیمات وعملی پراجیکٹس کی نگرانی سے راست تعلق ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ پالیسی سازی کا عمل بھی بورڈ اور کمیشنوں کی جانب سے انجام دیا جاتا ہے۔ بیورو اور ادارہ جات ابتدائی طور پر سماجی بہبود کے میدان میں پالیسی کے قابل عمل پہلوؤں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ 17

معذورین کی فلاح و بہبود کو معذورین کو ہم راست طور پر جاننے کے لئے ہندوستان میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی جانب سے مختلف سطحوں پر کام دیکھا جارہا ہے۔ مرکزی سطح پر قومی ادارہ جات حکومت ہند کی جانب سے چلائے جارہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ریاستی سطح پر مرکزی قوانین کی روشنی میں ریاستی محکمہ جات اور کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مرکزی سطح کے ادارہ جات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

وزارت برائے معذورین (دیونجکن) کے تحت مرکزی سطح پر قائم کئے گئے ادارہ جات:

1. علی یاور جنگ قومی ادارہ برائے سماعتی رگویائی سے محروم معذورین (نئی دہلی)

(Ali Yavar Jung National Institute for the Speech and Hearing Disabilities)

2. قومی ادارہ برائے بصری معذورین کی بااختیاری (دہرادون)

(National Institute for Empower persons with visually disabled)

3. قومی ادارہ برائے حرکیاتی معذورین (کولکتہ)

(National Institute for Orthopedically Disabilities)

4. قومی ادارہ برائے ذہنی معذورین (سکندرآباد)

(National Institute for the Empowerment of Persons with Intellectural Disabilities)

5. دین دیال قومی ادارہ برائے معذور افراد (دیوجگن)

(Pt. Deen Dayal Upadhyaya National Institute for persons with Physical Disabilities)

6. قومی مالیاتی ترقی کارپوریشن برائے معذورین

(National Handicapped Finance and Development Corporation (NHFDC)

مرکزی سطح کے ادارہ جات کی تفصیل کچھ اس طرح ہیں۔

علی یاور جنگ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسپیچ اینڈ ہیرنگ ڈس ایبلٹیز (دیویانجن) ممبئی

AYJNIHH اس ادارہ کا قیام 9 اگست 1983ء میں سوسائٹی ایکٹ رجسٹریشن 1860ء کے تحت عمل میں لایا گیا۔ یہ معذور افراد (دیویانجن) حکومت ہند نئی دہلی کے محکمہ کے تحت ایک خودمختار ادارہ ہے۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد افرادی طاقت، تحقیق صحت اور تھراپی کی خدمات کو سماعتی معذورین تک بہم پہنچانا ہے۔18

انسٹی ٹیوٹ (ادارہ) کے علاقائی مراکز کولکتہ (1984)، نئی دہلی (1986)، سکندرآباد (1986) اور بھوبنیشور (1986 حکومت اڑیسہ کے تعاون) سے قائم کئے گئے یہ ایسے مراکز ہیں جن کا مقصد افرادی قوت کی ترقی اور خدمات کے حوالے سے مقامی اور علاقائی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ نئی دہلی کے علاقائی ادارہ کو 2015 میں نوئیڈا (Noida) اور بھونیشور کے علاقائی مرکز کو 2008 جانلا (Janla) منتقل کر دیا گیا ہے۔

سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کی وزارت حکومت نے (DDRCs) ایک پروگرام کے تحت سال 2000 میں (GPY گرامین پنراسن یوجنا) بنائی جس کا مقصد......افراد کو مکمل بحالی فراہم کر رہا ہے۔ جس میں سماعت اور بصارت، جسمانی اور ذہنی معذور کے لئے الاٹ کئے گئے۔ AYJNISHD میں DDRCs اس پروگرام کے تحت 24 DDRC کامیاب طور پر قیام کیے اور تین سال چلانے کے بعد ریاستی حکومتوں/ضلع انتظامیہ/NGO کو سونپے جاتے ہیں۔19

AYJNIHD ادارے کے مقاصد

(1) افرادی قوت کی ترقی۔

(2) تحقیق۔

(3) تعلیمی پروگرامس۔

(4) خدمات کی سہولیات۔

(5) کمیونٹی پروگرام۔

(6) مادی قوت۔

(7) معلومات اور دستاویزات۔20؎

(1) افرادی قوت کی ترقی۔

سماعت سے محروم افراد کی بحالی کے لئے مختلف پہلوؤں سے نمٹنے کے لئے کی PG, UG سطح کے پروگرامس پیش کئے جارہے ہیں۔

(2) تحقیق

شناخت، مداخلت، تعلیمی نقطہ نظر، علاج کے طریقہ کار، سماعت سے محروم افراد کے لئے ملازمتوں اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے شعبوں میں تحقیق کی گئی ہے۔

(3) سماعت سے محروم افراد کے لئے موجودہ اسکول کا مطالعہ کرتے ہوئے، نصاب کی پیروی، طریقہ تدریس وغیرہ اور موجودہ تعلیمی سہولیات کو بہتر بنانے اور ضرورت کے لحاظ سے نئی حکمت عملی تیار کرنے کے ذریعہ ان کی تکمیل یا مضبوطی کے ذریعہ نئے اقدامات جیسے کہ ناخواندہ رترک تعلیم کرنے والوں کے لیے اوپن اسکول، ماڈل سرگرمی کے طور پر منعقد کیا جارہا ہے۔

(4) خدمات کی سہولیات

ابتدائی شناخت اور بحالی کے طریقہ کار کے لیے حکمت عملی پیشہ ورانہ تربیت اور ملازمت کی جگہ وغیرہ پر

فلمیں اور آڈیو ویژول تیار کئے جا رہے ہیں۔

(5) کمیونٹی پروگرام:

شناخت اور مداخلت' گھریلو تربیت خط و کتابت کی تربیت اور ٹیلی۔بحالی کی خدمات بھی پیش کی جا رہی ہیں اور ابھرتی ہوئی ضروریات کے مطابق تیار کی جا رہی ہیں۔

(6) مادی ترقی

تعلیم کے لئے درکار سہولیات جیسے تدریسی آلات آڈیو ویژول وغیرہ۔عوامی آگاہی اور کمیونٹی کی تعلیم' سماعت سے محروم بالغ افراد کے لئے خواندگی کے پروگرامس' والدین کی مشاورت اور رضا کارانہ تنظیموں کو مضبوط بنانے کے لئے پروگرامس شامل ہیں۔

(7) معلومات اور دستاویزات

سماعت' تقریر اور متعلقہ ٹکنالوجی کی سائنس میں تازہ ترین معلومات اور پیش رفت کو دستاویزی اور بڑھاوا دیا جا رہا ہے۔

حکومت ہند کی وزارت برائے سماجی انصاف اور بااختیار نے بھوپال میں (CRC) کمپوزٹ ریجنل سنٹر ایک سروس ماڈل کو شروع کیا جس کا قیام 14 اگست 2000 میں عمل میں آیا۔ یہ مرکز فروری 2006 سے AYJNIHD کے انتظامی کنٹرول کے تحت کام کر رہا ہے۔اسی طرح احمد آباد' گجرات میں بھی 16 اگست 2011 میں CRC قائم کئے گئے جو کہ AYJNIHD کے تحت کام کررہے ہیں۔ناگپور (2020) میں بھی کسی طرز کے ادارہ کا قیام ہوا AYJNIHD کے کنٹرول میں کام کررہا ہے۔[21]

قومی ادارہ برائے نابینا معذورین (دہرادون)

قومی ادارہ برائے بصری معذورین کی بااختیاری

(National Institute for Empower persons with visually disabled)

معذور افراد کے بااختیار بنانے کے لئے قائم کردہ انتظامی کنٹرول' سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کی

وزارت حکومت ہند نے یہ قائم کیا گیا۔ یہ ادارہ نہایت ہی تاریخی نوعیت کا حامل ہے۔ 1943 میں بحالی خدمات بصری معذورین کو فراہم کرنے کے مقصد سے St. Distin Hostel کے طور پر شروع کیا تھا۔ دوسری جنگ عظیم میں نابینا فوجیوں اور ملاحوں کو 1950 حکومت ہند کے تحت رکھا گیا۔ اور وزارت تعلیم کے سپرد کیا گیا۔ نابینا افراد کی بحالی کے لئے جامع خدمات تیار کرنے کی ذمہ داری اور حکومت نے نابینا افراد کے لئے دوبارہ انضمام کو یقینی بنانے کے لئے بالغ نابینا افراد کے لئے تربیتی مراکز قائم کئے۔ 22

1951ء میں حکومت نے سنٹرل بریل پریس (CBP) '1952 میں بریل آلات کی تیاری کے لئے منعقد کیے۔ 1954 میں شیلٹر ورکشاپ' 1957 میں بالغ نابینا خواتین کے لئے تربیتی مراکز قائم کئے۔ 1959 میں بصارت سے محروم افراد کے لئے ماڈل اسکول اور 1963 میں نیشنل لائبریری فار دی پرنٹ ہینڈیکیپڈ (NLPH) قائم کی گئی۔ 1967ء میں ان تمام اکائیوں کو یکجا کرتے ہوئے حکومت نے نیشنل ادارہ قائم کیا جو کہ مرکز برائے نابینا (NCB) کہلایا۔ NCB کو فروغ دیتے ہوئے 1979 میں بصارت سے محروم افراد NIVH کے نام سے موسوم کیا گیا۔ 23

سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت خود مختار ادارہ کا درجہ حاصل کرلیا۔ 1982 اکتوبر سے درجہ حاصل کرتے ہوئے کامیابی سے کام کررہا ہے۔

دی نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار دی امپاورمنٹ آف پرسنز آف دی ڈی (دیویانجگن) بصری معذوری کے شعبے میں ایک اہم ادارہ ہے جو حکومت ہند کے تحت کام کرتا ہے۔ یہ ادارہ حقوق کو فروغ دینے کے لئے پرعزم ہے۔ اس قابل تعریف مقصد کے حصول کے لئے ادارہ بصری معذورین کو معیاری تعلیم' پیشہ ورانہ تربیت اور بحالی کی خدمات فراہم کرنے کے لئے تربیت یافتہ افرادی قوت تیار کرتی ہے۔ 24

اہداف اور مقاصد: قومی ادارہ برائے نابینا معذورین (دہرادون) کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہیں:

☆ تحقیق کا انعقاد کرنا' سبسیڈی مہیا کرنا' NGO اور تحقیقی تنظیموں کو فروغ دینا۔

☆ خصوصی آلات / یا موزوں جراحی موثر تشخیص کا باعث بنتا ہے۔

☆ تربیت افراد کے ذریعہ خصوصی پیشہ ورانہ تربیت بشمول اساتذہ ملازمت کے افسران' ماہر نفسیات' پیشہ ورانہ مشیر اور نوعیت کے دیگر اہل عہدیداروں کو شامل کیا جاتا ہے۔

☆ مقاصد کے حصول کے مختلف محکموں اور اکائیوں کے ذریعہ کام کو انجام دیا جارہا ہے۔25؎

قومی ادارہ برائے حرکیاتی معذورین (کولکتہ)

(National Institute for Orthopedically Disabled)

قومی ادارہ برائے حرکیاتی معذورین (دیونجگن) حرکیاتی معذورین کے شعبے میں ایک اعلیٰ تنظیم ہے جو 1860 سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ کے ذریعہ عمل میں لائی گئی اور 1978 سے سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کی وزارت' حکومت ہند کے تحت ایک خودمختار ادارہ کے دور پر خدمات انجام دے رہا ہے۔26؎ یہ شہر کولکتہ میں واقع ہے اور اپنی خدمات کو پورے ملک میں پہنچارہا ہے۔27؎

مقاصد

☆ حرکیاتی معذور افراد کو خدمات فراہم کرنے کے لئے انسانی وسائل (افرادی قوت) کو تیار کرنا۔

☆ فزیوتھراپسٹ' پیشہ ورانہ معالج' آرتھوٹسٹ اور پروسٹیٹ Employment and Placement اور ووکیشنل کونسلر وغیرہ کی تربیت دینا۔

☆ حرکیاتی معذورین کی بحالی کے مقصد سے سرجری امداد اور آلات مہیا کرنا۔

☆ ایڈز (Aids) اور آلات کو معیاری بنانا اور ان کی تیاری اور تقسیم کو فروغ دینا۔

☆ ریاستی حکومتوں اور رضا کارانہ ایجنسیوں کو مشاورت فراہم کرنا شامل ہے۔

☆ حرکیاتی معذوری اور بحالی کے شعبے میں ایک اعلیٰ دستاویزات اور معلوماتی مرکز کے طور پر کام کررہا ہے۔28؎

National Institute for the Empowerment of (Persons
:with Intellectural Disabilities)

یہ ادارہ سال 1984ء میں سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت عمل میں لایا گیا۔ معذور افراد کو

بااختیار بنانے کے محکمہ کے انتظامی کنٹرول کے تحت ایک خودمختار ادارہ ہے۔29 قومی ادارہ برائے ذہنی معذورین سکندرآباد میں قائم کیا گیا نئی وزارت برائے معذورین (دیونجگن) کے عمل میں آنے بعد اس ادارہ کے نام کو تبدیل کرکے National Institute for the Empowerment of Persons with Intellectual Disabilities (NIEPID) کردیا گیا ہے۔ NIEPID کے تین علاقائی مراکز نوئیڈا رنئی دہلی کولکتہ اور ممبئی میں واقع ہیں۔ یہ ادارہ ذہنی معذورین کو بااختیار بنانے کے لئے صلاحیتوں کو فروغ دینے میں اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چونکہ دانشورانہ معذوری والے ہر شخص کا معیار زندگی ملک کے دیگر شہریوں کے برابر ہے اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ حد تک آزادانہ طور پر زندگی گزار سکتے ہیں اور مسلسل پیشہ ورانہ کوششوں کے ذریعہ قومی ادارہ برائے ذہنی معذوری والے افراد کو بااختیار بنانے کے لئے دماغی معذوروں کے لئے سابقہ قومی ادارہ ذہنی معذوری والے افراد (دیوانجگن) کو جدترین بحالی مداخلت یعنی تعلیمی سطح تک رسائی حاصل کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ علاج، پیشہ ورانہ روزگار، تفریح اور سماجی سرگرمیاں، کھیل کود، ثقافتی پروگرام اور مکمل شرکت کو یقینی بنانے کی سرگرمیاں شامل ہیں۔30

NIEPID کے مقاصد:

- ☆ انسانی وسائل کی ترقی۔
- ☆ تحقیق وترقی۔
- ☆ دیکھ بھال اور بحالی کے ماڈلز کی ترقی۔
- ☆ دستاویزی اور تقسیم۔
- ☆ رضاکارانہ تنظیموں کے لیے مشاورتی خدمات۔
- ☆ کمیونٹی کی بنیاد پر بحالی۔
- ☆ توسیع اور آؤٹ ریچ پروگرام۔

اس ادارہ نے بہترین نتائج کے حصول کے لئے ابتدائی مداخلت، بحالی نفسیات، خصوصی تعلیم اور معذوری

کی بحالی کی جیسے جدید ساختی تربیتی کورسس تیار کیے اور متعارف کروائے ہیں۔ فی الحال یہ ادارہ 5 سرٹیفیکٹ کورس، 3 ڈپلومہ کورسس اور M.Ed Spl. Ed اور 1 ماسٹر کورس (PGDEI) پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ (B.Ed Spl Ed)، 1 گریجویٹ کورس کامیابی کے ساتھ چلا رہا ہے۔

یہ ادارہ معروف و مشہور رضا کارانہ تنظیموں اور والدین کی انجمنوں کے ساتھ شراکت کے ذریعہ بین الاقوامی اور قومی سطح کی کانفرنس رسمینارز اور ورکشاپ کا انعقاد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ والدین کی تنظیموں کا قومی اجلاس اور قومی سطح کی ورکشاپ بھی منعقد کرتا ہے۔ دانشورانہ معذوری والے افراد (دیونجگن) کی بحالی کے لئے خدمات کو بنیادی سطح پر ہی پیش کیا جانا چاہیے۔

ادارہ اپنے کام کے ہر پہلو میں معیار پر توجہ مرکوز کرتا ہے تاکہ ذہنی معذوری والے افراد (دیونجگن) کی زندگیوں میں مساوات اور وقار لایا جاسکے۔ 31

دین دیال اپادھیائے قومی ادارہ برائے جسمانی معذور افراد (دیونجگن):

حکومت ہند کے انتظامی اور مالیاتی کنٹرول کے تحت یہ ایک خودمختار ادارہ ہے یہ ادارہ جو پہلے ادارہ برائے جسمانی طور پر معذور کے نام سے موسوم تھا، یہ ایک غیر سرکاری تنظیم کے طور پر 1960 میں سوسائٹی برائے معذور اور معذورین کے لیے قائم کیا تھا۔ دیگر ادارہ جات کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے یہ حکومت کے دائرہ حدود میں شامل کیا گیا۔ 22 رمئی 1973 میں حکومت ہند وزارت برائے سماجی انصاف بااختیاری کے تحت نئی دہلی میں قائم کیا گیا۔ 2016ء میں اس ادارہ کا نام تبدیل کر کے پنڈت دین دیال اپادھیائے قومی ادارہ برائے جسمانی معذوری والے افراد (دیونجگن) (PDUIPH) کر دیا گیا۔ 32

مقاصد

☆ ہاتھ پیر سے معذور افراد کے لئے تربیت اور مصنوعی اعضاء جیسے وہیل چیئر، لکڑی کی بیساکھی وغیر کا انتظام کرنا۔

☆ فزیکل تھراپی، اکویشنل تھیراپی اور سپیچ تھیراپی کے مریضوں کی طبی خدمات فراہم کرنا۔

☆ NGO کی مدد سے دودراز علاقوں میں رہنے والے معاشی طور پر کمزور معذور افراد کے لئے اوٹ ریچ کیمپ کا انعقاد کرنا وغیرہ شامل ہے۔

قومی معاشی اور ترقیاتی کارپوریشن برائے معذورین (NHFDC):

یہ ادارہ سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کی وزارت حکومت ہند نے 24/جنوری 1997 کو قائم کیا تھا۔ کمپنی کمپنیز ایکٹ 1956ء کے سیکشن 23 کے تحت ایک کمپنی کے طور پر رجسٹرڈ ہے جو کہ منافع کے لئے نہیں ہے۔ یہ مکمل طور پر حکومت ہند کی ملکیت ہے۔ اس کا مجاز شیئر کیپٹل روپے ہے۔ کمپنی کا انتظام حکومت ہند کے نامز کردہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

☆ NHFDC کے نامزد کردہ ریاستی Channelising Agencies (SCAs) کے ذریعہ فنڈ فراہم کرنے کے لئے ایک اعلیٰ ادارے کے طور پر کام کرتا ہے۔34

مقاصد

☆ معذور افراد کو خود مختار روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔

☆ معذور افراد کو قرض مہیا کرنا تاکہ وہ اپنے ہنر کے مطابق کاروبار کر سکیں۔

☆ معذورین کو حصول تعلیم کے لئے قرض فراہم کرنا۔

☆ خود روزگار اور معذورین کو مارکٹنگ (تشہیر) کی سہولتیں مہیا کرنا شامل ہے۔35

مرکزی ادارہ جات کا تنقیدی جائزہ

اس باب میں جن قومی اداروں کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں اس مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ معذور افراد کی فلاح اور وقار کو بحال کرنے کے لئے قوانین کے دائرہ میں رہ کر ادارہ جات نہایت بہترین خدمات پہنچانے میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ معذوری دراصل ایک اصطلاح کے جس کے جامع میں مختلف معذوریاں شامل ہیں اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے قومی سطح پر معذوری کی مناسبت سے ادارہ جات کو تشکیل دیا

گیا ہے۔حالانکہ یہ ایک مثبت پہلو ہے باوجوداس کے قومی سطح کے اداروں کا کسی ایک ریاست میں مختص ہونا اس ادارہ کی کارکردگی کو متاثر کررہا ہے۔

حکومت ہند نے ایک علیحدہ وزارت برائے معذورین (دیوانجگن) تشکیل دی ہے تا کہ معذورافراد تک رسائی کے لئے آزادانہ طور پر خودمختاری سے کام کیا جاسکے۔

ادارہ جات کے متعلق مطالعہ کے دوران حاصل کردہ چند اہم نکات کچھ اس طرح ہیں:

☆ قومی ادارہ برائے علی یاور جنگ سماعتی اور گویائی معذورافراد ایک ایسا ادارہ ہے جو کہ سماعتی اور گویائی سے محروم افراد کے لئے ممکنہ حدتک تعلیمی اور تربیتی پروگرامس کی خدمات انجام دے رہا ہے۔قومی سطح کا یہ ادارہ کولکتہ میں قائم کیا گیا۔اس کی تین شاخیں نئی دہلی' سکندرآباد اور بھونیشور میں قائم کی گئیں مزید ادارہ کی سرگرمی کو فروغ دینے کے لئے 24 DDRC بھی قائم کیے گئے۔غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) سے بھی اشتراک کرتے ہوئے سماعتی اور گویائی سے محروم افراد کو سماج کے دھارے سے جوڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔اس کے علاوہ ویب سائٹ پر مکمل معلومات فلاحی اسکیمات اور پروگرامس متعلق بتائی جاتی ہے۔ان تمام حکمت عملیوں کو اپنانے کے باوجود بھی اس ادارہ کی سرگرمی مکمل طور پر ناممکن ہے۔کیونکہ اس ادارہ سے تعلیم یافتہ لوگ بہتر طور پر مستفید ہوسکتے ہیں۔اور وہ طبقہ جو دوردراز کے مقامات میں رہتے ہیں غیر تعلیم یافتہ ہے ان سہولیات سے محروم ہوتے ہیں۔

☆ بصارت سے معذورافراد کی فلاح بھی حکومت اور اداروں کے لئے ایک اہم تصور ہے کیونکہ وہ افراد جو بصارت سے محروم ہوتے ہیں وہ بڑی حدتک دوسروں پر منحصر ہوتے ہیں۔ایسے میں ان کی فلاح اور خوداعتمادی اہم مسئلہ بن جاتا ہے قومی ادارہ برائے بصری معذورین کی بااختیاری اس ضمن میں خدمات انجام دے رہی ہے۔علاقائی حکومتوں اور NGOs کے ذریعہ خدمات پہنچائی جارہی ہے۔اس ادارے کے ذریعہ بصری معذورین کے لئے تربیتی اور تعلیمی پروگرامس اور بریلی کی کتابیں اور مواد تک رسائی کو یقینی بنایا جارہا ہے۔اور ساتھ ہی ساتھ نفسیاتی ماہرین کے ذریعہ بصری معذورین میں خوداعتمادی کو فروغ دیا جارہا ہے اس ادارہ کی بھی تفصیلات ویب سائٹ پر موجودہ۔جس کے ذریعہ بصری معذور مستفید ہوسکتے ہیں۔لیکن قابل غور موضوع یہ ہے کہ اس ادارہ اور ویب سائٹ کی دسترس کے لئے بصری معذور خود سے پہل نہیں کرپاتے جس کی بنا پر وہ ان خدمات اور سہولیات سے محروم

ہو جاتے ہیں۔ جدید ٹکنالوجی کے ذریعہ جہاں بصری معذورین کو سافٹ ویر کی مدد سے سہولیات دی جارہی ہیں، وہیں نابینا معذورین تک ان کی رسائی ایک اہم مسئلہ ہے۔

☆ معذوری سے متاثرہ افراد میں حرکیاتی معذوری ایک ایسی قسم ہے جو کہ بظاہر معذوری کی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔حرکت کرنے سے محروم یا دوسروں پر انحصار کرتے ہوئے یہ معذور افراد زندگی گزارتے ہیں۔ معاشرہ میں یہ طبقہ نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔اس ضمن میں قومی ادارہ برائے حرکیاتی معذورین (دیونجکن) کارکرد ہے۔اس ادارہ کے ذریعہ ریاستی علاقائی سطح کے حکومت اور غیر سرکاری اداروں کے تعاون سے خدمات پہنچائی جارہی ہے۔حرکت میں دشواری جن کو طبی مدد سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ان کی مدد کی جاتی ہے۔فزیر تھیراپی، تربیت اور کونسلر کے ذریعہ ان میں اس معذوری کے تئیں موجود ڈر اور عدم اعتمادی کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ یہ خود کو مجبور اور لاچار سماج میں محسوس نہ کرے۔اس ادارہ کی تفصیلات ویب سائٹ میں موجود ہے۔اس قسم کے معذورین کے تعلیم اہم مسئلہ نہیں لیکن معاشرہ میں ان کے ساتھ ہونے والے برتاؤ اور شعور کی کمی دیکھی جاتی ہے۔

☆ قومی ادارہ برائے ذہنی معذورین یہ ادارہ 1984 سے کام کر رہا ہے جو کہ ریاست تلنگانہ کے شہر سکندرآباد میں قائم ہے۔اس ادارہ کا قیام کا بنیادی مقصد ذہنی معذورین کے وقار اور حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔اس کے ذیلی تین مراکز قائم کئے گئے۔اس کے علاوہ متعلقہ غیر سرکاری تنظیموں کے تعاون سے یہ کام کر رہا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی یہ ادارہ اپنی خدمات اور کاموں کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے ذہنی معذوری کی اصطلاح کو تبدیل کرتے ہوئے دانشورانہ معذوری کا نام دیا گیا ہے تاکہ معاشرہ ان افراد کے وقار اور آزادی کو برقرار رکھا جاسکے۔ جو کہ ایک مثبت پہلو ہے کیونکہ اس معذوری سے افراد کا اہم مسئلہ معاشرہ میں ان کی زندگی کو آسان بنانا ہے جہاں معاشرہ دیگر افراد ہر لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔اس معذوری سے متاثرہ افراد میں اکثر ذہنی معذوری کے ساتھ ساتھ جسمانی معذوری بھی متاثر کرتی ہے۔لہٰذا اس ادارے کے ذریعہ تعلیمی، تربیتی اور تحقیقی ترقی میدان میں نمایاں کام طور پر دیکھے جارہے ہیں۔ غیر سرکاری تنظیموں اور ذہنی معذوری سے متاثر افراد کے گھر والوں کے اشتراک سے ان کو بااختیار کرنے کی کاوشیں کی جارہی ہیں مخصوص تعلیم (Special Education) بھی ان کے لئے رکھی جاتی ہے

جس کے لئے مخصوص تعلیم کی پیشہ ورانہ ڈگری B.Ed Spl - M. Ed (Spl) وغیرہ رکھے گئے ہیں تا کہ اس قسم کے معذورین سے جڑنے اور ان کے اعتماد کو بحال کیا جا سکے۔ ورکشاپ اور سمینار کے ذریعہ کام کیا جا رہا ہے۔ اس ادارہ کا بنیادی مقصد ذہنی معذورین میں مساوات اور وقار کے جذبہ کو فروغ دینا ہے۔ اس ادارہ کی کاوشوں کے باوجود والدین میں عدم دلچسپی اور اس ادارہ تک رسائی ایک اہم مسئلہ ہے۔ کیونکہ معاشرہ میں اس معذوری کے بارے میں گفتگو کرنا اور ہونا معیوب تصور کرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس ادارہ کی کارکردگی کو نمایاں طور پر سماج میں رکھا جائے اور شعور کو بیدار کیا جائے۔

☆ دین دیال اپادھیائے قومی ادارہ برائے جسمانی معذورین جو کہ برائے قومی ادارہ برائے جسمانی معذورین کا نیا نام ہے۔ دراصل یہ ادارہ بہ حیثیت ایک غیر سرکاری تنظیم شروع ہوا اس ادارہ کی کارکردگی اور خدمات کو دیکھتے ہوئے حکومت کے دائرۂ کار میں قومی ادارہ کے طور پر ابھرا ہے۔ جو کہ قابل تعریف پہلو ہے اس ادارہ کے ذریعہ ہاتھ پیر سے محروم افراد کے لئے اشیا اور آلات فراہم کئے جاتے ہیں۔ فزیکل تھراپی، اسپیچ تھراپی اور مریضوں کی طبی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ اس ادارہ میں معاشی طور پر کمزور معذور افراد کی شمولیت کے لئے کیمپ کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔ چونکہ ادارہ کے NGOs کی مدد سے چلا جاتا ہے۔ لہٰذا ان کے اشتراک کے بغیر اس میدان میں کام ہونا مشکل ہے۔

☆ معذوری سے مراد معاشرہ میں دیگر افراد کا مختلف ہونا ہے۔ چونکہ معذور افراد میں تعلیم، تربیت، وقار، اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسے معذور افراد جو بااختیار بننے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ انہیں مالی مدد بھی فراہم کی جاتی ہے۔ NHFDC قومی معاشی اور ترقیاتی کارپوریشن برائے معذورین کے ذریعہ ضرورت مند اور مستحق معذور افراد کو تعلیم کے حصول، روزگار کے مواقع حاصل کرنے کے لئے معاشی امداد کارپوریشن کی جانب سے فراہم کی جاتی ہے۔ اس ادارہ کے ذریعہ خود روزگار کے لئے اور تعلیم کے حصول کے لئے قرض مہیا کیا جاتا تا کہ خود سے کاروبار کر سکیں۔ باوجود اس کے ایک اہم مسئلہ یہ درپیش ہوتا ہے اس قرض کے حصول تک رسائی ممکن نہیں ہوتی۔ کیونکہ کئی کارروائیاں ہوتی ہیں ان کے مکمل ہونے میں کافی وقت درکار ہوتا ہے۔

سفارشات

قومی اداروں کی کارکردگی اور خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کو اور بہتر بنانے کے لئے چند سفارشات کچھ اس طرح ہیں:

☆ قومی اداروں کے ذیلی مراکز پر ریاستی سطح پر ہونے چاہیے۔

☆ ریاستی حکومتوں اور غیر سرکاری تنظیموں کو قومی اداروں سے ممکنہ حد تک جوڑ کر رکھنا ضروری ہے۔

☆ قومی اداروں کی تشہیر اور شعور بیداری کے لئے پروگرام ہونے چاہئیں تاکہ معلومات میں اضافہ ہو سکے۔

☆ قومی اداروں سے وابستہ معذورین میں خود اعتمادی کو بحال کرنا چاہئے۔ مطلب یہ کہ یہ ادارے معذور افراد کی دسترس میں ہوتا کہ رسائی ممکن ہو سکے۔

☆ اشیاء، آلات، تعلیمی تربیتی اور ترغیبی پروگرامس کو وقت اور حالات کے لحاظ سے تبدیل کرتے رہنا چاہئے۔

☆ ویب سائٹ پر دی جانے والی معلومات شفاف اور سہل ہوتا کہ معذوری کے لئے مسئلہ نہ ہونے پائے۔

☆ معذوری کے لحاظ سے قائم کردہ ادارہ جات ہونے کے باوجود دیگر معذوری سے متعلقہ چند ایک اہم نکات ویب سائٹ پر درج کئے جانے چاہئیں تا کہ شعور کو فروغ دیا جائے۔

☆ قومی اداروں کی شناخت مخصوص ریاست سے منسلک نہ ہوتے ہوئے تمام متعلقہ ریاستی معذورین کی دسترس میں ہونی چاہئے۔

وزارت برائے خواتین بچے معذورین اور معمرین

ریاست تلنگانہ ان چند ریاستوں میں سے ہے جہاں خواتین، بچوں، معذورین اور معمرین کے لئے ایک محکمہ سکریٹریٹ میں اپنی خدمات انجام دے رہا ہے اس محکمہ کا بنیادی مقصد پالیسیوں اور اقدامات کی تشکیل گورننس کو مضبوط کرنا اور بحث میں معاونت فراہم کرنا ہے۔ خاکہ حسب ذیل ہے۔ 36

محکمہ کے اہم مقاصد حسب ذیل ہیں:

☆ غذائی قلت، شیر خوار اور زچگی کی شرح اموات کو کم کرنے کے لئے مطلوبہ اہداف کو حاصل کرنا۔

☆ ICDS کی خدمات، کے ذریعہ حاملہ خواتین اور شیر خوار بچوں کی ماؤں کو تغذیہ بخش غذا کی فراہمی۔

☆ خواتین اور بچوں کو مشکل حالات سے نمٹنے اور تحفظ فراہم کرنے کے لئے قانونی مدد فراہم کرنا اور ان کی با اختیاری سے متعلقہ امور کی انجام دہی۔

☆ معذورین اور معمرین کی ضروریات کی تکمیل کو یقینی بنانا۔خاص طور پر تعلیم، روزگار، رسائی اور سماجی تحفظ فراہم کرنا شامل ہیں۔

☆ یہ محکمہ ریاستی سطح پر ان تمام شعبہ جات کی ضروریات کے لحاظ سے کام کر رہا ہے۔مختلف میدانوں میں ترقی مواقع فراہم کرنے اور خود مختاری کو فروغ دینے کے لئے اہم تعاون ریاستی سطح پر فراہم کر رہا ہے۔

محکمہ برائے خواتین، بچے، معذورین اور معمرین کے تحت کام کر رہے ہیں مختلف محکمہ جات کچھ اس طرح ہیں:37

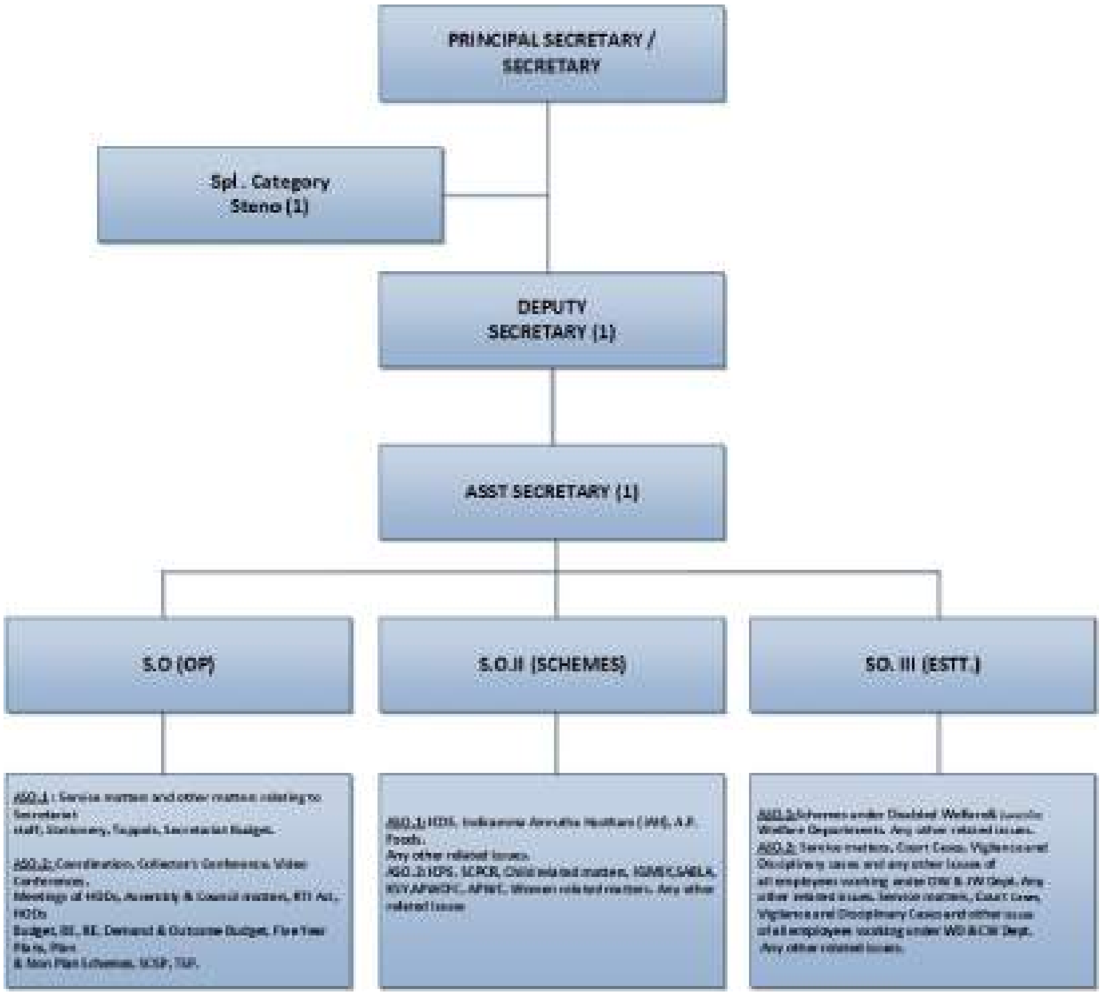

ریاستی کمشنر برائے (معذورافراد)(State Commisioner for PWDs)

ڈائرکٹر (WDSC) نے معذو افراد کے بنائے قانون 2016 حقوق برائے معذورین کے مطابق کام کرنے کے لئے علیحدہ طور پر ریاستی کمشنر برائے معذورافراد بنایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ قانون کے سیکشن 80 میں بیان کئے گئے کاموں کوانجام دیا جاسکے۔ ریاستی کمشنر کے پاس سیول کورٹ کی طرح اختیارات ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مقدمہ کی ساعت کے دوران 1908 کے طریقہ کار ضابطہ دہوانی کے تحت موجود ہے۔ 38

ریاستی کمشنر برائے معذورافراد کا مقصد تحفظات کا جائزہ لینا ہے اوران کے موثر نفاذ کے لئے اقدامات کی سفارش کرنا ہے اور معذورافراد کو بااختیار بنانے کے لئے اقدامات کی سفارش کرنا ہے اور معذورافراد کو بااختیار بنانے کے لئے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کی طرف سے دیے گئے فنڈز (مالیہ) کی حفاظت کرنا ہے اور 2016 قانون پر حقوق برائے معذورین کے مختلف دفعات کے موثر نفاذ کو یقینی بنانا بھی ریاستی کمشنر کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

ریاستی کمشنر کا تقرر کے لئے اہلیت

ریاستی کمشنر برائے معذورافراد کی حیثیت سے تقرر کے لئے مندرجہ ذیل اہلیتیں درکار ہیں:

(i) معذورین کی بازآبادکاری سے متعلق امور کے لحاظ سے خصوصی معلومات یا عملی تجربہ رکھتا ہو۔

تقرر ہونے تک 65 سال کی عمر کو نہ پہنچا ہو۔

مرکزی حکومت میں گروپ (A) یا اس سے بالا کیڈر ریاستی حکومت میں گروپ 1 یا بالا کیڈر کی حیثیت سے کم از کم 20 سالہ انتظامی تجربہ کا حامل ہو۔ 39

ریاستی کمشنر کے تقرر کا طریقہ کار

(1) ریاستی کمشنر کا عہدہ مخلوط ہونے سے کم از کم چھ ماہ قبل، ایک اشتہار کم از کم دوقومی یا ریاستی سطح کے روزناموں میں شائع کیا جائے گا جن میں ایک انگریزی اور دوسرا مقامی زبان میں ہو جس میں قاعدہ 13 میں مصرحہ

معیار کی تکمیل کرنے والے اہل امیدواروں سے عہدہ کے لئے درخواستیں مطلوب کی جائیں۔

(2) قانون حقوق برائے معذورین 2016 کی دفعہ 79 کے تحت ریاستی حکومت کی جانب سے ایک اسکرینگ کمیٹی تشکیل دی جائے گی تاکہ ریاستی کمشنر کے عہدے کے لئے تین موزوں امیدواروں کے پینل کی سفارش۔

(3) اسکرینگ کمیٹی کی تشکیل اس طرح ہوگی:

(i) معذوری امور سے متعلقہ وزیر۔صدرنشین

(ii) ڈائرکٹر ترقی خواتین بہبودی اطفال۔رکن

(iii) ڈائرکٹر، بہبودی صحت وخاندانی بہبود۔رکن

(iv) ڈائرکٹر بہبودی معذورین ومعمرین۔کنویز

(4) ریاستی حکومت اسکرینگ کمیٹی کی جانب سے پینل سفارشات میں سے کسی ایک امیدوار کا ریاستی کمشنر کی حیثیت سے تقرر کرے گی۔

ریاستی کمشنر کی میعاد

ریاستی کمشنر کا تقرر عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے تین سال کی مدت کے لیے یا 65 سال کی عمر کی تکمیل، ان میں سے جو بھی پہلے ہو اس ہمہ وقتی اساس پر کیا جائے گا۔ ریاستی کمشنر کی حیثیت سے زیادہ سے زیادہ دو میعاد تک خدمات انجام دے سکتا ہے بشرطیکہ بالائی عمر 65 سال سے متجاوز نہ ہو۔40ء

ریاستی کمشنر کا دفتر

ریاستی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ریاستی کمشنر کا دفتر ایسے مقام پر ہو جہاں معذور افراد بہ آسانی پہنچ سکیں اور ریاستی کمشنر کو اس کے فرائض کی موثر اور بہتر انداز میں انجام دہی کے لئے درکار مناسب تعداد کے ساتھ موزوں عملہ فراہم کیا جائے۔ ریاستی کمشنر کو اس کے فرائض کی موثر انداز میں انجام دہی کے لئے حسب ذیل عملہ معاونت کرے گا۔

(a) معتمد برائے ریاستی کمشنر جو کہ کسی بھی سرکاری محکمہ سے متبدلہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے کیڈر سے کم نہ ہو۔

(b) تین مشیران ہوں گے:

(1) قانونی

(2) انتظامی' گتہ کی اساس پر (بہ حساب ماہانہ 50,000 روپے)

(3) بازآبادکاری معذورین

(c) تین معاونین/ڈاٹا انٹری آپریٹرس۔اوٹ سورسنگ اساس پر

ریاستی کمشنر کی معاونت کے لئے مشاورتی کمیٹی کی تشکیل

ریاستی حکومت قانون کی دفعہ 79 کی شق (7) کے مقاصد کی تکمیل کے لئے پانچ ماہرین پر مشتمل مشاورتی کمیٹی مقرر کرے گی تاکہ قانون کے ضمیمہ میں مصرحہ خصوصی معذورین کے پانچ گروپوں میں سے ہر ایک کی نمائندگی ہو' جن میں سے ایک خاتون ہوگی۔

(a) مشاورتی کمیٹی کے اراکین کی میعاد دو سال کی مدت کے لئے ہوگی اور اراکین دوبارہ نامزدگی کے لئے اہل نہیں ہوں گے۔

(b) ریاستی کمشنر حسب ضرورت شعبہ کے ماہر کو مدعو کرسکتی ہیں جو اجلاس میں یا سماعت میں اور رپورٹ ک تیاری میں ان کی مدد کرے گا۔

(c) مشاورتی کمیٹی کے غیر سرکاری اراکین کو حقیقی اجلاس کے ہر دن کی بابت 2,000 روپئے یومیہ کے حساب سے بھتہ ادا کیا جائے گا۔41

(d) کمیٹی سال میں کم از کم ایک مرتبہ یا بہ وقت ضرورت اجلاس منعقد کرے گی۔

(e) کمیٹی، ریاستی کمشنر کی جانب سے اس کے روبرو پیش کردہ مسائل پر غور کرے گی اور اپنی رائے دے گی۔

(f) کمیٹی، ریاستی کمشنر کی جانب سے تفویض کردہ کوئی دیگر سرگرمی انجام دے گی۔

ریاستی کمشنر کی جانب سے اختیار کیا جانے والا طریقہ کار: ریاستی کمشنر جو قانون کی دفعہ 79 کے تحت مقرر کیا گیا ہو، قانون حقوق برائے معذورین 2016 کی دفعہ 80 میں متعین کردہ فرائض انجام دے گا۔42

سالانہ رپورٹ کا ادخال:

(1) ریاستی کمشنر، مالیاتی سال کے اختتام کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو، لیکن اندرون آئندہ سال کی 30 ستمبر، سالانہ رپورٹ تیار کرے گا اور ریاستی حکومت کو پیش کرے گا جس میں مذکورہ مالیاتی سال کے دوران اس کی تمام تر سرگرمیوں کی تفصیل شامل ہوگی۔

(2) بالخصوص، ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ سالانہ رپورٹ ایسی شکل میں ہوگا کہ علیحدہ امور کی تفصیلات علیحدہ مدات میں دی جائیں گی جس میں حسب ذیل امور میں سے ہر ایک کی معلومات شامل ہوں گی۔

(a) دفتر ریاستی کمشنر میں برسر کار خدمت عہدیداروں اور ملازمین کے نام اور تنظیمی ڈھانچہ ظاہر کرنے والا خاکہ

(b) ایسی سرگرمیاں جن کا قانون کے تحت اختیارات ریاستی کمشنر کو دیے گئے ہوں اور اس بابت کارکردگی کی خصوصیات

(c) ریاستی کمشنر کی جانب سے کی گئی اہم سفارشات

(d) قانون کی ریاست میں عمل آوری اور پیش رفت: اور

(e) کوئی اور معاملہ جو کہ ریاستی کمشنر کی جانب سے شامل کیا جانا مناسب متصور ہو یا رپورٹ میں شمولیت کی غرض سے ریاستی حکومت کی جانب سے وقتاً فوقتاً صراحت کی گئی ہو۔43

محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین

سماج میں کمزور، پسماندہ طبقہ مثلاً بزرگ، بچے، خواتین، یتیم اور معذور وغیرہ کے لئے فلاح و بہبود کی ذمہ داری ہندوستان کیا آئین میں ریاستوں کے ذمہ سونپی ہے۔ ریاستی حکومتیں مرکزی قوانین کے دائرۂ کار میں رہتے ہوئے ان طبقہ جات کو فلاح و بہبود راست طور پر پہنچاتے ہیں۔ ریاستوں کا مقصد ہوتا ہے ان طبقہ

جات کو ترقی اور حقوق میں مساوات مہیا ہو سکے۔

سابقہ متحدہ آندھرا پردیش میں معذور افراد کی بھلائی کے لئے خود مختار شعبہ 1983 میں محکمہ فلاح و بہبود معذورین اور معمرین قائم کیا گیا تھا۔ نئی ریاست تلنگانہ کے جون 2014 قیام کے ساتھ ہی تلنگانہ ریاست کے لئے علیحدہ محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 44

ریاست تلنگانہ میں متحدہ آندھراپردیش میں بنائے پروگرامس اور اسکیمات پر عمل آوری دیکھی جارہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ تلنگانہ کے قیام کے بعد معذور افراد کے لئے اسکیمات میں تبدیلیاں قوانین کے لحاظ لائی گئی ہے۔ محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین کا اہم مقصد معذورین کی ترقی کے لئے تعلیم، سماجی تحفظ، بہبود، سہولیات اور مواقع فراہم کررہا ہے۔ محکمہ کے ذریعہ معذور افراد کے لئے موثر اور مناسب پروگرامس اور اسکیمات پر عمل آوری کو یقینی بنایا جارہا ہے۔

محکمہ معذورین اور معمرین کے تلنگانہ کے ریاستی سطح پر ایک دفتر اور اضلاع میں ذیلی 10 دفاتر ہیں جو کہ نئے 2010 میں تشکیل شدہ 33 اضلاع کا احاطہ کررہے ہیں۔ ہر دفتر میں ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوتا ہے جو کہ معذور افراد کی اسکیمات اور پروگرامس کی عمل آوری کے لئے ذمہ دار ہوتا ہے۔ ان دفاتر اور محکمہ کی نگرانی کے لئے کمشنریٹ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین کام کرتا ہے۔

محکمہ کا خاکہ حسب ذیل ہے۔

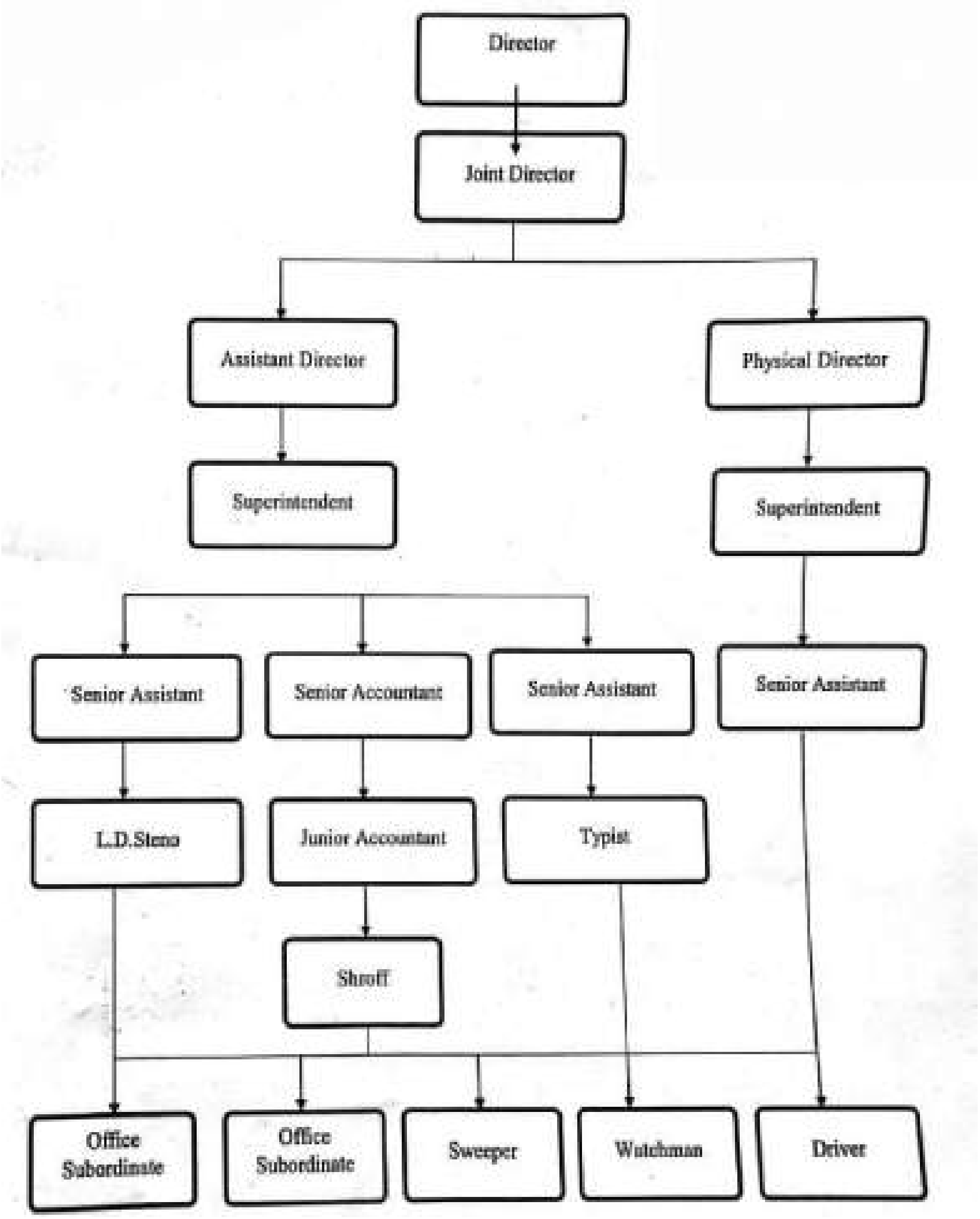

محکمہ کے مقاصد

☆ قانون حقوق برائے معذورین 2016 کی عمل آوری کا جائزہ لینا۔

☆ دیگر حکومتی ادارہ جات سے کثیر شعبہ جاتی ہم آہنگی کو برقرار رکھنا۔

☆ تعلیم، روزگار، باز آبادکاری اور سماجی تحفظ امور تک معذور افراد کی رسائی یقینی بنانا۔[45]

محکمہ کی کارکردگی

☆ رہائشی مدارس اور ہاسٹلس میں تعلیم پروگرامس کی عمل آوری کو یقینی بنانا اور تعلیمی وظائف منظور کرنا۔

☆ قرض کی فراہمی کے ذریعہ معذورین کی معاشی اور سماجی حیثیت کو بہتر بنانا۔

☆ سماجی انضمام کے لئے معذور اور نارمل افراد کے درمیان شادیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ترغیبی انعامات فراہم کرنا۔

محکمہ برائے معذورین اور معمرین کی دیگر شعبوں کے ساتھ کثیر شعبہ جاتی ہم آہنگی

☆ محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین۔

☆ محکمہ تعلیم۔

☆ حمل ونقل سڑکیں اور عمارتیں۔

☆ طب اور صحت محکمہ۔

☆ میونسپل انتظامیہ۔

☆ دیہی ترقیات محکمہ۔

☆ محکمہ رہائش۔46

محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین، معذور افراد کو بااختیار بنانے میں دیگر محکمہ جات سے ہم آہنگی کررہا ہے۔

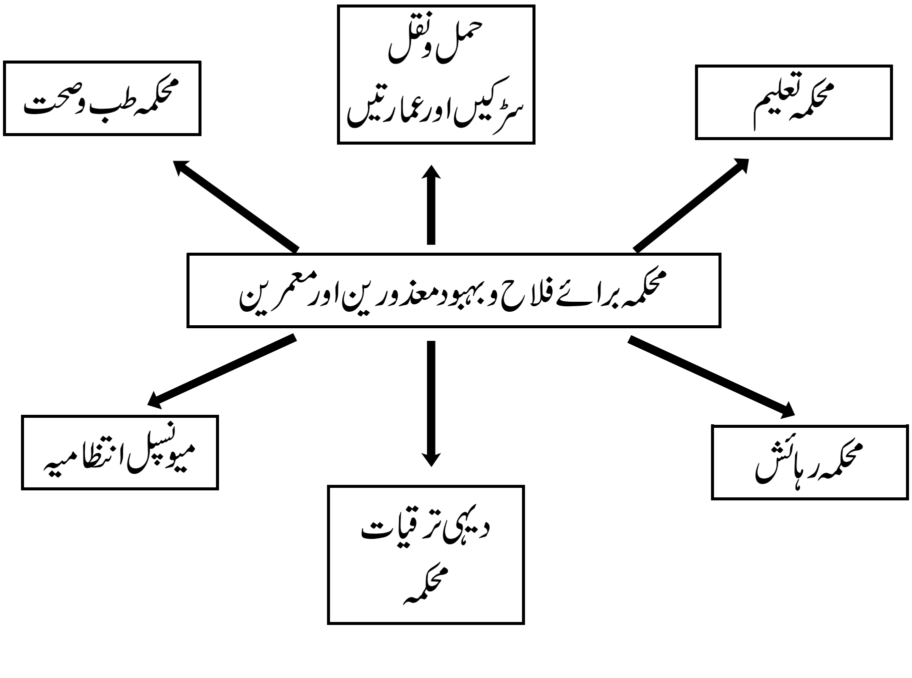

تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن (حیدرآباد)

Telangana Vikalungula Co-operative Corportation

متحدہ ریاست آندھراپردیش میں حکومت نے معذورافراد کی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ سماجی بہبود کے ذریعہ ''اے پی معذورین بہبود امداد باہمی کارپوریشن'' کی حیثیت سے ایک مالیاتی کارپوریشن 1981ء میں قائم کیا۔ بعد میں سال 1984 میں کارپوریشن کا نام تبدیل کرکے اے پی وکلانگولا امداد باہمی کارپوریشن کردیا گیا۔ اے پی تنظیم جدید قانون 2014 کے مطابق اور دی گئی ہدایات کے پیش نظر ریاست تلنگانہ اور آندھراپردیش کے لئے دو آزادانہ ادارے تشکیل دئے گئے تلنگانہ وکلانگولا امداد باہمی کارپوریشن نے 2 جون 2014 سے کام کاج کا آغاز کیا۔اور کارپوریشن اپنی خدمات کے ذریعہ معذورافراد کی بازآبادکاری اور امدادی پروگرامس کامیابی کے ساتھ چلارہاہے۔47

کارپوریشن کے مقاصد

☆ معذورافراد کے حالات زندگی کو بہتر بنانا اور بازآبادکاری کے لئے اسکیمات وضع کرنا، فراہم کرنا اور روبہ عمل لانا۔

☆ معذورین کے لئے فائدہ مند روزگار کی خاطر معذورافراد کی تربیت کے مقصد سے سائبان کے ورکشاپ جیسی سہولیات کی فراہمی اور ترقی کو یقینی بنانا۔

☆ مصنوعی اعضاء اور ایسے اعضاء لگانے کے لئے درکار آلات کی تیاری کے لئے اکائیوں (Units) کا قیام عمل میں لانا۔

☆ لیاپ ٹاپس ، ایم پی 3 پلیئرس اور بریل کتابوں جیسی تعلیمی امدادی اشیاء کی سپلائی تاکہ معذورین کو اصل دھارے میں شامل ہونے میں مدد دی جائے۔48

محکمہ صحت اور خاندانی فلاح و بہبود

(Department of Health and Family Welfare):

صحت کی دیکھ بھال ہر شہری کی دسترس میں ہونی چاہئے۔اس لئے ریاستی حکومت نے تمام شہریوں کی بنیادی صحت کی

سہولیات کی فراہمی کے لئے صحت کی مختلف اسکیموں اور پروگراموں کو متعارف کروایا ہے۔اوراس کے لئے ایک محکمہ صحت اور خاندانی بہبود کو بھی تشکیل دیا ہے۔جس کے ذریعہ اسکیم اور پروگرامس شہریوں تک پہنچائے جاتے ہیں۔مخصوص مستحقین کے لئے صحت کے پروگرامس، پالیسیوں، اسکیموں اور فارمولوں وغیرہ سے متعلق معلومات محکمہ کے ذمہ ہوتی ہے۔خواتین، بچے، معذور افراد اور معمرین وغیرہ کے لئے پروگرامس ترتیب دئے جاتے ہیں۔

محکمہ صحت اور خاندانی فلاح و بہبود تلنگانہ کے 10 اضلاع کے لئے آیوش سمیت اور صحت سے متعلق معاملات کے شعبہ میں خدمات انجام دی جارہی ہیں۔

محکمہ صحت اور خاندانی فلاح و بہبود تلنگانہ کے سکریٹریٹ (معتمدی) کے انتظامی کنٹرول کے تحت درج ذیل محکموں کے سربراہان کام کررہے ہیں۔

(1) کمشنر برائے صحت وخاندانی بہبود (حیدرآباد)
(2) کمشنر محکمہ آیوش (حیدرآباد)
(3) محکمہ برائے عوامی صحت اور خاندانی فلاح و بہبود
(4) ڈائریکٹر ادویات منشیات کنٹرول انتظامیہ (حیدرآباد)

محکمہ طب وصحت آنگن واڑی ورکرس، اے این ایمس نیم طبی کارکنوں کے ذریعہ نومولود بچوں میں معذوری کی شناخت اور پہچان کے لئے مقرر کی جاتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ حاملہ خواتین میں بھی بچوں کے متعلق شعور بیدا کیا جاتا ہے۔اس محکمہ کے اس بات کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے کہ ضلع کورٹرس کے اسپتالوں اور ضلعی عہدیداران طب وصحت کی جانب سے امراض چشم، ناک، کان، حلق، ہڈیوں کی اور نفسیاتی بیماریوں کے شعبہ کے ماہرین کی دستیابی کے ساتھ میڈیکل کیمپس کا اہتمام کرواتے ہیں۔محکمہ کا خاکہ حسب ذیل ہے۔

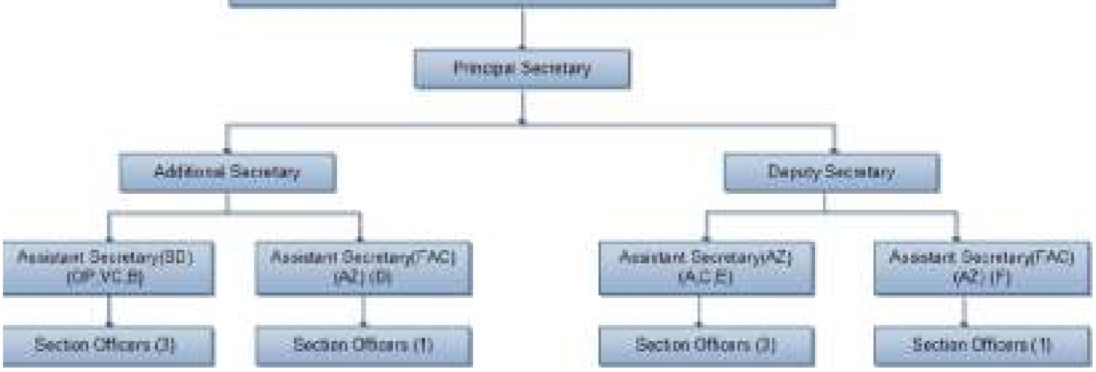

محکمہ صحت' طب کے معذورین کے تئیں مقاصد کچھ اس طرح ہے۔

محکمہ کے مقاصد:

☆ اس محکمہ کا بنیادی مقصد نومولود بچوں اور حاملہ خواتین کی دیکھ ریکھ کرنا ہے تا کہ معذوری کا انسداد کرسکیں۔

☆ ریاستی' ضلعی اور علاقائی سطح پر صحت کے سنٹرس کے ذریعہ حاملہ خواتین میں شعور بیدار کرنا ہے۔

☆ آنگن واڑی' ایم این ایمس اور نیم طبی کارکنوں کو تربیت فراہم کرنا۔

☆ صحت کے علاقائی مراکز کے ذریعہ پولیوٹیکہ اندازی وغیرہ کا اہتمام کرنا۔49

پنچایت راج کمیٹی اور دیہی ترقی محکمہ

(Department Panchayat Raj and Rural Development):

پنچایت راج کا محکمہ حکومت آندھراپردیش میں 1967ء کے دوران قائم کیا گیا۔ یہ محکمہ برائے راست وزارت پنچایت راج اور دیہی ترقی کے تحت اور ریاستی سطح پر سکریٹری برائے حکومت پنچایت راج اور دہی ترقی کے انتظامی سربراہ کے طور اور انجینئرنگ چیف کے طور پر کام کرتا ہے۔

حکومت اور منڈل سمکھیایوں کے ذریعہ ستھری زندگی کو بینکاری کے شعبے سے قرضوں کے بہاؤ کی تکمیل کے لئے ترقی دی گئی ہے اور یہ محکمہ حکومت کا ایک پرچم بردار پروگرام اپنے Sthrinedhi غربت کے خاتمے کے لئے NRP کی مجموعی حکمت عملی کے ایک حصے کے طور پر غریب Self Help Group اور معذور افراد ممبروں کو بروقت اور سستے قرض فراہم کرتا ہے۔ محکمہ کا خاکہ حسب ذیل ہے۔

متعلقہ محکمہ جات:

(1) پنچایت راج (ENC)۔

(2) دیہی آبی سربراہی (ENC)۔

(3) کمشنر برائے پنچایت راج۔

(4) کمشنر برائے دیہی ترقیات۔

(5) ریاستی الکشن کمیشن (انتخابات)۔

☆ معذورین کو چھوٹے قرضہ جات کو یقینی بنانا۔

☆ قرضہ جات وصول کرتے وقت رعایات فراہم کرنا۔

☆ معذور افراد کو خود کفیل اور خود روزگار سے جوڑنا۔50

محکمہ کا خاکہ حسب ذیل ہے۔

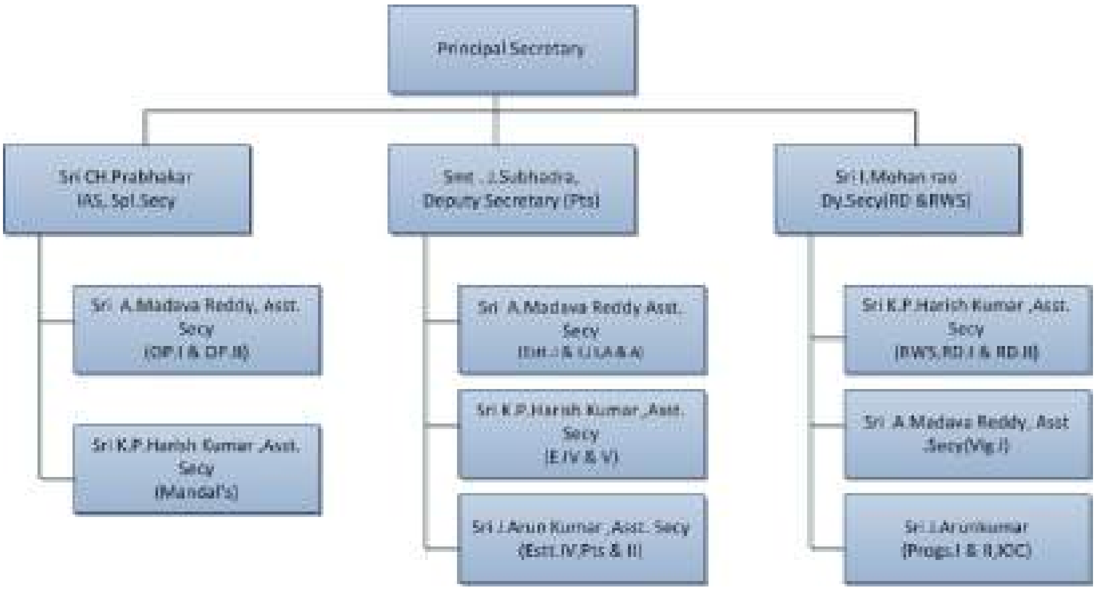

محکمہ رہائش(Department of Housing):

تلنگانہ کے محکمہ ہاؤسنگ کے قیام کا مقصد ہر سطح غربت کے نیچے والے خاندان کو مستقل (پکے) مکانات کی تعمیر کے لئے مالی اور تکنیکی طور پر ہر طرح کی مدد کرکے ان کی عزت کریں۔ مالی امداد ریاستی حکومت اور حکومت ہند کی مختلف اسکیموں کے مطابق فراہم کی جاتی ہے۔ محکمہ کے مقاصد مکانات کی تعمیر کا انتظام یا ...... ہیں۔ مذکورہ ہاؤسنگ اسکیم کے لئے دیگر بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی تشکیل یا تخلیق کا سبب بننا ہے عام اور خاص طور پر کمزور طبقات کے مفادات کے لئے ریاستی اسکیمیں مرتب کرنا انہیں فروغ دینا اور ان پر عمل آوری کو یقینی بنانا ہے۔ تعمیراتی اور مادی انتظام کے میدان میں تحقیق اور ترقیاتی سرگرمیاں شروع کی گئی

ہیں۔محکمہ کا خاکہ حسب ذیل ہے۔

مقصد:

☆ غربت کی سطح کے نیچے والے خاندان کو پکے مکانات کی فراہمی

☆ معذور افراد کے لئے مکانات الاٹ کرتے وقت ان کی سہولیات رسائی کا خیال رکھنا۔

☆ تعمیر کے ڈھانچے میں معذورین کے لئے مخصوص ریمپ اور دیگر ضروریات کا خیال رکھنا۔51

محکمہ کا خاکہ حسب ذیل ہے۔

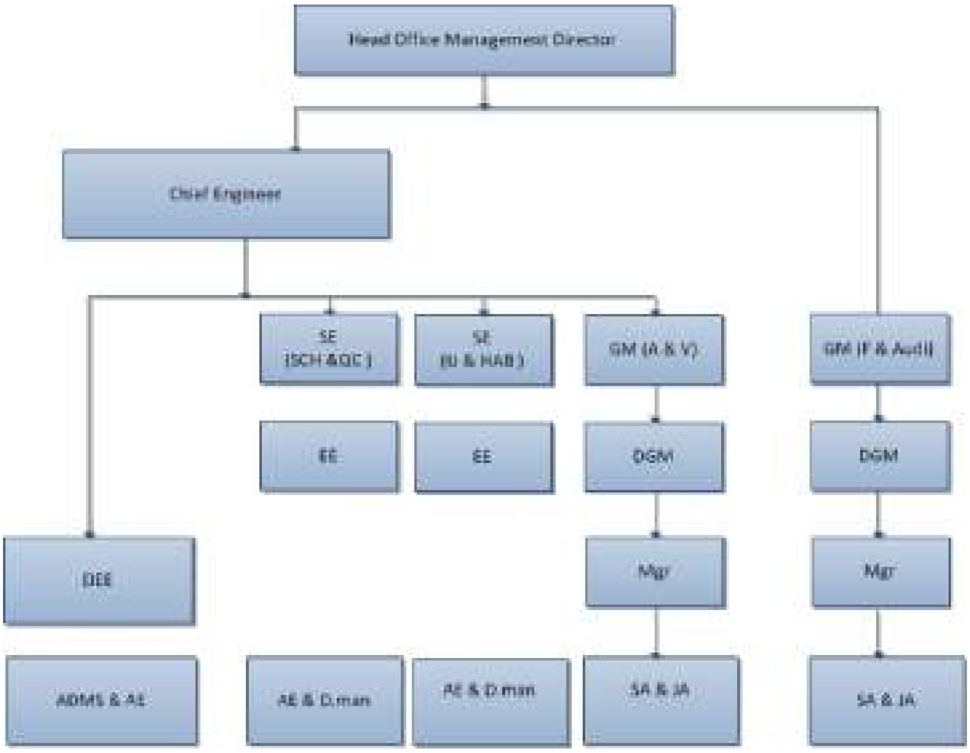

ریاست تلنگانہ کے محکمہ جات کا تنقیدی جائزہ:

معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے ہندوستان کے آئین میں ریاستوں کو زیادہ ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔جس کے لئے مرکزی وزارت اور قوانین بنائے گئے اور ان پر عمل آوری کی بنیادی ذمہ داری ریاستوں پر ہے۔ریاست تلنگانہ کے علیحدہ قیام کے بعد سے معذور افراد کے لئے بہتر حکمت عملیاں اپنائی جارہی ہیں دراصل ریاست تلنگانہ میں فلاح و بہبود کو فوقیت دی گئی ہے۔معذور افراد کے لئے بھی مناسب اقدامات کیے جارہے ہیں۔

اس باب کے مطالعہ کے ذریعہ ریاست تلنگانہ میں معذورین کے لئے قائم کردہ اور منسلک ادارہ جات کے متعلق معلومات فراہم ہوسکی چونکہ اکثر یہ تصور کیا جاتا ہے کسی ایک محکمہ کے قیام سے سارے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔لیکن معذورین کے لئے میں یہ ممکن نہیں کیونکہ وہ معاشرہ کا حصہ ہیں جو کہ معاشرہ کا حصہ ہوتے ہوئے اپنے حقوق' مساوات اور وقار کے لئے جدوجہد کررہے ہیں۔ایسے میں عام افراد کے مماثل دیگر محکمہ جات میں بھی ان کے لئے پالیسیاں اور پروگرام رکھے گئے ہیں۔

ریاست تلنگانہ میں حکومت خواتین' بچے' معذورین اور معمرین کے لئے ایک وزارت قائم کی ہے جس کے تحت معذورین کے لئے فلاح و بہبود کو پہنچا جارہا ہے۔اس وزارت کے ذریعہ معتمدی اور ریاستی سطح پر کام کاج چلائے جاتے ہیں۔

محکمہ برائے معذورین اور معمرین تک رسائی معذورین کے لئے ممکن ہے معذورین اپنے معاملات کی یکسوئی کے لئے اکثر و بیشتر وہاں آسانی سے جاسکتے ہیں۔

اس محکمہ کے مطالعہ کے دوران اس بات پر توجہ دی گئی وہاں کا عملہ نہایت دوستانہ ماحول میں کام کررہا ہے۔

محکمہ کی عمارت میں ریمپ' بریلی Sheets' اور اشارتی بورڈ بھی نصب کئے گئے۔

مختلف قسم کے معذورین بھی اس محکمہ سے جڑے ہوتے ہیں۔

محکمہ کی کارکردگی کی آسانی کے لئے ضلعی سطح پر اختیارات تفویض کردیے گئے ہیں اور ان کی نگرانی اس محکمہ کے ذمے ہے۔

☆ محکمہ فلاح و بہبود برائے معذورین اور معمرین دیگر محکمہ جات سے ہم آہنگی سے کام کررہا ہے۔

☆ سالانہ بجٹ رپورٹ اور سالانہ کامیابیوں کی رپورٹ تیار کی جاتی ہے۔

☆ محکمہ کی جانب سے ان تمام پہلوؤں میں بہتری کے باوجوذ پروگرامس اور اسکیمات کی تشہیری کام معیاری نہیں ہے۔معذورین کے متعلقہ مختلف اسکیموں کے متعلق آگاہی نہیں ہے۔

☆ ویکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن تلنگانہ یہ کارپوریشن محکمہ کے احاطہ عمارت میں کام کررہی ہے۔اس کارپوریشن

کے ذریعہ مخص معذورین تک اشیاء اور آلات سربراہ کئے جاتے ہیں۔

☆ TVCC غیر سرکاری اداروں کی مدد سے ان اشیاء اور آلات کی سربراہی کرتی ہے۔

☆ TVCC کا محکمہ برائے معذورین اور معمرین کی مکمل نگرانی میں کام کرتا ہے۔ سالانہ رپورٹ' استفادہ کنندگان کی رپورٹ بھی تیار کی جاتی ہے۔

☆ مختص معذورین کو آلات اور اشیاء اور تکنیکی معاملات اس کارپوریشن کے ذمہ ہیں۔

☆ اشیاء اور آلات کے حصول کے لئے کئی مراحل سے گزرتے ہوئے انتظار درکار ہے۔

☆ TVCC کی تشہیر کم ہے۔ کئی معذورین اور نارمل افراد کی اس سے وابستگی نہیں ہے۔

☆ صحت اور خاندان بہبود کا محکمہ معذوری کو روکنے کے لئے حاملہ خواتین اور نومولود بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ذمہ دار ہے۔

☆ حاملہ خواتین کو معیاری تغذیہ بخش غذا کی فراہمی اور آنگن واڑی آشا ورکرس کے ذریعہ بروقت احتیاطی تدابیر بتائی جاتی ہے۔

☆ معذوری کے انسداد کے لئے محکمہ صحت اور خاندانی بہبود زمینی سطح پر کام کر رہا ہے۔

☆ وزارت برائے خواتین' بچے' معذورین اور معمرین کے زیر نگرانی معذورین اور معمرین کا محکمہ کام کر رہا ہے۔

☆ معتمدی (سکریٹریٹ) کی سطح پر وزارت برائے خواتین بچے' معذورین اور معمرین کے لئے کارکرد ہے۔

☆ وزارت کی نگرانی میں معذورین کے لئے علیحدہ کمشنریٹ اور محکمہ برائے معذورین اور معمرین قائم کیا گیا ہے۔

☆ کمشنریٹ کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ آزادانہ طور پر معذورین کے لئے کام کرسکتی ہے اور قانون کے دائرے میں رہ کر مخصوص عدالت کے مماثل حقوق حاصل ہیں۔

☆ محکمہ برائے معذورین اور معمرین کی کارکردگی میں ریاست تلنگانہ کی 2014 میں علیحدگی کے بعد عمل آوری میں تیزی دیکھی جارہی ہے۔ 2016 قانون حقوق برائے معذورین کے بننے کے بعد پروگرامس اور اسکیمات اور معذورین سے متعلقہ امور کو قانون کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔

☆ محکمہ رہائش معذورین کے لئے مکانات' عمارتوں کے مختص کرنے کے لئے ذمہ دار ہے۔معذورین کو مختص کردہ عمارتوں میں ان کی سہولیات کا جائزہ لیتا ہے۔

☆ محکمہ رہائش میں معذورین کے لئے احکامات کے باوجود زمینی صورت حال مختلف ہے اس قسم کی کوئی سہولت دستیاب نہیں ہے۔

☆ دیہی ترقیاتی محکمہ اور میونسپل انتظامیہ کے ذریعہ معذورین کو بااختیار بنانے کے لئے قرضہ جات رعایت فراہم کی جاتی ہے۔

ضلعی فلاح و بہبود دفتر

ریاست تلنگانہ میں محکمہ فلاح و بہبود معذورین و معمرین مکمل ریاست کا احاطہ کرتا ہے اور ضلع سطح انتظامیہ کے لئے تلنگانہ کے 31 اضلاع میں ضلعی فلاحی و بہبود کے دفاتر کو قائم کیا گیا ہے۔ان دفاتر کی سربراہی کے لئے ضلعی فلاح و بہبود آفیسر، اسسٹنٹ ڈائرکٹر، اور بچوں کی ترقی کے پراجیکٹس کے آفیسر متعین کئے جاتے ہیں۔ضلعی فلاح و بہبود آفیسر' اسکیموں اور پروگراموں کی عمل آوری کے لئے ضلع کلکٹر سے تعاون حاصل کرتے ہیں تاکہ معذورین تک فلاح و بہبود کو بہم پہنچایا جاسکے۔ضلعی کلکٹر پروگراموں اور اسکیموں کی عمل آوری کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے ہیں۔دفتر کا خاکہ حسب ذیل ہے۔52

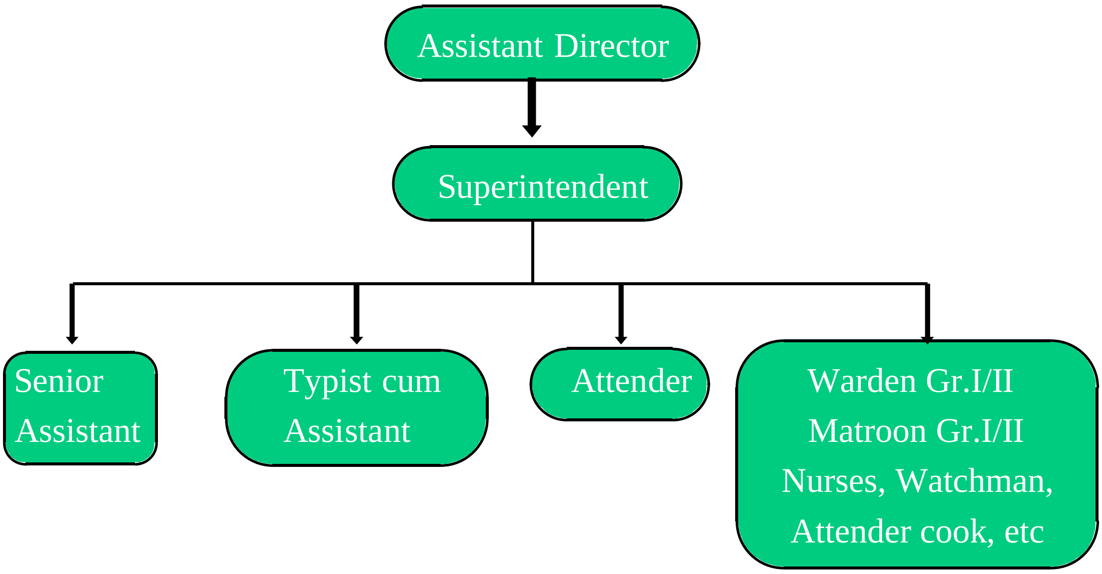

قانون 2016 کے مطابق ضلع سطح کمیٹی کچھ اس طرح ہوگی۔

ضلع سطحی کمیٹی:

قانون کی دفعہ 72 میں محولہ ضلع سطحی کمیٹی برائے معذورین ان عہدوں پر مشتمل ہوگی:

(i) ضلع کلکٹر: بہ اعتبار عہدہ صدر نشین۔

(ii) سپرنٹنڈنٹ پولیس: نائب صدر نشین۔

(iii) صدر عاملہ عہدیدار، ضلع پریشد: رکن۔

(iv) پراجیکٹ ڈائرکٹر، ڈی آر ڈی اے: رکن۔

(v) ضلع سماجی بہبود عہدیدار: رکن۔

(vi) ضلع تعلیمی عہدیدار: رکن۔

(vii) پبلک پراسیکیوٹر: رکن۔

(viii) سیول سرجن یا ضلع کوآرڈینیٹر اسپتالی خدمات: رکن۔

(ix) ضلع اسپتال کا ماہر امراض دماغ: رکن۔

(x) ضلع کے سرکردہ بینک کا مینیجر: رکن۔

(xi) پراجیکٹ ڈائرکٹر، مشن برائے انسداد غربت، شہری علاقہ جات: رکن۔

(xii) سپرنٹنڈنگ انجینئر، شوارع و عمارات: رکن۔

(xiii) ضلع افسر رابطہ عامہ: رکن۔

(xiv) پراجیکٹ ڈائریکٹر، شہری سماج ترقیاتی پروگرام (بلدی کارپوریشن): رکن۔

(xv) سپرنٹنڈنگ انجینئر، پنچایت راج: رکن۔

(xvi) قانون کے ضمیمہ میں مصرحہ معذورین کے پانچ گروپوں میں سے ہر ایک سے مسلمہ تنظیموں کے نمائندگان کی حیثیت سے پانچ افراد، ضلع کلکٹر کی جانب سے دو سالہ میعاد کے لئے نامزد کئے جائیں گے۔

(xvii) نمایاں معذوری کے حامل پانچ ممتاز، علمی اور تجربہ کار افراد جن میں سے کم از کم ایک خاتون ہو اور ایک درج فہرست طبقات یا درج فہرست قبائل سے تعلق رکھتا ہو، ان کا تقرر ضلع کلکٹر کی جانب سے بہ حیثیت اراکین دو سالہ میعاد کے لئے کیا جائے گا۔

(xviii) ضلع روزگار عہدیدار: رکن۔

(xix) ضلع مینیجر، ضلع محکمہ صنعت: رکن۔

(xx) صدر نشین کی جانب سے مدعو کیا گیا کوئی اور رکن: رکن۔

(xxi) ضلع بہبودی عہدیدار، خواتین، اطفال، معذورین و معمر شہریان: رکن، معتمد۔

2. ضلع سطحی کمیٹی کے غیر سرکاری اراکین کا تقرر دو سالہ میعاد کے لئے کیا جا سکتا ہے۔

3. ضلع سطحی کمیٹی برائے معذوری سال میں دو مرتبہ اجلاس منعقد کرے گی۔53

کمیٹی کے فرائض

ضلع سطحی کمیٹی برائے معذورین حسب ذیل سرگرمیاں انجام دے گی، جو اس طرح ہیں:

(a) معذور افراد کی باز آبادکاری اور بااختیار بنانے سے متعلق امور میں ضلع حکام کو مشورہ دینا۔

(b) قانون کے احکام اور ضلع حکام کی جانب سے وضع کردہ قواعد کی عمل آوری کی نگرانی۔

(c) معذور افراد کو بااختیار بنانے کے لئے حکومت کی اسکیمات اور پروگراموں کی عمل آوری میں ضلع حکام کی معاونت۔

(d) ضلع حکام کی جانب سے قانون کے احکام کی عدم عمل آوری سے متعلق شکایات کا جائزہ لینا اور اس طرح کی شکایات کے ازالہ کے لئے متعلقہ حکام کو مناسب تلافی اقدامات کی سفارش کرنا۔

(e) قانون کی دفعہ 23 کی شق (4) کے تحت ضلع سطحی اداروں کی جانب سے کئے گئے اقدامات سے ناراض سرکاری اداروں کے ملازمین کی جانب سے کی جانے والی اپیل کا جائزہ لینا اور مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔

(f) کوئی دیگر سرگرمیاں جو وقتاً فوقتاً ریاستی حکومت کی جانب سے تفویض کی جا سکتی ہیں۔54

کسی نقص یا مخلوعہ عہدہ ہونے کے سبب کوئی کارروائی کالعدم نہیں ہوگی

ریاستی مشاورتی بورڈ برائے معذوری یا ضلع سطحی کمیٹی برائے معذوری کی کارروائی بورڈ کی تشکیل میں کسی نقص یا کسی مخلوعہ عہدہ کی موجودگی کی بناء کالعدم ہوگی۔

تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن۔ضلع نظم ونسق

کارپوریشن کے انتظامی سہولت کی خاطر ضلع سطحی ڈھانچہ جوائنٹ کلکٹر بہ اعتبار عہدہ ایگزیکٹیو ڈائریکٹر اور اسسٹنٹ ڈائرکٹر (بہبودی معذورین) بہ اعتبار ضلع مینیجر برائے کارپوریشن ہیں۔

کارپوریشن کے پراجیکٹ آفیسر، تربیت و پیداواری مرکز بھی متعلقہ ضلع کے جائنٹ کلکٹر/ایگزیکٹیو ڈائرکٹر کے کنٹرول کے تحت کام کرتے ہیں۔

31 اضلاع کی تنظیم جدید کے بعد معذورین اور معمر شہریوں کی بہبود کی سرگرمی کو بھی ضلع بہبودی عہدیدار کے تفویض کیا گیا۔اسی طرح تلنگانہ وکلانگولا امداد باہمی کارپوریشن کی سرگرمی بھی ضلع بہبودی عہدیدار کے تحت آتی ہے۔

قبل ازیں موٹر سے چلنے والی گاڑیاں، کوچنگ فیس اور آلات وامداد کے مصارت کے لئے معذورین کو دی جانے والی امداد وسبسیڈی کی اجرائی جوائنٹ کلکٹر/ضلع مینیجر کے جوائنٹ اکاؤنٹ کے تحت کی جاتی تھی۔

ٹرائی سائیکلوں، کرشس کی تیاری کے ورک آرڈرس کی انجام دہی کے سلسلہ میں مالیاتی لین دین کے لئے جوائنٹ کلکٹر/پراجیکٹ آفیسر، ٹی سی پی سی کے ساتھ ایک اور مشترکہ اکاؤنٹ ٹی وی سی سی یا ضلع سطح کے ورک آرڈر جیسے بید کی کرسیاں، کرسیوں کی دوبارہ بنت وغیرہ جیسے کاموں کے لئے ہے۔

اب تمام محکمہ جات یعنی ڈبلیوسی ڈی اور ایس سی کی سرگرمیوں کو ضم کردیا گیا ہے اور ہر ضلع میں ضلع بہبودی عہدیدار کو تفویض کیا گیا ہے۔اسی طرح اضلاع میں کارپوریشن کی سرگرمی کو ضلع بہبودی عہدیدار سمجھتے ہیں اور مالیاتی لین دین بھی جوائنٹ کلکٹر/ضلع بہبودی عہدیدار اور جوائنٹ کلکٹر/پراجیکٹ آفیسر، ٹی سی پی سی مشترکہ طور پر انجام دیتے ہیں تاکہ اسکیمات کو روبہ عمل لایا جائے۔55

ضلع قبل از مداخلت کے مراکز(DEIC)

District Early Intervention Centers)

ضلع قبل از مداخلت کے مراکز کو مزید تفتیش کے لئے پہلے اصلاحی مقام کے طور پر قائم کیا گیا ہے جہاں موبائیل ہیلت ٹیم کی جانب سے بھیجے گئے طریقوں کا علاج اور انتظام کیا جاتا ہے۔ ریاست میں 10 ڈی ای ٹی سینر قائم کئے گئے ہیں۔

قبل از مداخلت کے مراکز کا مقصد صحت کی جانچوں کے دوران بچوں میں صحت کی خرابی کا پتہ چلائے جانے کے بعد اصلاحی مدد فراہم کرنا ہے۔

ٹیم حسب ذیل پر مشتمل ہے:

طبی ماہرین۔3 (امراض اطفال۔1، میڈیکل آفیسر۔1، ڈینٹل ڈاکٹر۔1) فزیوتھراپسٹ۔1

آڈیولوجسٹ اینڈ اسپیچ تھراپسٹ۔1 فزیولوجسٹ۔1 آئیومیٹرسٹ۔1

قبل از مداخلت کرنے والی کم خصوص معلم کم سماجی کارکن 1 لیاب ٹیکنیشن۔1 ڈینٹل ٹیکنیشن۔1 مینیجر 1

ضلع قبل از مداخلت کے مراکز کا رول (ڈی ای ٹی سی)

1. بیماری کی جانچ اور علاج کے لئے حوالے کئے گئے بچوں کو اصلاحی خدمات کی فراہمی۔
2. ضلع قبل از مداخلت کے مراکز میں بچوں کی جانچ۔
3. ضلع ہاسپٹل میں پیدا ہونے والے تمام نومولودوں کے پاس دورہ بشمول وہ جو ایس این سی یو پوسٹ ناٹل اور 2016 قانون حقوق برائے معذورین کی دفعہ 72 کے تحت ریاستی سطح پر ضلعی سطح کی کمیٹی تشکیل دینے کی بات رکھی ہے کہ جسکے ذریعہ علاقائی مقامی سطح تک معذور افراد رسائی ممکن ہو سکے ان کمیٹی کو قائم کرنے اور عہدیداران کو تفصیلی طور پر بتاتے ہوئے اس کمپنی کے فرائض کو بیان کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت اور ضلعی سطح کے اشتراک سے فلاح و بہبود میں درکار حامل دشواریوں کو آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے۔56

ریاست تلنگانہ کے معذورین کے ضلعی سطح انتظامیہ کا تنقیدی جائزہ

نظم ونسق کی بہتری کی خاطر حکومتیں انتظامیہ کے لئے مرکز، ریاستوں، ضلعی اور منڈلوں کی سطح پر حکمرانی کو انجام دیتی ہیں۔ معذورین کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے میں سب سے اہم ذریعہ ضلعی سطحوں پر دیکھا جاتا ہے۔ لہٰذا معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے ضلعی سطح کے انتظامیہ میں، ضلعی فلاح و بہبود کے دفاتر اور کلکٹریٹ کارکرد ہیں اور ریاست تلنگانہ کے 31 اضلاع میں خدمات اور فلاح و بہبود کو معذورین تک پہنچایا جارہا ہے۔ اضلاع کے کلکٹرس عمل آوری کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ قانون 2016 حقوق برائے معذورین کے رہنمایانہ خطوط کے مدنظر ضلعی کمیٹی کا بھی قیام عمل میں لایا گیا ہے اس کمیٹی کے خطوط اور اصول وضوابط قانون میں بیان کئے گئے ہیں۔ ضلعی سطح کی کمیٹی میں کے مختلف نوعیت کے عہدیدار معذورین کی خدمات کے لئے سرگرم ہیں۔ لیکن باوجود اس کے فلاحی پروگراموں اور اسکیموں کی عمل آوری میں خاصا تضاد منظر عام پر موجود ہے۔ اسکیموں اور پروگراموں کی تشہیر کے لئے بھی یہ انتظامی سطح بھی معاون کروانہیں کر پارہی ہے معذورین سے جڑے معاملات میں حیدرآباد کے علاوہ دیگر اضلاع میں کئی بنیادی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً رسائی، حکام سے ملاقات اور سیاسی طاقتیں اکثر ضلعی سطح پر مسائل کا سبب بنتی ہیں۔ تلنگانہ ویکالانگولا کو آپریٹیو کارپوریشن بھی معذورین کے لئے تعلیم اور تربیت کے میدان میں اہم سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ اس کے ذریعہ معذورین تک اشیاء اور آلات، امدادی سہولیات کے لئے راہیں ہموار کی گئی ہیں۔ ضلعی سطح پر کارپوریشن کی جانب سے عملہ کا تعین کیا گیا ہے جو ان اقدامات کے لئے کارپوریشن کو جوابدہ ہیں۔ ان تمام سرگرمیوں سے استفادہ ہونے کے لئے ضلعی سطح پر معذورین تک ان کی سربراہی کے لئے کئی مرحلوں کے گزرنے میں وہ کبھی معذور تو کبھی ان کے اہل خاندان اکتاہٹ محسوس کرتے ہیں۔

معذوری کی روک تھام کے لئے ضلعی سطح پر محکمہ صحت کے DEIC کو قائم کیا گیا ہے اس کا مثبت پہلو یہ ہے کہ معذوری کی روک تھام کے لئے یہ مراکز مستعدی سے کام کررہے ہیں۔ ریاست تلنگانہ کے قیام کے بعد اس ضمن میں بہتر نتائج دیکھے جارہے ہیں۔

ضلعی سطح پر روک تھام کے لئے موجودہ دور تک عوام میں شعور کی کمی سے اکثر اضلاع میں رہنے والے لوگ اس طرح کی خدمات کو غیر ضروری تصور کرتے ہیں اکثر حاملہ خواتین اور بچوں سے متعلقہ معاملات میں گھریلو نسخوں پر انحصار کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے میں ضرورت ہے کہ حکومتیں ان اداروں کے ذریعہ نہ صرف معذوری کی روک تھام

بلکہ بچوں میں ہونے والی بیماریوں کے تدارک کے لئے مزید بہتر اقدامات کرے۔ نہ صرف ادویات بلکہ معاشرہ میں معذورین کے جڑے لوگوں کی تربیت کرے ان کے لئے اضلاع کی سطح پر شعور بیداری پروگرام منعقد کریں۔

مختصر یہ کہا جاسکتا ہے انتظامی سطح کی اہم اکائی اضلاع کا نظم ونسق ہے جو کہ ریاستوں رمنڈل اور دیہاتوں کی سطحوں کو جوڑتے ہیں۔لہٰذا ضرورت ہے کہ ضلعی سطح کے مراکز اور حکمت عملیوں کو خودمختاری بھی کچھ معاملات میں عطا کی جانی چاہئے۔تا کہ ضلعی سطح کے حالات کے پیش نظر اس ضمن میں کام کیا جاسکے۔

خلاصہ

معذور افراد سماج کا وہ طبقہ ہوتے ہیں جو اپنی کچھ محرومیوں کے باعث حقوق اور بااختیاری کے لئے خود سے پہل نہیں کر پاتے ایسے میں حکومت اور سماج کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ انہیں سماج کے دھارے میں شامل کرنے کے لئے ان کے لئے خصوصی موقف عطا کرے۔ معذورین کی فلاح بہبود کی ذمہ داری کو مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے قبول کرتے ہوئے معذورین کے حقوق اور سماج میں شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے مختلف قسم کی معذوری کے لئے الگ الگ ادارہ جات اور محکمہ جات کو قائم کئے ہیں۔ مرکزی حکومت نے معذورین کے حقوق کے پس منظر میں وزارت میں علیحدہ محکمہ برائے معذورین دیوانجگن پر قائم کیا ہے تا کہ ان سے جڑے معاملات بآسانی حل کئے جاسکیں اور فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جاسکے۔

مرکزی حکومت کے تحت معذور افراد کے لئے آٹھ قومی ادارہ جات اور قومی اسکیمیں کارکرد ہیں۔ چونکہ دستور ہند میں معذورین کو ریاستی امور میں شامل کیا گیا ہے۔اس لئے زیادہ تر ان کی دیکھ بھال اور فلاح و بہبود کے لئے ریاستوں کو ذمہ داری دی گئی ہے۔ معذورین کے قوانین ریاستوں میں کمشنریٹ قائم کرنے محکمہ جات کی کارکردگی کے متعلق گنجائش رکھی گئی ہے۔اس پس منظر میں ریاست تلنگانہ کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہاں معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے یہاں ایک کمشنریٹ اور محکمہ برائے معذورین اور معمرین قائم کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ دیگر شعبہ جات سے ہم آہنگی کرتے ہوئے یہ محکمہ معذورین کی فلاح کو یقینی بناتا ہے۔ معذورین کو تعلیم' روزگار اور دیگر سماجی خدمات کو آسانی سے ان تک پہنچانے' محکمہ جات کی کارکردگی کو موثر بنانے کے لئے Government

Order (G.O) کے ذریعہ احکامات حکومتوں کی جانب سے محکمہ جات کو دئے جاتے ہیں۔ تاکہ پالیسیوں اور پروگراموں کو بہتر طور پر لایا جاسکے۔ محکمہ جات کی جانب سے شعور جاتی مراحل بھی دیے جاتے ہیں۔ ان اداروں کا مقصد مستحق معذور افراد کو بااختیار بنانے اور ساتھ ہی ساتھ سماج میں خودمختاری کے ساتھ جوڑتا ہے۔ ان ادارہ جات کا تنقیدی جائزہ لیں تو یہ معلومات ہوتا ہے ان کی کارکردگی اور مقاصد کے درمیان کافی خلا موجود ہے دیگر محکمہ جات معذور افراد کو بہم سہولیات پہنچانے سے قاصر ہیں۔

☆☆

حواشی

1 Raghaan shanti, skilling the differently-abled, yojana, may 2016, p 10

2 http://www.britannica.com/topic/unitednationsdeclecration-on-the Rights of Disabled Persons

3 ایضاً

4 ایضاً

5 ایضاً

6 http://en.m.wikipedia.org/wiki/convention=on_theRights of Perons-with-disablities.

7 ایضاً

8 ایضاً

9 http://www.un/org/solder/enable/rights/covtext.html

10 http://socialjustice.gov.in

11 ایضاً

ایضاً 12

http://disablityaffairsgov.in/content 13

http://disabilityaffairs.gov.in/content/page/visionmission.php 14

محولہ11 15

Geol. S.L., Social welfare Administration - I, Deep & Deep, Publication, New Delhi,p 70 16

Pandya, Rameshwari, Social Justice and Empowernment of disadvant groups in India, New Century Publicaion, New Delhi, p 132 17

http://www.ayinihh.nic.in/about-institute 18

ayinihh.nic.in 19

ایضاً 20

محولہ17 21

en.m.wikipedia.org 22

http://nirh.gov.in/index.php 23

ایضاً 24

محولہ17 25

nioh kol.nic.in 26

ایضاً 27

nimh.gov.in 28

http://niepid.nic.in/contact.php 29

ایضاً 30

http://www.iphnewdelhi.in 31

ایضاً 32

ndfc.nic.in/annual-report 33

ایضاً 34

Department of women, children, disabled and senior citizens report 2018,Govt. of Telangana 35

36 ایضاً

37 Commissionarate for disabled in senior citizen. Govt. of Telangana

38 The Telangana rights for persons with Disablities (Rules)Govt. of Telangana

39 ایضاً

40 ایضاً

41 ایضاً

42 ایضاً

43 Deparment of Welfare for Disabled as senior citizen.Govt. of Telangana

44 ایضاً

45 محولہ36

46 ایضاً

47 Telangana Vikalungula Cooperative Corporation

48 Department of Health and family welfare Telangana

49 Department of Panchayat and Rural Development Telangana

50 Department of Housing, Telangana

51 محولہ44

52 محولہ39

53 ایضاً

54 محولہ42

55 ایضاً

56 محولہ48

باب:3

ریاست تلنگانہ میں معذورین کیلئے قوانین اور فلاحی پروگرامس

Legal Framework and Welfare Programmes for Disabled Person in Telangana State

تعارف(Introduction):

ترقی کے لئے انسانی وسائل کی اہمیت کا جائزہ معاشی اور غیر معاشی پہلوؤں سے لیا جائے تو معاشی نقطہ نظر سے انسانی وسائل کا فروغ معاشی ترقی کے لئے کلیدی تصور کیا جاتا ہے۔ غیر معاشی نقطہ نظر سے بھی یہ ان وسائل کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

بنی نوع انسان میں معذوری اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ خود انسانیت' ابتدائی دور کے سماج سے لے کر عصر جدید تک مختلف طریقوں کے ذریعہ انسانوں میں معذوری کا علاج اور انسداد کے لئے مختلف اقدامات کئے جاتے رہے ہیں۔ عموماً معذورین کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بڑی حد تک ان کے افراد خاندان' رضا کارانہ تنظیموں' غیر حکومتی اداروں اور سرکار پر عائد رہتی ہے۔ معذورین کی دیکھ بھال کے لئے معذوری کی شناخت روک تھام اور معذوری کے متعلق عوام میں شعور بیدار کیا جائے۔ معذورین میں خود اعتمادی اور تقویت جیسے جذبوں کو اجاگر کیا جائے اور ان کی رہنمائی مثبت پہلوؤں میں کی جائے تا کہ وہ ایک باوقار زندگی گذارنے کے قابل بن سکیں۔ 1

معذورین کی فلاح و بہبود و ترقی کے لئے بین الاقوامی سطح پر اعلامیہ اور کنونشن منعقد کئے جاتے ہیں اور اسی طرح ہندوستان میں معذورین کے لئے بھی حکمت عملیاں اپنائی جارہی ہیں۔ حالات اور ضروریات کے لحاظ سے نئے قوانین کو مرتب بھی کیا جارہا ہے۔ ہندوستان میں معذورین کے لئے چند قوانین بنائے گئے ہیں۔ معذور افراد کے لئے مواقع' شراکت داری اور سماجی ہم آہنگی وغیرہ امور کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتیں ان قوانین کے ہدایات کے پیش نظر فلاح و بہبود کے پروگرامس' اسکیمات اور دیگر اہم حکمت عملیاں مرتب کرتی ہیں۔ 2

ہندوستان میں معذورین کیلئے بنائے گئے قوانین کچھ اس طرح ہیں:

دماغی صحت کا قانون(Mental Health Act 1987):

دماغی صحت معذوری کی اصطلاح میں علیحدہ موضوع ہے چونکہ دماغی صحت کے باعث ذہنی معذوری یا ذہنی بیماری واقع ہوتی ہے اس ضمن میں دماغی صحت کی نگہداشت اور کنٹرول کے لئے ہندوستان میں دماغی صحت قانون کو22 مئی 1987ء کو پارلیمنٹ میں منظور کیا گیا۔ اس قانون میں 10 ابواب اور98 دفعات شامل ہیں۔ قانون میں ذہنی بیمار افراد کے علاج اور دیکھ بھال کے متعلق ہدایات کو واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔3

1987ء دماغی صحت قانون کی خصوصیات:

دماغی صحت قانون 1987ء کی خصوصیات کچھ اس طرح ہیں:

- ☆ دماغی صحت کے مختلف مسائل کے حل سے متعلق مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو رہنمایانہ اصول واضح کیے گئے ہیں۔
- ☆ مرکزی حکومت کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ مرکزی اتھارٹی برائے دماغی صحت کو قائم کرے گی اور اس اتھاریٹی پر مرکزی حکومت کی نگرانی' ہدایات اور مکمل کنٹرول رہے گا۔
- ☆ دماغی صحت قانون میں ریاستوں کو بھی پابند کیا گیا ہے کہ وہ ریاستی سطح پر ریاستی اتھارٹی برائے دماغی صحت کے لئے ضابطے مقرر کریں۔ ترقی اور رابطہ کاری کے انچارج وغیرہ اتھارٹی میں ہوں گے۔
- ☆ دماغی صحت سے متعلق نفسیاتی دواخانوں اور نفسیاتی نرسنگ ہومس کا قیام اور دیکھ بھال کو یقینی بنانا۔
- ☆ مرکزی حکومت ہندوستان کے کسی بھی حصے میں اور ریاستی حکومت اپنے دائرۂ اختیار کے حدود میں ذہنی طور پر بیمار افراد کے لئے داخلے' علاج اور دیکھ بھال کے لئے نفسیاتی ہسپتال (دواخانہ) یا نفسیاتی نرسنگ ہوم قائم کرسکتی ہے۔
- ☆ نفسیاتی دواخانوں اور نفسیاتی نرسنگ ہوم کے قیام کے لئے لائسنس ہونا لازمی شرط ہے۔
- ☆ لائسنس کی اجرائی اور منسوخی کے لئے ایک قانونی لائسنس اتھارٹی ذمہ دار ہوگی۔
- ☆ نفسیاتی دواخانوں اور نفسیاتی نرسنگ ہومز کا معائنہ اور مریضوں کی عیادت کے متعلق خفیہ ذاتی ریکارڈ رکھا جائے گا۔

☆ نفسیاتی دواخانوں اورنرسنگ ہومز میں متاثرہ شخص کا رضا کارانہ بنیادوں پرداخلہ ہونا چاہئے۔

☆ بعض ذہنی طور پر بیمارافراد کےداخلےاورمجرم جوکہ حراست میں ہیں،اُن سےمتعلق دفعات کوبھی رکھا گیا ہے۔

☆ ذہنی طور پر بیمار قیدیوں کا معائنۂ ڈسچارج اور غیر حاضری کی چھٹی کوتفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔

☆ ذہنی طور پر بیمار شخص کی ملکیت اس شخص کی تحویل اوراس کی جائیداد کےانتظام کوبھی بتایا گیا ہے۔

☆ جوشخص ذہنی طور پر بیمار ہو،اپنی دیکھ بھال اوراپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے قابل نہ ہوایسے مسائل میں ڈسٹرکٹ کورٹ کی طرف سے فائنڈنگ دی جانی چاہئے۔4

معذورافراد کا قانون 1995ء۔یکساں مواقع، حقوق کاتحفظ اورمکمل شراکت داری

(The Person with Disabilities Act 1995) (Equal Opportunities, protection of rights and full participation)

معاشرہ میں معذورین کے وقار اورطرز زندگی کو بہتر بنانے کے لئے معذور افراد کا قانون 1995ء (یکساں مواقع حقوق کا تحفظ اور مکمل شراکت داری) ہندوستان کی پارلیمنٹ میں 1995ء میں منظور کیا گیا اور قانون کو7 ستمبر 1996ء سے ملک بھرمیں نافذ کیا گیا۔اس قانون کا مقصد معذور افراد کے لئے یکساں مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شراکت داری کو یقینی بنانا ہے۔PWD Act میں جملہ XIV ابواب اور73 دفعات مشتمل ہے۔PWD Act کے ذریعہ مرکز اورریاستی حکومتوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ معذور افراد کے لئے فلاح و بہبود کو یقینی بنائیں۔

PWD 1995 کی خصوصیات:

PWD 1995 قانون کے نفاذ کے بعد ہندوستان میں معذورین کومنظر عام پرلانے کی کوششیں فلاحی اقدامات کے ذریعہ کی گئی ہے۔معذورین کو سماجی دھارے سے جوڑنے کے لئے اس قانون میں اہم موضوعات کو رکھا گیا ہے۔PWD قانون کی خصوصیات کچھ اس طرح ہیں:

☆ معذوری کے انسداد،معذورین کےحقوق کا تحفظ کرنا۔5

☆ طبی نگہداشت کی فراہم کویقینی بنانا۔

☆ تعلیم، تربیت، روزگار اور باز آباد کاری کے تئیں مرکزی اور ریاستی حکومت کی ذمہ داریوں کو واضح کیا جائے۔

☆ معذورین کے لئے رکاوٹوں سے پاک ماحول فراہم کرنا۔

☆ معذورین کے استحصال اور ان پر زیادتی کے ماحول کا تدارک کرنا۔

☆ سماجی دھارے میں معذورین کی شمولیت کے لئے خصوصی گنجائش فراہم کرنا۔

☆ معذورین میں عدم امتیاز کو یقینی بنانا۔

☆ معذورین کی تحقیق اور افرادی قوت کو فروغ دینا۔6

☆ معذورین کے لئے مرکزی اور ریاستی کمیٹی کے قیام کے لئے ہدایات قانون میں دی گئی ہیں۔

☆ معذور بچوں کو مفت تعلیم فراہم کرنا۔

☆ معذورین کے لئے خصوصی اسکولوں کا قیام عمل میں لانا۔

☆ معذورین کو مددگار آلات اور امدادی سامان کی فراہمی۔

☆ تعلیم اور روزگار میں معذورین کو تحفظ فراہم کرنا۔ معذورین کے پروگرامس اور اسکیمات کو منعقد کرنا۔

☆ معذور افراد کے لئے چیف کمشنر اور کمشنر کو تقرر کرنے کی ہدایت دینا۔

☆ معذورین کے سماجی تحفظ کو یقینی بنانا۔7

☆ باز آباد کاری کے ذریعہ معذورین کو خود مختار بنانا وغیرہ شامل ہیں۔

PWD 1995 قانون کے اہم اقدامات میں دیگر عوامل بھی شامل ہیں۔ معذورین کے نقلی صداقت نامہ حاصل کرنے پر روک تھام کیلئے اس قانون میں صداقت ناموں کی تصدیق اور دیگر جعلی ہوں تو سزائیں مرتب کی جائیں گی صداقت ناموں کی تصدیق کی گئی ہے۔8

نیشنل ٹرسٹ ایکٹ

The National Trust Act 1999

نیشنل ٹرسٹ قانون ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ وزارت برائے سماجی انصاف اور با اختیاری حکومت کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ نیشنل ٹرسٹ ایکٹ کا دراصل قانونی نام National Trust for welfare of

persons with Autism Cerebral Palsy, Mental Retardation and Multiple Disabilities Act 1999۔اس قانون کو ہندوستان کی پارلیمنٹ میں 1999 میں منظور کیا گیا۔نیشنل ٹرسٹ ایکٹ قانون میں IX ابواب اور 36 دفعات شامل ہیں یہ قانون اٹزم سے متاثرہ افراد' سیر یبرل فالج' دماغی پسماندگی اور کثیر معذوری کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔معذوری کی ان اقسام کو معاشرہ میں علیحدہ پہچان اور مقام دلوانے کے لئے اس قانون میں گنجائش رکھی گئی ہے۔9

1999 نیشنل ٹرسٹ ایکٹ کی خصوصیات:

1999 نیشنل ٹرسٹ ایکٹ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

- ☆ 1999 نیشنل ٹرسٹ ایکٹ میں اٹزم کا مطلب' سیر یبرل پالزی' دماغی پسماندگی اور کثیر معذوری کے متعلق مفہوم بیان کیا گیا ہے۔
- ☆ The National Trust for Welfare of Persons with Autism Cerebral Palsy, Mental Retardation and Multiple Disabilities کے بورڈ کے قیام اور بورڈ کے انتظامیہ کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا۔
- ☆ ٹرسٹ کے مقاصد بیان کیے گئے ہیں۔بورڈ کے فرائض اور اختیارات بیان کئے گئے ہیں۔
- ☆ علاقائی سطح کی کمیٹی کے قیام اور اس کے انتظامی نظام کو نیشنل ٹرسٹ ایکٹ میں واضح کیا گیا ہے۔
- ☆ بورڈ کی جوابدہی اور نگرانی کو نیشنل ٹرسٹ ایکٹ قانون کے تحت یقینی بنایا گیا ہے۔
- ☆ مرکزی حکومت کے ذریعہ دیے جانے والے مالیہ' اکاؤنٹ اور جانچ کے عمل کے متعلق معلومات درج ہیں۔
- ☆ مرکزی حکومت کے اختیارات اور اصول وضوابط کے متعلق ہدایات قانون میں درج کی گئی ہیں۔
- ☆ معذورین کے لئے سرپرستوں کا تقرر کرنا۔اس پہلو پر قانون میں غور کیا گیا ہے۔10

حقوق برائے معذورین قانون 2016ء

:(Rights of Persons with Disabilities Act 2016)

معاشرہ میں معذور افراد کی با اختیاری' وقار اور سماج میں شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے مرکزی حکومت

قوانین کا نفاذ عمل لاتی ہے۔اس پس منظر میں حکومت ہند نے موجودہ معذور افراد قانون 1995 کو منسوخ کرتے ہوئے نئے قانون حقوق برائے معذورین 2016 کو ہندوستان کے پارلیمنٹ کے ذریعہ نافذ کیا گیا اور اس قانون کا نفاذ 19 اپریل 2017 سے عمل میں لایا جارہا ہے۔حقوق برائے معذورین 2016 قانون XVII ابواب اور 102 دفعات پر مشتمل ہے۔اس قانون میں معذوری کی نوعیت اور متعلقہ امور کے متعلق تفصیلی معاملات کو پیش کیا گیا ہے۔مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو یہ قانون پابند کرتا ہے کہ وہ معذورین کے لئے فلاحی اقدامات اور حقوق کے تحفظ کے لئے کاوشیں کریں۔بطور ہندوستانی شہری معذورین کے حقوق کی ضمانت اس قانون کے ذریعہ فراہم کی گئی ہے۔[11]

2016 قانون حقوق برائے معذورین کی خصوصیات:

قانون حقوق برائے معذورین 2016 میں معذور افراد کے حقوق، شخصی آزادی، سماجی تحفظ اور شمولیت وغیرہ کے متعلق تفصیلی معاملات کو درج کیا گیا ہے۔اس قانون کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

☆ معذوری کی اقسام اور نوعیت کے متعلق معلومات درج کی گئی ہیں۔

☆ معذورین کے حقوق اور استحقاق کو بیان کیا گیا ہے۔

☆ حکومت اس بات کو یقینی بنائے کہ معذورین دیگر افراد کے مماثل مساویانہ حقوق، باعزت زندگی اور احترام کے حق سے مستفید ہوسکیں۔

☆ معذوری کی بنا پر امتیاز اور قابل اعتراض حرکت پر قانون کے پیرائے میں حکومتوں کی جانب کارروائی کی جائے گی۔

☆ معذوری کی بنا پر کسی شخص کو آزادی سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔

☆ ریاستی حکومت اور مقامی حکام اس بات کو بھی یقینی بنائے کہ معذور خواتین اور بچے مساوی حقوق سے استفادہ کرسکیں۔

☆ معذورین کو سماج میں رہنے کا حق حاصل ہوگا۔

☆ مناسب حکومت معذور افراد کو ہر طرح کی ذلت، تشدد اور استحصال سے محفوظ رکھنے کے لئے دستیاب قانونی سہولت فراہم کرے گی۔[12]

☆ عوام میں شعور بیدا کیا جائے گا اور معلومات دستیاب کی جائیں گی۔

☆ الیکشن کمیشن آف انڈیا اور ریاستی الیکشن کمیشن اس بات کو یقینی بنائے گی کہ معذور افراد کے لئے انتخابات تک رسائی ممکن ہو سکے۔

☆ انتخابی عمل سے متعلقہ اشیاء اور مواد بھی سہل اور قابل فہم ہو، اس کے لئے اقدامات کرے گی۔

☆ معذورین کے لئے انصاف تک رسائی کو یقینی بنائے گی۔

☆ مناسب حکومت اور مقامی حکام کوشش کریں گے کہ تمام تعلیمی ادارے جو مسلمہ یا امدادی سطح کی ہوں، وہاں معذور بچوں کی شمولیاتی تعلیم فراہم کریں گے۔

☆ بغیر امتیاز تعلیمی اداروں میں داخلہ اور عمارت' کیمپس کی سہولت کی رسائی کو ممکن بنائیں گے۔

☆ حکومت، معذور افراد کے مناسب روزگار کے حصول کیلئے رعایتی شرحوں پر قرضہ جات فراہم کرے گی۔

☆ پیشہ ورانہ تربیت اور خود روزگار کی مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

☆ معذورین کے لئے سماجی تحفظ و فروغ کے ضمن میں ضروری اسکیمات اور پروگرامس مناسب حکومت کی جانب سے واضح کیے جائیں گے۔13

☆ معذورین کی صحت کی دیکھ بھال کو یقینی بنانا۔

☆ معذورین کی باز آبادکاری کو فروغ دینا۔

☆ حکومت، معذورین کے لئے مناسب سفر انفارمیشن ٹکنالوجی اور مواصلاتی ٹکنالوجی تک رسائی کو ممکن بنائے گی۔14

☆ ادارہ جات برائے معذورین کے رجسٹریشن اور گرانٹ کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

☆ معذورین کو معذوری کی بنا پر صداقت ناموں کی اجرائی کے لئے قانون میں اصول وضوابط کو رکھا گیا ہے۔

☆ مرکزی اور ریاستی مشاورتی بورڈ قائم کئے جائیں اور ضلعی سطح کی کمیٹی کے متعلق قانون میں تفصیلی معلومات پیش کی گئی ہیں۔

☆ چیف کمشنر اور ریاستی کمشنریٹ برائے معذورین قائم کرنے اور ان کی ذمہ داریوں کو بھی واضح کیا گیا ہے۔

☆ معذورین کے لئے مخصوص عدالتوں کا قیام اور مخصوص Public Prosecutor کے بارے میں قانون میں گنجائش رکھی گئی ہے۔

☆ 2016ء قانون حقوق برائے معذورین میں دیگر اہم معاملات کو تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے تا کہ معذور بااختیار اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔15

معذور افراد کے لئے قومی پالیسی 2006ء

(National Policy for Persons with Disabilities 2006)

ہندوستان کے آئین میں تمام شہریوں کو مساوات، آزادی، انصاف اور وقار کو یقینی بنایا گیا ہے۔ معاشرہ میں معذورین کو فروغ دینے کے مقصد سے حکومت ہند نے فروری 2006 میں قومی پالیسی برائے معذورین مرتب کی ہے جس میں معذور افراد کی تعلیمی اور اقتصادی بحالی سے متعلق غور و فکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس پالیسی میں معذور خواتین، بچے، رکاوٹوں سے پاک ماحول، سماجی تحفظ، تحقیق اور بازآبادکاری پر بھی توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

قومی پالیسی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ معذور افراد ملک کے لئے قابل قدر انسانی وسائل ہیں لہٰذا پالیسی میں معذورین کے لئے ایسے ماحول بنانے کی جانب توجہ مبذول کی گئی جس کے ذریعے معذورین کو مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور معاشرہ میں مکمل شراکت داری کو یقینی بنایا جائے۔ معذور افراد کی اکثریت ایک بہتر معیاری زندگی گزار سکتی ہے اگرچیکہ انہیں مواقع، تعلیم، تربیت اور بازآبادکاری میں مواقع فراہم کیے جائیں۔16

2006 پالیسی برائے معذور افراد کی خصوصیات:

2006 پالیسی برائے معذور افراد کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ معذوری کی روک تھام کے لئے اقدامات کرنا۔

☆ سماجی اور معاشی بازآبادکاری فراہم کرنا۔

☆ معذور خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے اقدامات کرنا۔

☆ معذور بچوں کی ہمہ جہتی ترقی تعلیمی اور سماج میدان میں فراہم کرنا۔17

☆ بغیر رکاوٹ کا ماحول فراہم کرنا جہاں وہ آسانی سے سماج کے دیگر افراد کے مماثل رسائی حاصل کر سکیں۔

☆ حکومت ہند کو چاہیئے کہ وہ معذوری کے صداقت نامہ کی اجرائی اور طریقہ کار میں آسانی پیدا کرے۔

☆ دوستانہ ماحول میں صداقت نامے جاری کئے جائیں۔

☆ معذورین کو سماجی تحفظ فراہم کرنا۔

☆ غیرسرکاری ادارے (NGOs) جو معذورین کے لئے کام کررہے ہیں ان کو تعاون اور فروغ دینا۔

☆ (NSSO) کے ذریعہ معذورین کی سماجی اور معاشی سرگرمیوں اور حالات کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا۔

☆ معذورین کے لئے بہتر اقدامات کرنے کے مقصد سے تحقیق کو فروغ دینا۔

☆ کھیل کود اور ثقافت کے میدان میں معذورین کو ترجیح دینا۔

☆ معذورین سے متعلقہ قوانین میں حالات کے پیش نظر ترمیم کو یقینی بنانا۔18

☆ باز آبادکاری کے لئے پروگرامس عمل میں لانا۔

☆ معذورین کو بطور انسانی وسائل ترقی دینا۔

☆ معذور افراد کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کرنا وغیرہ۔

2006 پالیسی برائے معذورین کا نفاذ وزارت برائے سماجی انصاف اور اختیارات (دیونجگن) کے تحت کیا جاتا ہے۔ پالیسی کے نفاذ کے ذریعہ معذورین کو دوستانہ ماحول فراہم کرنے اور سماج میں معذورین کی شراکت پرزور دیا گیا ہے تاکہ معذور افراد خود کو سماج پر بوجھ محسوس نہ کریں بلکہ خوداعتمادی کے ساتھ عام افراد کے مماثل زندگی سے لطف اندوز ہوسکیں۔19

قومی پالیسی برائے تعلیم (National Policy for Education 2020)

انسانی صلاحیتوں کے مکمل استعمال، مساویانہ اور منصفانہ معاشرے کا فروغ اور قومی ترقی کے لئے تعلیم بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ ہندوستان کا فروغ، اقتصادی ترقی، سماجی انصاف اور مساوات، سائنسی پیش رفت، قومی اتحاد اور ثقافتی تحفظ کو تعلیم کے ذریعہ ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اس لئے ملک میں موجود صلاحیتوں اور وسائل کی ترقی کا دارومدار اعلیٰ تعلیم کی فراہمی میں پوشیدہ ہے۔

قومی پالیسی برائے تعلیم میں انسانی وسائل کے فروغ اور سماجی انصاف کے پیش نظر معذور افراد کے لئے بھی اس پالیسی میں نمایاں ہدایات دی گئی ہیں کہ اساتذہ کی تربیت معذور بچوں کے مطابق کی جائے۔ قومی پالیسی

برائے تعلیم 2020ء کے حصہ 5.21 میں حسب ذیل احکام معذورین کی تعلیم سے متعلقہ ہے جو کہ اس طرح ہیں:

☆ معذور طلباء کی تدریس کے لئے مخصوص ماڈل/ثانوی سطح پر تعلیمی مراکز قائم کیے جائیں۔

☆ معذور طلباء کے لئے مضامین کی تدریس قابل فہم بنائیں۔

☆ معذور بچوں کی خصوصی ضروریات کے متعلق آگاہی ہو۔

☆ معقول اور تعلیم یافتہ اساتذہ کی وافر تعداد دستیاب کرانی چاہئے۔

☆ NCTE اور RIC کے نصابوں کے تال میل پر دھیان دیا جائے۔

☆ اساتذہ کی ملازمتوں میں بھرتی سے پہلے یا دوران میں تربیت دی جائے وغیرہ۔20؎

ریاستِ تلنگانہ حقوق برائے معذورین (اُصول) 2018

Telangana State Rights of Persons with Disabilities Rules 2018

حکومت ہند نے 2016 قانون حقوق برائے معذورین کو نافذ کیا۔ اس قانون کے تحت ریاستوں کے لئے بھی اصول وضوابط اور ہدایات واضح کیے گئے ہیں اور ریاستوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ معذورین کے لئے حکمت عملیاں انجام دیں۔ معذورین کی فلاح و بہبود اور فروغ کے لئے اسکیمات پروگرامس قانون کے دائرے میں نافذ کریں۔

لہٰذا ریاست تلنگانہ میں قانون حقوق برائے معذورین کے قواعد اصول وضوابط کو اپنایا گیا اور تلنگانہ میں محکمہ خواتین، بچے، معذورین اور معمرین نے اس قانون 2016 حقوق برائے معذورین کے دفعات (1)101 اور (2) کے تحت ریاستی سطح پر "The Telangana State Rights of PWD Rule 2018" کے نام سے ریاستی گزٹ (جریدہ) کے ذریعہ 01-05-2018 میں شائع کیا گیا۔ اس قانون کو ریاست تلنگانہ حقوق برائے معذورین اصول 2018ء کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اس قانون کا اطلاق تلنگانہ کے تمام اضلاع میں یکساں ہوگا۔ TSRPWD (R) میں 24 اصولوں کو ذیلی اصولوں کے ساتھ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔21؎

ریاستِ تلنگانہ حقوق برائے معذورین (اُصول) 2018 کی خصوصیات

☆ معذورین کے سند اور رجسٹریشن کے متعلق ہدایات واضح کی گئی ہیں۔

☆ ریاستی تحقیقی کمیٹی برائے معذورین کے اراکین، چیرپرسن اور کمیٹی کے میعاد کو پیش کیا گیا ہے۔

☆ ریاستی حکومت معذور شخص کے حق میں کوئی قانونی بندش سے متعلق فیصلہ لینے کے لئے محدود سرپرستی کی حمایت کرے گا۔ان ذیلی سرپرستوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(a) معذور شخص کے والدین یا بالغ اولاد ہو۔

(b) اس کے بھائی یا بہن ہوں۔

(c) دیگر خون کے رشتہ دار یا نگران کار یا علاقہ کی ممتاز شخصیت 22؎

☆ ضلع بہبودی عہدیدار اگر سند کے لئے تین ماہ سے زیادہ وقت لیں تو محکمہ معذورین اور معمرین سے اپیل کر سکتے ہیں۔

☆ ریاستی مشاورتی بورڈ ریاستی حکومت قائم کرے گی۔

☆ ضلعی سطحی کمیٹی قائم کی جائے تاکہ معذورین کے جوڑے معاملات کے متعلق سال میں دومرتبہ اجلاس منعقد کرے گی۔ریاستی کمشنر برائے معذورین کو قائم کیا جائے جو محکمہ برائے معذورین کی سالانہ سرگرمیوں کا جائزہ لے گی۔23؎

☆ ریاستی کمشنر معذورین کے لئے مخصوص عدالت کے مماثل اختیار رہوں گے۔

☆ خصوصی پبلک پراسیکیوٹر کا تقرر کا اختیار ریاستی کمشنر کو ہوگا۔

☆ ریاستی فنڈ برائے معذور افراد کا انتظامیہ اور فنڈز کا استعمال کے متعلق بھی اس قانون میں معلومات تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔24؎

معذور افراد کے قوانین کا تنقیدی جائزہ

:(Critifical analysis of acts for Person with disabilities)

عالمی سطح پر ہر معذور طبقہ کی فلاح اور ترقی کے لئے اقدامات کیے جاتے ہیں کیونکہ اس معاشرہ میں اپنے طرز زندگی جی نہیں سکتا اور اپنے حقوق کے لئے کھڑا نہیں ہوسکتا۔معذور افراد کو بااختیار بنانے کے لئے قوانین ہندوستان میں مرکزی میں بنائے گئے ہیں جن کا اطلاق ملک کی تمام ریاستوں پر ہوتا ہے۔معذورین افراد کے

مسائل، حالات اور مواقع کے حساب سے مختلف قوانین بنائے گئے ہیں۔ جن کے متعلق معلومات دی جا چکی ہے لیکن ان قوانین کے اہم نکات اور تنقیدی جائزہ کچھ اس طرح ہے:

دماغی صحت قانون، یہ قانون دماغی طور پر معذور افراد کے حقوق بیان کرتا ہے۔ اس قانون میں واضح کیا گیا ہے کہ دماغی صحت کی وجہ سے اکثر ذہنی معذوری واقع ہوتی ہے لہٰذا اس قانون میں نفسیاتی معاملات، ذہنی معاملات اور دماغی صحت کی جانکاری دی گئی ہے۔ قانون میں دماغی صحت کے علاج کیلئے ادارہ جات اور خانگی ادارہ جات کی بھی اجازت دی گئی ہے جو کہ مثبت پہلو ہے۔ اس قانون میں خلاء کی بات کی جائے تو یہ اس قانون کی معلومات بہت منظر عام پر آئی ہے اس قانون کی تشہیر حکومتوں کی جانب سے کم کی جاتی ہے۔

1995 قانون برائے معذور افراد اس قانون کے ذریعہ ہندوستان کے تقریباً ریاستوں میں اس کا الحاق کیا گیا تھا۔ اس قانون میں معذور افراد کو مکمل شراکت داری اور یکساں مواقع کے متعلق بات کی گئی ہے۔ اس قانون میں معذوری کی اقسام اور ان کی تصدیق کے لئے صداقت نامے جاری کرنے کے لئے ہدایات رکھی گئیں۔ 1995 قانون برائے معذورین میں سماجی تحفظ، تعلیم، عدم امتیاز وغیرہ جیسے امور کو جگہ دی گئی تاکہ معذورین سماج میں خود کو محفوظ اور جوڑا ہوا محسوس کر سکیں۔ ان تمام امور کے باوجود قانون میں جو خلاء تھی یہ رہی کہ قانون میں خواتین معذورین کے لئے علیحدہ کوئی موضوع نہیں رکھا گیا اور قانون میں مختصر انداز میں ان موضوعات کو رکھا معذورین کی جامع فروغ کے لئے یہ قانون ناکافی رہا۔ بدلتے حالات اور سماج کے چلتے اس قانون کو رد کرتے ہوئے نئے قانون کے لئے بہتر حکمت عملیاں اپنائی گئیں۔

نیشنل ٹرسٹ قانون Act,1999 (NTA) اس قانون میں آٹزم سے متاثر اور کثیر معذوری والے افراد کو شامل کیا گیا جو کہ معاشرہ میں بہت ہی کم توجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس قانون کے لئے میں نشوونما اور دماغی حالت کے متعلق تفصیل دی گئی ہے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ معاشرہ میں لوگ اس بات کو اور اس معذوری سے متاثرہ افراد کو زندگی جینے کے حق سے محروم کر دیتے ہیں۔ انہیں سماج سے الگ تھلگ کر دیا جاتا ہے اس قانون کے ہونے کے باوجود ہندوستان جیسے بڑے ملک یہ معذورین نہایت کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔

The Rights for Person with Disabilities 2016 یہ قانون معذورین کے حقوق کی بات کرتا ہے نہ صرف حقوق بلکہ معذورین کو معاشرہ میں مقام دلانے اور سماج سے جوڑنے کے لئے کئی نکات کو اس

قانون میں درج کیا گیا ہے۔اس قانون میں مکمل آزادی، شمولیت، حقوق، وقار اور غیر امتیازی سلوک وغیرہ جیسے معاملات کے متعلق ضروری ہدایات کو شامل کیا گیا ہے کیونکہ معذورین کا یہ طبقہ خود سے اپنے حقوق کے لئے پہل نہیں کرپاتا۔اسے ہماری مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔قانون حقوق برائے معذور افراد میں معذورین کو معاشرہ میں انفرادی حیثیت دلوانے کے لئے نہایت اہم موضوعات کو رکھا گیا ہے۔اس قانون خواتین معذورین کے لئے ان کے تحفظ کی جائیدادوں 3 سے بڑھا کر 5 کردیا گیا ہے۔کیونکہ معذوری سماج میں ایک مسئلہ ہے تو بڑا مسئلہ خواتین معذور ہونا ہے۔مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ قانون معذور افراد کو عام افراد کے مماثل کے حقوق دلوانے کے مقصد سے تیار کیا گیا ہے۔چونکہ دیگر عام افراد ابھی تک معذورین کو ہمدردی اور بیچارگی کی نظر سے دیکھتے ہیں ایسے یہ قانون ایک امید کے طور پر ابھرا ہے اس کی ہدایات میں معذورین بہتر مستقبل اور آزادانہ زندگی گزارنے کے لئے تیار ہو پائیں گے۔لہٰذا اس قانون کا الحاق ملک کی تمام ریاستوں پر معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے اور ان کے حقوق کی ضمانت کے لئے عمل میں لایا جارہا ہے۔

ریاست تلنگانہ میں 1995 قانون حقوق برائے معذورین پر عمل کرتے ہوئے پالیسیوں اور پروگراموں کا نفاذ کیا گیا۔موجودہ نئے قانون 2016 حقوق برائے معذورین کا عمل میں لایا گیا ہے۔Act1995 کو منسوخ کردیا گیا ہے۔ریاست تلنگانہ میں قانون کے ریاست تلنگانہ کی ضروریات اور یہاں کے حالات کے مطابق قانون کی دفعات کو گزٹ (G.O) کے ذریعہ نافذ کیا گیا ہے جس کو تلنگانہ حقوق برائے معذورین 2018ء سے موسوم کیا گیا ہے۔ریاست تلنگانہ نے جن موضوعات کا انتخاب کیا ان میں اسناد کا رجسٹریشن، کمشنریٹ، ریاستی اور ضلعی سطح کی کمیٹی، مشاورتی بورڈ اور ریاستی فنڈ کے استعمال کے متعلق معلومات رکھی گئی ہیں۔مرکزی قانون کے ساتھ ساتھ ریاستی قانون کے ہدایات کے ذریعہ معذورین کے لئے بہترین انتظامات اور خدمات کے لئے کاوشیں کی جارہی ہیں۔

معذورین کے لئے مرکزی حکومت کے فلاحی پروگرامس اور اسکیمات:

ہندوستان میں بطور انسانی وسائل معذورین کو فروغ دینے کے لئے حکومت ہند وزارت برائے سماجی انصاف اور بااختیار (دیونجگن) مختلف سہولیات اور بازآبادی معذور افراد تک پہنچارہی ہے۔معذورین کی معاشی

ترقی، تکنیکی ترقی اور انتظامی امدادی اسکیموں کو عوامی ادارہ جات اور رضا کارانہ تنظیموں کے ذریعہ روبہ عمل لایا جارہا ہے اور معذورین کی بازآبادکاری اور فلاح و بہبود کے لئے گرانٹ۔ این۔ ایڈ مرکزی حکومت کی جانب سے فراہم کیا جاتا ہے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے چلائے جانے والے پروگرامس اور اسکیمات حسب ذیل ہیں:

- ☆ Assistance to Disabled persons for purchase/(ADIP Scheme) Fitting of Aids and Appliances
- ☆ دین دیال معذور بازآبادکاری اسکیم Deendayal Disabled Rehabilitation Scheme
- ☆ قومی انعامات برائے بااختیاری معذوری سے متاثرہ افراد اسکیم

  Scheme of National Awards for Empowerment Persons with Disabilities
- ☆ قومی وظائف برائے معذوری سے متاثرہ افراد اسکیم[25]

  Scheme of National Scholarship for Persons with disabilities

Assistance to Disabled Persons for Purchase/Fitting of Aids and Appliances Scheme (ADIP)

ADIP اسکیم 1981 سے ہندوستان میں نافذ العمل ہے۔ اس اسکیم کا بنیادی مقصد ضرورت مند معذور افراد کو پائیدار، نفیس اور سائنسی طور پر تیار کردہ جدید معیاری اشیاء اور آلات کی خریداری میں مدد کرنا ہے۔ آلات اور اشیاء کی مدد سے معذورین کی جسمانی، سماجی اور نفسیاتی بحالی کو فروغ دیا جاسکے اس ضمن میں خدمات مرکزی حکومت کی جانب سے پہنچائی جارہی ہیں۔[26]

ADIP اسکیم کے تحت فراہم کی جانے والی امداد اور آلات کے لئے ضروری دستاویزات ضرورت مند معذور کے پاس ہونے چاہئیں۔ اسکیم کے ذریعہ دی جانے والی مصنوعات، اشیاء اور آلات پر ISI کے نشان کا ہونا لازمی ہے۔

ADIP اسکیم کے ذریعہ دیے جانے والے آلات، اشیاء مصنوعات کی قیمت کم سے کم 500 روپے اور زیادہ سے زیادہ Rs 6000 ہوتی ہے۔ قابل غور پہلو یہ بھی ہے کہ اگر معذور فرد ڈگری کے طالب علم ہوں تو 8 ہزار تک کی اشیاء، مصنوعات دیے جاتے ہیں۔

ADIP اسکیم سے استفادہ کرنے والے معذورین کے والدین/سرپرستوں کی ماہانہ آمدنی کے لحاظ سے انہیں مصنوعات، اشیاء اور آلات فراہم کیے جاتے ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

جدول 3.1: ADIP اسکیم کے تحت امداد کی مقدار اور آمدنی کی حد

مکمل آمدنی (Total Income)	امدادی قیمت (Amount of Assistance)
ماہانہ 6,500 روپے کے دائرے میں	مفت آلات اور اشیاء مہیا کی جاتی ہیں۔
6501 سے 10,000 ماہانہ آمدنی	آلات اور مصنوعات کی 50 فیصد قیمت وصول کی جاتی ہے۔

ADIP اسکیم کی عمل آوری کے لئے، رضا کارانہ تنظیمیں، قومی ادارہ جات جو کہ وزارت سماجی انصاف اور بااختیاری (دیوبجکن) کے تحت ہوں اور Artificial Limbs Manufacturing Corporation of India (ALIMCO) کانپور بنیادی طور پر ذمہ دار ہیں۔ 27

دین دیال معذور بازآبادکاری اسکیم

(Deendayal Disabled Rehabilitation Scheme)

حکومت ہند وزارت برائے سماجی انصاف اور بااختیار (دیوبجکن) معذور افراد کی فلاح و بہبود اور خدمات کو یقینی بنانے کے لئے رضا کارانہ تنظیموں کو Deendayal Disabled Rehabiliation Scheme (DDRS) کے ذریعہ گرانٹ ان ایڈ فراہم کرتا ہے تاکہ وہ مندرجہ ذیل پراجیکٹس کا انعقاد عمل میں لائیں جو کہ حسب ذیل ہیں: 28

☆ پیشہ ورانہ تربیتی مراکز کو قائم کرنا۔

☆ مخصوص اسکولس برائے معذوری متاثرہ افراد کے لئے قائم کرنا۔

☆ جذام فالج سے متاثرہ بچوں کے لئے پراجیکٹ بنانا۔

☆ انسانی وسائل کی ترقی کے لئے پراجیکٹ کا انعقاد عمل میں لانا۔

☆ ضلعی معذوری باز آبادکاری مراکز کا قیام عمل میں لانا۔

☆ سمینارس، ورک شاپ اور دیہاتی کیمپس کو منعقد کرنا وغیرہ۔

مندرجہ بالا پراجیکٹس کے علاوہ معذورین کے تئیں عوامی شعور، دوستانہ ماحول کی فراہمی اور گھریلو باز آبادکاری کے لئے بھی پراجیکٹس بنائے جاتے ہیں۔ پراجیکٹ کا 90 فیصد گرانٹ اسکیم کے ذریعہ خدمات کی شکل دی جاتی ہے۔29؎

قومی اسکالرشپ (وظائف) برائے معذوری سے متاثرہ افراد اسکیم

:(National Scholarships for Person with Disabilities)

ہندوستان میں مرکزی اسکیم قومی اسکالرشپ برائے معذوری سے متاثرہ افراد معذور طلباء کو تعلیم سے جوڑنے کے لئے اہم جز کے طور پر کام کررہی ہے۔ اس اسکیم کے تحت سالانہ 500 اسکالرشپس دیے جاتے ہیں ایسے معذور طلبا جو پوسٹ میٹرک، پیشہ ورانہ اور تکنیکی کورس سے وابستہ ہوں جس کا دورانیہ 1 سال کا ہو۔ انہیں اسکالر شپ دی جاتی ہے۔30؎

البتہ جو معذورین سیر برل پالری۔ ذہنی معذور، کثیر معذوریوں میں مبتلا ہوں اور سماعتی معذور ہوں انہیں یہ اسکالرشپ 9 ویں جماعت سے دی جاتی ہے۔ ایسے معذور طلبا جن کی معذوری 40% سے زائد ہو اور جن کے گھر کی ماہانہ آمدنی 15,000 سے زائد نہ ہو وہ معذور اس اسکیم کے لئے اہلیت رکھتے ہیں۔31؎

معذورین کو دی جانے والی اسکالرشپ کی شرائط کچھ اس طرح ہیں:

☆ ماہانہ معذور طلباء Day اسکالر کو 700 روپے اور 1,000 ہاسٹل میں رہنے والے معذور طالب علم کو دی جاتی ہے۔

☆ پوسٹ گریجویٹ اور تکنیکی یا پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے والے معذور طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔

☆ کسی ڈپلوما یا پیشہ ورانہ سرٹیفکیٹ کورس کو سیکھ رہے معذورین میں Day اسکالر کو 400 اور ہاسٹل میں رہنے والوں کو 700 روپے ماہانہ دیے جاتے ہیں۔

☆ پیشہ ورانہ سافٹ ویر اور پوسٹ گریجویٹ تعلیم حاصل کرنے والے معذورین کو اس اسکالرشپ کے ذریعہ دس ہزار سالانہ فیس باز ادائیگی بھی کی جاتی ہے۔

☆ قومی وظائف معذورین کا بنیادی مقصد معذور طلبا کو اعلیٰ تعلیم اور فن مہارت سے جوڑتا ہے تاکہ اس اسکیم سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے معذورین تعلیم میں دلچسپی لیں اور خوشگوار ماحول مہیا کیا جاتا ہے ان قومی وظائف کی درخواستوں کی طلبی کے لئے اشتہارات مرکزی اور مقامی سطح کے نمایاں اخباروں میں ہر سال جون کے مہینے میں دیے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ وزارت برائے سماجی انصاف اور بااختیار (دیونجکن) کی ویب سائٹ پر بھی تشہیر کی جاتی ہے۔32

قومی انعامات برائے بااختیاری معذوری سے متاثرہ افراد اسکیم

(Scheme of National Awards for Empowerment of persons with Disabilities):

معذور افراد کی بااختیاری اور بحالی ایک بین الضابطہ عمل ہے جس میں مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا جاتا ہے یعنی روک تھام، جلد از جلد پتہ لگانا، مداخلت، تعلیم، پیشہ ورانہ تربیت، باز آبادکاری اور سماجی انضمام وغیرہ شامل ہیں۔ معذورین کی پہچان اور بااختیاری کے بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کے خدمات عیوض انعامات معذورین کو عطا کئے جائیں۔

معذورین کے انعامات مختلف شعبہ جات میں اہم کارنامے انجام دینے پر مقرر کیے جائیں مثلاً شاندار فرد، شاندار تخلیقی معذور فرد اور موثر ٹکنالوجی کے استعمال وغیرہ اس طرح معذورین کی ہمت افزائی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

معاشرہ میں قائم ادارہ جات میونسپل انتظامیہ پنچایتیں اور دیگر مقامی سرکاری وغیر سرکاری شعبہ کی معذورین کے لئے بہتر کارکردگی کے لئے بھی دیے جائیں تاکہ آزادانہ ماحول معذورین کے لئے تیار کریں۔ عوامی، خانگی ادارہ جات رسائی کو فراہم کرنا، معذور افراد سڑکوں پر تعمیر شدہ ماحول میں بغیر رکاوٹ تخلیق کرنا، اس طرح کی خدمات کے لئے ماحول بہترین ریاست کو بھی انعام دیا جانا چاہئے۔33

عوامی یا خانگی شعبہ میں ملازمت کرنے معذور کو معذور اور شاندار ملازمین کا انعام دیا جانا چاہیئے۔معذور خواتین کے لئے انعامات تقررات کو ترجیح دی جائے دیہاتوں میں رہنے والی معذور خواتین اور خود روزگار خواتین معذور افراد کو قومی انعامات کے لے ان کی نامزدگی کی ترغیب دی جانی چاہیئے۔34

ریاست تلنگانہ میں معذور افراد کی فلاح و بہبود کے پروگرامس:

ریاست تلنگانہ میں فلاح و بہبود میں کافی ترقی دیکھی جارہی ہے۔آندھراپردیش سے علیحدہ ریاست تلنگانہ ہونے کے بعد متحدہ آندھراپردیش میں بنانے کے پروگرامس پر عمل آوری مزید بہتر اور منظّم طریقے سے کی جارہی ہے۔معذور افراد کو سماجی دھارے سے جوڑنے اور ان کی معاشی، سماجی حالات کو سدھارنے کے لئے پروگرامس 2016 قانون حقوق برائے معذورین کے تحت، پروگرامس ترتیب دیے گئے ہیں۔محکمہ برائے معذورین اور معمرین کے زیرنظر معذور افراد کے پروگرامس کو چار اہم زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔تعلیمی شعبہ ترقیاتی پروگرامس، ترغیبی پروگرامس اور سماجی تحفظ کے پروگرامس۔ ویکالنگولا کوآپریٹو کارپوریشن کی جانب سے بھی معذورین کے لئے اشیاء آلات کی سربراہی، مالی امداد، تکنیکی اور دیگر اہم اشیاء فراہم کی جارہی ہیں۔محکمہ معذورین اور معمرین، کارپوریشن کے علاوہ ریاست تلنگانہ میں دیگر محکمہ جات سے ہم آہنگی کرتے ہوئے معذورین کے لیے فلاح و بہبود بہم پہنچایا جارہا ہے جس میں محکمہ برائے عوامی صحت اور خاندان کی فلاح و بہبود، تعلیمی محکمہ، ترقی خواتین اور بہبودی اطفال، پنچایت راج وغیرہ شامل ہے۔جس کے ذریعہ معذوری کے انسداد، تعلیمی ترقی اور سماجی دھارے کی کوششیں شامل ہیں۔35

ریاست تلنگانہ میں معذورین کے لئے مختلف ادارہ جات اور کارپوریشن کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیمات اور پروگرامس حسب ذیل ہیں:

1. تعلیمی پروگرامس: Educational Programmes

☆ ادارہ جات (ہومس، ہاسٹلس اور اقامتی مدارس)

☆ ماقبل میٹرک وظائف برائے معذورین

☆ ماقبل میٹرک وظائف برائے ذہنی معذورین

☆ مابعد میٹرک وظائف برائے معذورین

☆ ماقبل میٹرک بصارتی معذور طلباء کو برائل کتابوں کی سربراہی

☆ کاپیاں بستر کا سامان' مطالعہ کے مواد کی فراہمی

☆ اساتذہ کی تربیت کا مرکز برائے بصارتی معذورین

2. سماجی تحفظاتی پروگرامس : Social Security Programme

☆ معاشی بازآبادکاری اسکیم

☆ شادی کے لئے ترغیبی انعامات

☆ پیٹرول اور ڈیزل کی سبسیڈی

☆ بغیر رکاوٹ کا ماحول

☆ آسرا وظائف

3. تحفظات: Reservations

☆ تعلیمی تحفظات

☆ روزگار میں تحفظات 36

4. تلنگانہ ریکالنگورا کوآپریٹو کارپوریشن کے اقدامات

Telangana Vikalangula Co-Operative Corporation

☆ امدادو آلات اور مصنوعی اعضا کی فراہمی

☆ ADIP اسکیم کی ریاست تلنگانہ میں عمل آوری

☆ تربیتی پروگرامس

☆ TVCC کی یونٹ واری تفصیلات

☆ مصنوعی اعضاء تیاری /اور بیساکھی کی تیاری کے مراکز 37

5. دیگر محکمہ جات کے تعاون سے عمل پیرا اسکیمیں

Other Departmental Implementing Programmes / Schemes

☆ راشٹریہ بال سواستھا کاریکرم (Programme)

☆ معذورین کے والدین کو حساس بنانے کا پروگرام (Inclusive Education)

☆ Society Elimination rural poverty (SERP)

☆ مہاتما گاندھی قومی دیہی ضامن روزگار اسکیم تلنگانہ

☆ Mission for Elimination of Poverty in Municipal Areas (MEPMA)

☆ حمل ونقل کے لئے TSRTC کی سہولیات[38]

تعلیمی پروگرامس برائے معذورین ریاست تلنگانہ میں کچھ اس طرح ہیں۔

رہائشی ادارہ جات: (ہاسٹل، ہومس اور اقامتی مدارس)

ریاست تلنگانہ میں معذور افراد کی تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانے کے مقصد سے رہائشی ادارہ جات مختلف اقسام کے معذورین کے لئے چلائے جارہے ہیں۔ان اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے معذورین معاشرہ میں اپنی پہچان، شناخت کے حصول کے لئے جدوجہد کررہے ہیں۔ادارہ جات میں ہاسٹلس، ہومس اور اقامتی مدارس شامل ہیں۔ان میں معذور طلبا اور معذورین کے لئے سہولیات فراہم کی جاتی ہیں تاکہ معذورین میں تعلیمی بااختیاری کو یقینی بنایا جاسکے۔

ریاست تلنگانہ میں معذورین کے لئے فی الوقت 10 ہومس، 10 ہاسٹلس اور 5 اقامتی مدارس کارکرد ہیں۔ جن میں معذوری کی نوعیت کے مطابق سہولیات اور خدمات فراہم کی جاتی ہیں ان ادارہ جات کی تفصیلات کو مندرجہ ذیل جدولوں کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے جو کہ کچھ اس طرح ہیں:

(A) ہاسٹل برائے معذورین (B) ہومس برائے معذورین (C) اقامتی مدارس[39]

جدول 3.2:(A) ہاسٹلس برائے معذورین

سلسلہ نشان	ضلع کا نام	ہاسٹل کا نام (Hostel Name)
1.	محبوب نگر	1. حکومتی ہاسٹل برائے ہاتھ پیر سے معذورین، مرد محبوب نگر، میتو گوڑہ

2.	رنگاریڈی	2. حکومتی ہاسٹل برائے اعضاء سے محروم (Orthopedically) معذورین مرد‘ شیالا جاپوری‘ منصورآباد 3. حکومتی ہاسٹل برائے اعضاء سے محروم (Orthopedically) معذورین‘ چیتنیہ پوری‘ رنگاریڈی 4. حکومتی ہاسٹل برائے اعضاء سے محروم (Orthopedically) معذورین خواتین‘ چمپاپیٹ‘ رنگاریڈی
3.	نظام آباد	5. حکومتی ہاسٹل برائے معذورلڑکے
4.	عادل آباد	6. حکومتی ہاسٹل برائے کمارواڑی‘ انکولی روڈ‘ عادل آباد
5.	ورنگل	7. حکومتی ہاسٹل برائے معذورین (لڑکیاں) صوبہ داری‘ ہنمکنڈہ
6.	کھمم	8. حکومتی ہاسٹل برائے مرد کھمم
7.	نلگنڈہ	9. حکومتی ہاسٹل برائے معذورین مرد نلگنڈہ
8.	حیدرآباد	10. حکومتی ہاسٹل برائے نابینا معذورین مرد‘ دارالشفاء‘ حیدرآباد
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Citizens.		

نابینا اور ہاتھ پیر سے معذورین کے لئے قائم کئے گئے ریاست تلنگانہ کے ہومس برائے معذورین کی تفصیل حسب ذیل ہے:

جدول 3.3: ہومس برائے معذورین (Homes for disabled persons)

سلسلہ نشان	ضلع کا نام	ہوم کا نام
1.	رنگاریڈی	1. حکومتی ہوم برائے جسمانی معذورین (مرد) چمپاپیٹ‘ رنگاریڈی 2. حکومتی ہوم برائے جسمانی معذور (مرد) ساگررنگ روڈ‘ رنگاریڈی 3. حکومت ہوم برائے معمرین اور معذور خواتین عنبرپیٹ
2.	کریم نگر	4. حکومت ہوم (گھر) برائے معمرین اور معذورین کارخانہ گڈا‘ کریم نگر
3.	ورنگل	5. حکومتی ہوم برائے معذورین لڑکے صوبیداری‘ ہنمکنڈہ

.4	حیدرآباد	6. حکومتی ہوم برائے نابینا معذور مرد'نائل نگر'حیدرآباد 7. حکومتی ہوم برائے نابینا معذور مرد سالار جنگ کالونی' حیدرآباد 8. حکومتی ہوم برائے نابینا معذورین مرد' موسیٰ رام باغ' حیدرآباد 9. حکومتی ہوم برائے نابینا معذورین خواتین (کالج جانے والی) شالیواہنا نگر'حیدرآباد 10. حکومتی ہوم برائے نابینا معذور B بلاک' ملک پیٹ' حیدرآباد
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Citizens.		

بصارتی اور سماعتی معذورین کے لئے اقامتی مدارس

(Residential School for Visually and Hearing Disabled)

بصارتی اور سماعتی معذورین کی فلاح اور تعلیمی بااختیاری کے لئے ریاست تلنگانہ میں قائم کردہ اقامتی مدارس حسب ذیل ہیں۔ موسیقی اور IT کی تربیت تمام رہائشی مدارس میں دی جاتی ہے۔41

جدول3.4: اقامتی مدارس برائے بصارتی /سماعتی معذورین

سلسلہ نشان	بصارتی /سماعتی معذورین کے اقامتی مدارس کے نام	ضلع کا نام
.1	حکومتی اقامتی مدرسہ برائے سماعتی معذورین' حیدرآباد	حیدرآباد
.2	حکومتی اقامتی مدرسہ برائے سماعتی معذورین' مریال گوڑہ'نلگنڈہ	مریال گوڑہ'نلگنڈہ
.3	حکومتی اقامتی مدرسہ برائے سماعتی معذورین' کریم نگر	کریم نگر
.4	حکومتی اقامتی مدرسہ برائے بصارتی معذورین کریم نگر	کریم نگر
.5	حکومتی اقامتی مدرسہ برائے بصارتی معذورین' محبوب نگر	محبوب نگر
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Citizens.		

ہاسٹلس' ہومس اور اقامتی مدرسہ میں رہنے والے معذورین کو رہائش کی خدمات کے ساتھ ساتھ دیگر سہولیات مثلاً صابن' سر کا تیل' بستر کا سامان' کپڑے' کتابیں' نوٹ بکس وغیرہ مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

دی جانے والی سہولیات کو حسب ذیل جدول میں وضاحت کی گئی ہے۔ رہائشی اداروں میں دی جانے والی

سہولیات:

حسب ذیل جدول میں وضاحت کی گئی ہے۔42ے

جدول3.5: ہومس ہاسٹلس اور اقامتی مدارس میں دی جانے والی سہولیات

sl.no.	Items	Existing Rates	Enhanced Rates
1.	Diet Charges I to VII class to Intermediate	Rs/ 338/- P.M. Rs. 412 P.M.	Rs. 4733/- P.M. Rs. 535 P.M
2.	Cosmetic Charges 130 Girls/Men Girls/women	Rs. 20 P.M Rs. 25/- P.M.	Rs. 50/- P.M. Rs. 75/- P.M.
3.	Haircut Charges	Rs. 5/- P.M	Rs/ P.M.
4.	Stiching Charges	Rs. 20/- Perpair in Rs. 40/- per 2pair	Rs. 40/- Perpair & Rs. 80/-
5.	Supply of Uniform	Two pair per Annum	Four pair of uniforms per annum
6.	Supply of Bedding Material	Rs. 120.p.a per inmate with 10% price eselastion per year (for every 2 year)	One ser for bedding material @ Rs. 300/- every year with price eslalation @ 10% every year.
	Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Citizens.		

معذور طالب علموں کو تعلیم کی جانب راغب کرنے کے لئے ماقبل میٹرک وظائف، ماقبل میٹرک وظائف برائے ذہنی معذور طلباء اور مابعد میٹرک وظائف اور ٹیوشن فیس کی بازادائیگی دیے جاتے ہیں۔ جو کہ اس طرح ہیں

(A) ماقبل میٹرک وظائف

(B) ماقبل میٹرک وظائف برائے ذہنی معذور طلباء

(C) مابعد میٹرک وظائف اور ٹیوشن فیس کی بازادائیگی

(A) ماقبل میٹرک وظائف

ابتدائی تعلیم کی سطح پر معذورین کو تعلیم کی جانب راغب کرنے کے لئے معذور طلباء کو اول سے دسویں جماعت تک سرکاری یا غیر سرکاری مدرسوں میں ماقبل میٹرک وظائف دیے جاتے ہیں تا کہ معذور طلباء ابتدائی تعلیم کو حاصل کرنے میں پہل کریں اور یہ وظائف معذور طلباء کو ماہانہ دیے جاتے ہیں۔ جماعتوں کی مناسبت سے علیحدہ رقم مقرر کی گئی ہے بڑھتی ہوئی جماعت کے ساتھ رقم میں بھی اضافہ ضروریات کے پیش نظر رکھا گیا ہے۔

مندرجہ بالا جدول میں ماہانہ وظیفہ، حمل ونقل الاؤنس، ہاتھ پیر سے معذور اور نابینا معذور کو کس جماعت میں کتنی رقم مہیا کی جائے گی اس کی تفصیل درج کی گئی ہے جس کے مطابق I-V جماعت کے لئے جملہ 170 روپئے، VI-VIII کے لئے 200 روپئے اور IX-X جماعتوں کے لئے ماہانہ جملہ 282 روپئے مختص کیے گئے ہیں جو کہ تعلیمی سال کے دوران میں مہیا کیے جاتے ہیں۔43

جدول 3.6: ماقبل میٹرک طلباء کے الاؤنس

سلسلہ نشان	جماعت	ماہانہ وظیفہ	حمل ونقل الاونس	O.H Only	V.H Only	جملہ
1	I-V	70	50	25	25	170
2	VI-VIII	100	50	25	25	200
3	IX-X	182	50	25	25	282

Source: Department of Disabled and Senior Citizens

ماقبل میٹرک وظائف برائے ذہنی معذور طلباء

ذہنی معذوری سے متاثرہ طلباء کو ماقبل میٹرک، وظائف برائے ذہنی معذور طلباء علیحدہ طور پر دی جاتی ہے۔ ایسے ذہنی معذور طلبا جو کسی بھی مخصوص اسکولس میں ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے اور والدین یا سرپرستوں کی سالانہ آمدنی 1 لاکھ روپے سے کم ہو انہیں سالانہ ایک ہزار روپئے وظیفہ فراہم کیا جاتا ہے۔ نہ صرف مخصوص اسکولس بلکہ ایسے غیر حکومتی ادارہ جو کسی بھی قسم کے حکومتی مالی تعاون لینا ہوا ن میں تعلیم حاصل کرنے والے ذہنی معذور طلباء کو بھی یہ وظائف دیے جاتے ہیں۔44

مابعد میٹرک وظائف(Post Matric Scholarships)

مابعد میٹرک وظائف 1987 سے SC, ST, BC معذور طلباء کے لئے منظور کی جارہی ہیں۔ ایسے معذور طلباء جو انٹرمیڈیٹ' ڈگری' پوسٹ گریجویشن اور پیشہ وارانہ کورسس سے وابستہ ہوں اور جن کے والدین کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپے سے کم ہو ان معذور طلباء کو اسکالرشپ فراہمی کے لئے اہل قرار دیا جاتا ہے۔

مابعد میٹرک وظائف کی تفصیل

جدول 3.7: مابعد میٹرک وظائف برائے معذورین

کورس(Course)	سالانہ منظورہ
انٹرمیڈیٹ(Intermediate)	3250 روپئے سالانہ
ڈگری(Degree)	3250 روپے سالانہ
پوسٹ گریجویشن(Post Graduation)	4420 روپے سالانہ
پیشہ ورانہ کورسس(Professional Courses)	4420 روپے سالانہ
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Citizens.	

مندرجہ بالا جدول میں مابعد میٹرک وظائف کو درج کیا گیا ہے۔ اوپر بیان کردہ اعلیٰ تعلیم کے وظائف کے علاوہ ٹیوشن فیس کی بازادائیگی اور خصوصی فیس کی منظوری معذور طلباء کے لئے حکومت کے تعین کردہ فیس کے مطابق دی جاتی ہے۔

پیشہ ورانہ کورسس سے وابستہ معذور طلباء جو M.B.A, B.Tech, MBBS کمپیوٹر اور B.Ed وغیرہ میں زیر تعلیم ہوں ان کے لئے ٹیوشن فیس کی بازادائیگی مختص کی جاتی ہے۔[45]

پری میٹرک بصارتی معذور طلباء کو بریلی کتابوں کی سربراہی

بصارت سے معذور طلباء جو اول تا دہم جماعتوں میں تعلیم حاصل کررہے ہوں انہیں حکومت کی جانب سے ہاسٹل میں رہنے والے طلبا اور روزانہ اسکول آنے والے طلباء کو بریلی کی کتابیں مفت میں فراہم کی جاتی ہیں۔

کاپیاں' بستر کا سامان' مطالعہ کا مواد کی فراہمی

ہومس برائے معذورین اور ہاسٹل برائے معذورین میں رہنے والے معذور طلباء کو کاپیاں (Note

(Books)اور بصارتی معذور طلباء کو بریلی شیٹ دی جاتی ہے۔ دیگر سہولیات میں گدے، بستر، ٹرنک باکس اور برتن دیے جاتے ہیں۔ معذور طلباء کو تعلیم سے رجوع کرنے کے لئے کتب خانہ کی کتابیں اور اسٹیشنری کی اشیاء مثلاً جیومٹری باکس، Scale، میاپ، پنسل، ربر وغیرہ دیے جاتے ہیں۔ خاص طور پر IX اور X کے طلباء کو پڑھنے کے لئے مطالعہ کا مواد بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

تعلیمی امتحانات میں رعایات

معذورین کو تعلیم سے آراستہ کرنے اور انکو خصوصی مراعات عطا کرنے کیلئے محکمہ تعلیم نے اس ضمن میں چند سفارشات کو حکومت کو پیش کیا اور منظوری حاصل کی ہے۔ معذور طلباء جو ساتویں، دہم کا امتحان دینے کے اہل ہیں ان کو چند معملات میں چھوٹ فراہم کی جاری ہے۔ جو کہ حسب ذیل ہیں۔

☆ تمام بصارتی، گونگے اور بہرے VII اور X ویں جماعت کے طالب علموں کو تمام مضامین میں Passing Marks کو 25 سے 20 نشانات کر دیا گیا ہے۔

☆ امتحانوں میں جمبلنگ سسٹم Jumbling System کو ان طالبات کیلئے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور انکے امتحانی پرچوں کی جانچ کیلئے صرف تربیتی اساتذہ کو مقرر کیا جارہا ہے۔

☆ نابینا معذور کو جو محرر Scribe فراہم کئے جاتے ہیں وہ دسویں جماعت کے ہونے چاہئے۔

☆ سماعتی معذور طلباء کو ایک لسانی پرچہ اور فیس ک ادائیگی سے مثتثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ VII تا X کے تمام امتحانی پرچوں میں آدھا گھنٹہ زائد وقت مقرر کیا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل بالا رعایات کے پیش نظر حکومت اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ Board of Intermediate نے بصارتی، گونگے بہرے اور جسمانی معذورین کیلئے چند اہم حکمت عملیاں پیش کی گئی ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل جدول میں درج ہیں۔ 47

جدول: 3.8 معذورین کو منظور کردہ امتحانات میں رعایتیں

سلسلہ نشان	معذوری کی نوعیت	رعایت اور مستثنیٰ معاملات
A	I اور II سال کے بصارتی، گونگے بہرے اور جسمانی معذور طلباء	I اور II سال کے امتحانوں میں جمبلنگ سسٹم کو ختم کر دیا گیا ہے

B	I اور II سال کے بصارتی، گونگے اور بہرے معذور طلباء	a) امتحانی پرچوں کی جانچ کیلئے صرف تربیتی اساتذہ کا تقرر، b) کامیابی کا نشانات کو 35 سے 25 تک سے کم کردیا گیا ہے۔
C	بصارتی اور جسمانی معذورین	امتحان میں معذور کے محرر کی اہلیت کم از کم ڈگری ہونی چاہیے۔
D	گونگے اور بہرے، گونگے معذورین	a) امتحانی فیس کی ادائیگی کو منسوخ کردیا گیا ہے۔ b) انٹرمیڈیٹ کے I&II سال کے امتحانوں میں 30 منٹ زائد وقت مقرر کیا گیا۔

Source Department of Disabled and Senior Citizens.

گرانٹس کو منظور کرنے والے عہدیدار کی تفصیل اس جدول میں درج ہے۔

جدول 3.9 ذمہ دار عہدیداران کی تفصیل

سلسلہ نشان	ذمہ دار عہدیداران	رعایت اور مثتنیٰ امور کی نوعیت
1	کنٹرولر آف ایگزامیشن	30 منٹ زائد وقت
2	جوائنٹ سیکریٹری (Exam-I)	امتحان کے جوابی پرچوں کی جانچ کیلئے تربیتی اساتذہ کو مقرر کرنا۔
3	کنٹرول آف ایگزامینیشن	جمبلنگ کے نشانات میں کمی۔
4	کنٹرول آف ایگزامینیشن	کامیابی کے نشانات میں کمی۔
5	جوائنٹ سیکریٹری (Exam-I)	ایک لسانی پرچہ سے مثتنیٰ
6	کنٹرول آف ایگزامینیشن	امتحانی فیس کی ادائیگی کی چھوٹ
7	چیف سپرٹینڈنٹ آف دی سنٹر	محرر کو فراہم کرنا۔

Source Department of Disabled and Senior Citizens48

اساتذہ کی تربیت کا مرکز برائے بصارتی معذورین

(Teachers training Centre of Visually Disabled (TTCVD)

اساتذہ کی تربیت کا مرکز 1987 میں قومی ادارہ برائے بصارتی معذورین (دیونجگن) اور ریاستی حکومت کے اشتراک سے حیدرآباد میں قائم کیا گیا ہے۔ TTCVD میں بصارتی معذور طلباء کو تدریس دینے کے لئے اساتذہ کو تربیت دی جاتی ہے۔ TTCVD میں منتخبہ امیدوار اساتذہ کو تدریس کی تربیت 2 سال کی میعاد تک دی جاتی ہے اور اس تربیتی مرکز کے اخراجات قومی ادارہ برائے بصارتی معذورین (دیونجگن) کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔ TTCVD مرکز کو چلانے کے لئے ایک کوآرڈینیٹر، 3 لکچررس اور دیگر عملہ موجود ہے۔ جو کہ اس ادارہ کی خدمات کو مزید تقویت دیتا ہے تاکہ بصارتی معذورین کے لئے تعلیمی مواقع محض کاغذی نہ ہوں بلکہ اس پر حکمت عملی بھی ہونی چاہئے۔49

معاشی بازآبادکاری اسکیم (Economic Rehabilitation Scheme)

معذورین کو سماج میں معاشی اور سماجی طور پر بااختیار بنانے کے لئے معاشی بازآبادکاری اسکیم کو متعارف کیا گیا ہے جس کے ذریعہ معذورین خود روزگار سے منسلک ہوسکتے ہیں۔ معاشی بازآبادکاری اسکیم کے تحت 30 ہزار روپے کے پراجیکٹ کے لئے منظوری دی جاتی ہے اس اسکیم سے مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ معذور کے خاندان کی سالانہ آمدنی 1 لاکھ روپئے تک ہو۔ معاشی بازآبادکاری اسکیم کو مزید رقم بطور قرض TVCC کے ذریعہ فراہم کی جاتی ہے۔50

جدول 3.10: معاشی بازآبادکاری اسکیم کی تفصیل

نظرثانی شدہ سبسیڈی کا طریقہ	بینک قرض
30 فیصد 1.00 لاکھ رپئے تک یونٹ لاگت کے لئے 70 فیصد 2.00 لاکھ رپئے تک یونٹ لاگت کے لئے 60 فیصد 5.00 لاکھ رپئے تک 2.01 لاکھ روپئے سے 10.00 لاکھ روپئے تک یونٹ لاگت کے لئے	بقیہ رقم بینک قرضوں کے طور پر
موجودہ عمر کی شرط	نظرثانی شدہ عمر کی شرط
18-60 سال	21-55 سال
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Citizens.	

شادی کے لئے ترغیبی انعامات (Marriage Incentive Awards)

شادی کے لئے ترغیبی انعامات پروگرام کا نفاذ 1985ء میں ہوا۔ اس اسکیم کے تحت مالی انعام معذورین سے عام افراد کی شادی کے لئے بطور ترغیب دی جاتی ہے۔ اسکیم کے ذریعہ سماج میں معذور اور عام افراد کے مابین رشتہ جوڑنے میں دلچسپی کو برقرار رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس اسکیم سے مستفید ہونے کے لئے چند ضروری شرائط ہیں جو کہ اس طرح ہے:

☆ ریاست تلنگانہ کا باشندہ ہو۔

☆ شادی کے لئے ترغیبی انعامات اسکیم سے پہلے مستفید نہ ہوا ہو۔

☆ شادی کے وقت دولہے کی عمر 21 اور دولہن کی عمر 18 سال ہونی چاہیئے۔

☆ شادی کا شناختی سرٹیفیکٹ بھی ہونا چاہیئے۔

☆ عام شخص پہلے سے شادی شدہ نہ ہو۔

☆ درخواستیں Online جمع کروائی جانی چاہیئے۔

اس اسکیم کے تحت ابتدا میں 3 ہزار روپے دیئے جاتے تھے اور اگر انٹر کاسٹ شادی ہو تو 10 ہزار دیے جاتے تھے۔ آندھرا پردیش کی حکومت نے اس کو بڑھا کر 10 ہزار دیگر طبقات کے لئے اور SC, ST انٹر کاسٹ کے لئے 50 ہزار روپے مقرر کیے گئے۔

ریاست تلنگانہ کی حکومت نے شادی کے ترغیبی انعامات میں مزید توسیع کرتے ہوئے اس رقم کو سب طبقات کے لئے ایک لاکھ روپئے کر دیا گیا ہے۔[51]

پٹرول اور ڈیزل کی سبسیڈی

:(Subsidy on Purchase of Petrol and Diesel)

ایسے معذور افراد جن کے پاس ذاتی موٹر یا موٹر سے چلنے والے آلات سے لگی ہوئی گاڑی ہوا اور ان کی سالانہ آمدنی لاکھ کے اندر ہو ایسے معذور افراد کو 50% امدادی رقم پیٹرول اور ڈیزل کی خریداری کے لئے دی جاتی ہے۔ کس قسم کی گاڑی کے لئے اور کتنے لیٹرز کی گنجائش کی تک کی فراہم کی جاتی ہے اس کو حسب ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

جدول3.11: گاڑی کی قسم(Type of vehicle)

2ہارس پاور سے نیچے(Below 2HP)　　15لیٹرس

2HP سے زائد طاقت(Above 2HP)　　25لیٹرس

Type of Vehicle گاڑی کی قسم	No/ of litre promissible per month. ماہانہ منظور کردہ لیٹرس کی تعداد
2ہاوس پاور سے نیچے ،(Below 2 HP)	15لیٹرس
2 HP سے زائد طاقت	25لیٹرس

Source : Department of Disabled and Senior Citizens.

معذور کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس اسکیم سے استفادہ حاصل کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ گاڑی کی آمد ورفت کا استعمال کر سکتا ر کر سکتی ہے۔حسب ذیل ہیں:

☆ گھر سے کام کی جگہ جانے گاڑی استعمال کرتا ہو۔

☆ بغرض تجارت گاڑی استعمال کرتا ہو۔

☆ دفتر تک رسائی کے لئے گاڑی کا استعمال کرتا ہو۔

☆ روزانہ کے ضروری امور کی انجام دہی کے لئے گاڑی کا استعمال کر سکتا ر کر سکتی ہے۔52

بغیر رکاوٹ کا ماحول(Barrier free Environment)

معذور افراد کے لئے بغیر رکاوٹ کے ماحول کے فروغ کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومتیں قوانین کے ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کام کرتی ہیں۔معذور افراد قانون 1995 کا اہم مقصد معذورین کے لئے رکاوٹوں سے آزاد ماحول فراہم کرنا ہے۔2016 کے قانون میں بھی اس موضوع کو زیر بحث رکھا گیا ہے اور ریاستی حکومتوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ تمام حکومتی محکمہ جات اور اہم اداروں میں معذور افراد کے لئے بغیر رکاوٹ کا ماحول فراہم کیا جائے تاکہ معذورین کی رسائی کو آسان بنایا جا سکے۔

اس ضمن میں مرکزی قوانین میں واضح رہنمایانہ خطوط واضح کیے گئے ہیں۔مندرجہ ذیل مقامات پر

معذورین کے لئے بغیر رکاوٹ کا ماحول فراہم کیا جائے۔

☆ مرکزی اور ریاستی محکمہ جات

☆ کلکٹریٹ دفتر

☆ کارپوریشن

☆ بینک

☆ سرکاری اور خانگی تعلیمی ادارے

☆ بس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن، ہوائی اڈے

☆ سرکاری اور خانگی دواخانے

☆ اور عوامی افادہ بخش عمارتیں جہاں معذورین کی رسائی ممکن ہو۔

تذکرہ کردہ ادارہ جات میں دی جانے والی سہولیات کی تفصیل اس طرح ہے:

☆ معذور افراد کے ڈھلوان (Ramps)

☆ مخصوص پارکنگ کی جگہ

☆ لفٹ میں سنائی دینے والی اور بریلی والے سگنلس

☆ قابل لمس ٹائلس

☆ پلیٹ فارمس پر سہولیات

☆ اشارے (Sign boards) وغیرہ۔

ان سہولیات کے ذریعہ معذورین میں سماج میں رکاوٹ کے متعلق احساس کمتری کو دور کیا جاسکتا ہے کہ وہ آسانی سے نجی امور کی انجام دہی کے لئے دیگر افراد پر مشتمل نہ ہو اور معذورین عوامی افادہ بخش عمارتوں، سیر و سیاحت کے مقامات سے لطف اندوز ہوسکیں اس کے لئے ضروری ہے کہ بغیر رکاوٹ کا ماحول کو یقینی بنایا جائے۔53

(Teachers and lecturers Allowances for Visually Diasbles) ریاست تلنگانہ میں نابینا ٹیچرس اور لکچررس کے لئے خصوصی رعایات 400 روپئے حکومت کی جانب سے دی جاتی ہے جو کہ کچھ اس طرح ہیں:

(1) سکنڈری گریڈ ٹیچرس (بشمول کرافٹ انسٹرکٹرس)

(2) اسکول اسسٹنٹSA

(3) جونیر لکچررس اور آگے 600 روپئے ماہانہ

2. مذکورہ بالا2 کے حوالہ سے حکومت نے دسویں پے ریویژن کمیشن 2014 کی سفارشات کی بنیاد پر احکامات جاری کئے ہیں۔ احکامات نظر ثانی شدہ تنخواہوں 2015 پر عمل آوری کے لئے جاری کئے گئے جس کو یکم جولائی 2013 سے مالیاتی فائدوں کے ساتھ 2 جون 2016 سے نافذالعمل کیا جائے گا۔ پے ریویژن کمیشن نے دیگر کے ساتھ ساتھ مطالعہ الاؤنس میں اضافہ کی سفارش کی ہے۔

3. حکومت تلنگانہ نے دسویں پے ریویژن کمیشن 2015 کی سفارشات کو قبول کرلیا ہے اور مطالعہ الاؤنس کی شرحوں میں اس کے مطابق اضافہ حسب ذیل ہے۔

1. سکنڈری گریڈ ٹیچرس (بشمول کرافٹ انسٹرکٹر) 1200 روپئے ماہانہ

2. اسکول اسسٹنٹ ٹیچر 1500 روپئے ماہانہ

3. جونیر لکچررس اور آگے 2000 روپئے ماہانہ

4. یہ احکامات مارچ 2016ء سے نافذالعمل ہیں۔

5. خصوصی اُجرتوں اور الاؤنس کے ریاست تلنگانہ مینول میں ضروری ترجیحات بعد میں جاری کی جارہی ہیں۔54

آسرا وظائف

حکومت تلنگانہ نے اپنی سماجی تحفظاتی پالیسی کے طور پر آسرا وظائف کو متعارف کروایا ہے جس کا مقصد تمام غریبوں کو وقار کے ساتھ محفوظ زندگی کو یقینی بنانا ہے۔ اس اسکیم کا مقصد سماج کے انتہائی متاثرہ طبقات خاص طور پر ضعیف ایچ آئی وی(HIV) ایڈس، بیواؤں، بنکروں، تاسندوں اور معذورین کا تحفظ کرنا ہے جو بڑھتی عمر کی وجہ سے اپنے روزگار کے وسائل سے محروم ہوگئے ہیں تاکہ سماجی تحفظ اور وقار کی زندگی گزارنے کے لئے درکار اقل ترین ضرورتوں کے لئے ان کی مدد کی جاسکی۔ جس کے تحت ماہانہ 1500 روپے دیے جاتے تھے۔55

اس اسکیم پر دوبارہ نظر ثانی کے رقم میں مزید کرتے ہوئے اس رقم کو 3,016 روپئے کر دیا گیا ہے۔56
ماضی میں سماجی سلامتی کے وظائف برائے نام فراہم کیے جاتے تھے جو کہ ضرورت مندوں کی بنیادی اقل ترین ضرورت کو مشکل سے پورا کرتے تھے۔ زندگی گزارنے کے اخراجات اور مہنگائی میں اضافہ سے نمٹنے کے پیش نظر حکومت نے ایک نئی اسکیم متعارف کروائی ہے جس کو آسرا وظائف کہا جاتا ہے جس کے تحت ماہانہ مذکورہ بالا زمروں کے تمام افراد کو خاص طور سے جو انتہائی ضرورتمند ہیں' خاطر خواہ مالیاتی فنڈ سے فراہم کیے جارہے ہیں۔

حکومت نے اہل استفادہ کنندوں کی نشاندہی کے پیش نظر ایک جامع ایک روزہ جامع خاندانی سروے (ایس کے ایس) ریاست تلنگانہ کے خاندانوں کا 19 اگست 2014ء میں منعقد کیا۔ سروے کے دوران جمع کردہ اعداد و شمار اُمید ہے کہ غریبوں اور متاثرین کی نشاندہی کی بنیاد بنے گا جو سماجی تحفظ کے لئے حقیقی طور پر اہل ہیں۔ اس مقصد کے تیئں ہدایتیں پہلے ہی میمو نمبر 6 میں دی گئی ہیں جس میں غریبوں اور متاثرین کی نشاندہی کے طریقہ کی تفصیل دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے ضلع کلکٹرس انتہائی غریب اور متاثرہ افراد کی نشاندہی کے لئے اخراج اور اندراج کا جائزہ لیتے ہوئے حکمت عملی مرتب کریں گے۔ ماضی کے تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑی تعداد میں نااہل استفادہ کنندے غریبوں اور متاثرین کے فائدوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے' جس سے ضرورت مند اور مستحق افراد کو نظر انداز کر دیا گیا' اگرچہ وہ وظائف کے لئے اہل تھے۔ سماجی تحفظات پر عمل میں لائی جانے والی اسکیمات کا مقصد غریبوں اور متاثرین کو زندگی گزارنے کا ایک ذریعہ فراہم کرتے ہوئے تحفظ کرنا اور ان کو وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتے ہوئے تناؤ سے فوری باہر نکالنا ہے۔ اس لئے اس بات کو یقینی بنانے پر سب سے زیادہ توجہ دینا ہے کہ اس عمل سے کوئی اہل غریب اور متاثر چھوٹ نہ جائے۔ ضلع کلکٹرس کو ان افراد کے اعداد و شمار کو مردم شماری کے اعداد و شمار کے ساتھ درست کرنے کی ضرورت ہے جو ضعیف اور ناتواں' معذور بیوہ ہیں۔ وہ اپنے متعلقہ اضلاع میں ہر زمرے کے تحت استفادہ کنندوں کی نشاندہی کریں اسی طرح اس بات کو یقینی بنانے پر بھرپور توجہ مرکوز کرنا ہے کہ ان فنکاروں کا بھی احاطہ کیا جائے جو پیرانہ سالی کی وجہ سے روزگار سے محروم ہوگئے ہیں کیونکہ برادری کی بنیاد پر ان کو فائدے دینے کی مخالفت کی جاتی ہے۔57

تعلیمی اداروں میں تحفظات (Reservation in Education Institution)

قانون معذور حقوق برائے معذورین کے مطابق تمام حکومتی تعلیمی اداروں اور دیگر تعلیمی ادارہ جات جو حکومتی گرانٹ ایڈ حاصل کرتے ہوں ان اداروں میں تعلیمی تحفظات کے تحت 3 نشستیں معذور افراد کے لئے مختص کی گئی ہیں۔

روزگار میں اضافہ

معذور افراد (مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شراکت داری) قانون 1995ء کے 33 ویں سکشن کے مطابق معذورین کے لئے 3 فیصدی تحفظات دیے جائیں جن میں سے بصارتی معذور یا کم دیکھائی دینے والے معذور، سماعتی معذور یا سیربل پالسی سے متاثرہ معذورین کو 1 ایک فیصد مختص کی گئی ہے۔ ریاست آندھراپردیش کی حکومت کے مطابق 3 فیصدی تحفظات گروپ C اور D جائیدادوں اور گروپ I اور گروپ II خدمات میں بھی دی جارہی ہیں۔ 3 فیصدی تحفظات معذوری سے متاثرہ افراد کے لئے جائیدادوں میں نشان ملکیت 6 ویں، 31 ویں، 56 ویں فہرست ملازمین مع نظام الاوقات وفرائض کے ذریعہ مقرر ہے جوکہ بصارتی معذور، سماعتی معذور اور حرکیاتی معذورین کے درمیان بالترتیب 1:1:1 تین پہلو کی مناسبت سے تحفظات دیے جاتے ہیں۔ جن میں خواتین کا بھی شمار ہوتا ہے۔ جوکہ حسب ذیل درج کیے گئے ہیں۔ 58

1 t0 100 Points

جدول 3.12 : روزگار میں 3 فیصد تحفظات

6th Visually Impaired Women (Visually Handicapped)	31th Hearing Impaired Open (HH)	56th Orthopadically Handicapped open (VH)
106 Visually Impaired open (VH)	131 Hearing Impaired women (VH)	156 Orthopadically Handicapped Open (OH)

206 Visually Impaired open (VH)	231 Hearing Impaired Open (VH)	256 Orthopadically Hanidcapped Women(OH)

Source : Department of Disabled and Senior Citizens

مرکزی اور ریاستی سطح کی ملازمتوں میں بھرتی کے لئے معذورین کو Upper age Limits میں دس سال کی رعایت دی جاتی ہے۔اور معذورین کی قابلیت' اہلیت بھی رعایت دی جاتی ہے خواہ وہ ریاستی رمرکزی سطح کی جائیدادہوں۔

تلنگانہ ویکالانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن کے اقدامات

Telangana Vikalangula Co-Operative Corporation (TVCC)

معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ برائے معذورین اور معمرین اور TVCC بنیادی طور پر معذورین کے لئے مکمل خدمات فراہم کررہے ہیں۔اس کارپوریشن کی جانب سے اسکیمات کوروبہ عمل لایا جارہا ہے جن کے ذریعہ معذورین تک اشیاء' سہولیات اورضروری اقدامات کیے جارہے ہیں۔کارپوریشن کی جانب سے ضلعی دفاتر کے ذریعہ معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے ان کی اہلیت کے مطابق مفت میں حسب ذیل اسکیمات کی عمل آوری کی جارہی ہے جوکہ اس طرح ہے:

1. ریاست میں معذورین کوامداداورآلات کی فراہمی۔
2. تعلیم یافتہ' بے روزگار نابینا طلباء کے لئے تربیتی و پیداواری مراکز (JAWS) کمپیوٹر تربیت کے ذریعہ روزگار کی فراہمی۔
3. محکمہ بہبودی معذورین کے زیر اہتمام مسابقتی امتحانات جیسے گروپس' TRT' RRB اورسیول سرویس وغیرہ میں ماقبل امتحان کوچنگ TVCC فراہم کرے گی۔59

تلنگانہ ویکالانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن معذورافراد کے لئے مصنوعی اعضا اور تعلیمی ضروریات کے لحاظ سے مندرجہ ذیل امدادفراہم کررہا ہے۔معذورین کوتمام امداد وآلات اضلاع کے ضلع مینیجرس رمعاون ڈائرکٹرس (ڈی

ڈبلیو) کے ذریعہ سپلائی کیے جائیں گے جو اس طرح ہیں:

جدول 3.13: امدادی آلات اور مصنوعی اعضا

مصنوعی اعضاء سے متعلق مدد (برائے جسمانی نقائص اور سماعتی معذورین)	چلنے پھرنے کی مدد (برائے جسمانی نقائص و بینائی معذورین)	تعلیمی امداد (برائے بینائی سے محروم اور سماعت سے محروم افراد)
آلات سماعت (BTE)	تین پہیوں والی سائیکل	لیاپ ٹاپس
بیساکھیاں	موٹر سے چلنے والی گاڑیاں / بیاٹری سے چلنے والی ٹرائی سائیکل	ایم پی 3 پلیئرس
مصنوعی ہاتھ اور پیر	پہیوں والی کرسیاں	اسمارٹ فونس
	ہاتھ سے چلائی جانے والی ابتدائی وہیل چیئرس (ریڑھ کی ہڈی کے متاثرین کے لئے)	بریل کتابیں
	کرشس (Crutches) عصائے سہارا	

مندرجہ بالا جدول میں بیان کردہ اشیاء کے اعتبار سے تفصیلات نیچے دی گئی ہیں:

جدول A:3.14۔ مصنوعی اعضاء سے متعلق امداد Prosthetic Aids

1.	سماعتی امداد (بی ٹی ای)	سماعتی معاون آلات ان معذور افراد کو سپلائی کئے جاتے ہیں جو سماعت سے معذور ہوں۔ شئے کی لاگت 3,000 روپئے ہے۔
2.	بیساکھیاں	بیساکھیاں ان معذور افراد کو دیے جاتے ہیں جو پولیو سے متاثر ہوں۔ اس کی لاگت 3,000 روپئے ہے۔
3.	مصنوعی اعضاء	مصنوعی اعضاء ان معذور افراد کو دیے جاتے ہیں جن کے پیر منقطع ہو گئے ہوں۔ اس شئے کی لاگت 4,000 روپئے ہے۔

جدول B:3.15۔ نقل وحرکت کی امداد: Mobility Aids

1.	ٹرائی سیکلس	ٹرائی سیکلس یعنی تین پہیوں والی سائیکلیں ان معذورین کو سپلائی کی جاتی ہیں جو جسمانی نقص کی وجہ سے معذور ہوں۔ اس شئے کی قیمت 4200 روپئے ہے۔
2.	موٹر سے چلنے والی گاڑیاں / بیاٹری سے چلنے والی ٹرائی سائکلیں	موٹر سے چلنے والی گاڑیاں ایسے معذور افراد کو سپلائی کی جاتی ہیں جو جسمانی نقائص کے سبب معذور ہوں اور پیشہ ورانہ کورسس / پی جی / ڈگری کورسس میں زیر تعلیم ہوں۔ کارپوریشن سبسیڈی کے طور پر زیادہ سے زیادہ 30,000 روپئے فراہم کرتا ہے اور لاگت کا ماباقی خرچ بینک قرض / دیگر تنظیموں / افراد کی جانب سے فراہم کیا جاتا ہے۔
		بیاٹری سے چلنے والی ٹرائی سائکلیں ایسے معذورین کو دی جاتی ہیں جو بہت زیادہ معذور (اپاہج) ہوں۔ کارپوریشن سبسیڈی کے طور پر زیادہ سے زیادہ 30,000 روپے فراہم کرتا ہے اور لاگت کا ماباقی خرچ بینک قرض / دیگر تنظیموں / افراد کی جانب سے فراہم کیا جاتا ہے۔
3.	وہیل چیئرس	وہیل چیئرس ایسے معذورین کو سپلائی کئے جاتے ہیں جو جسمانی نقائص کے سبب معذور ہوں۔ اس شئے کی لاگت -/6,900 روپئے ہے۔
4.	ہاتھ سے چلائی جانے والی ابتدائی وہیل چیئرس (ریڑھ کی ہڈی کے متاثرین کے لئے)	ہاتھ سے چلائی جانے والی ابتدائی وہیل چیئرس ریڑھ کی ہڈی کے متاثرین کو سپلائی کی جاتی ہے۔ اس شئے کی قیمت 15,000 روپے ہے۔

5.	کرشس	کرشس ایسے افراد کو دیے جاتے ہیں جو کہ جسمانی نقص کے سبب معذور ہوں۔اس شئے کی قیمت900روپئے ہے۔
6.	عصائے سہارا	عصائے سہارا ایسے معذورین کو فراہم کیا جاتا ہے جو کہ بینائی سے محروم ہوں۔اس شئے کی قیمت280روپئے ہے۔

جدولC:3.16- تعلیمی امدادEducational Aids

1.	لیاپ ٹاپ	لیاپ ٹاپ بینائی سے محروم ایسے معذور طلباء کو سپلائی کئے جاتے ہیں جو کہ پی جی/پیشہ ورانہ کورس میں زیر تعلیم ہوں۔ اس شئے کی قیمت 27,000روپئے ہے۔
2.	ایم پی3 پلیئرس	ایم پی3 پلیئرس ایسے معذور افراد کو فراہم کیے جاتے ہیں جو کہ بینائی سے معذور ہوں اور انٹر اور اس سے اعلیٰ درجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔اس شئے کی قیمت2500روپئے ہے۔
3.	ٹچ فون	ٹچ فونس بولنے سے معذور افراد یعنی گونگوں کو دیے جاتے ہیں جو کہ ڈگری یا بالا کورس میں زیر تعلیم ہوں۔اس شئے کی قیمت9000روپے ہے۔
4.	بریل کتابیں	بریل کتابیں ان معذورین کو دی جاتی ہیں جو کہ بینائی سے محروم ہوں اور جماعت اول تا دہم جماعتوں کے متعلم ہوں۔

تلنگانہ میںADIP Scheme کی عمل آوری

وزارت سماجی انصاف وتفویض اختیارات، حکومت ہند نئی دہلی ADIP اسکیم کے تحت معذور افراد کو امداد وآلات کی سپلائی کے لئے گرانٹ ان ایڈ جاری کرتی ہے۔کارپوریشن معذور افراد (اے ڈی آئی پی) اسکیم میں معاونت کے لئے عمل آوری کا ادارہ ہے۔60

TVCC کے تربیتی پروگرام (Training Programmes):

کارپوریشن تربیت وپیداواری مراکز کے ذریعہ آئی۔ٹی۔آئی اور غیر آئی۔ٹی۔آئی فنون میں معذورین کو

تربیت فراہم کرتا ہے جوکہ اس طرح ہیں:

☆ جے اے ڈبلیو ایس کمپیوٹر ٹریننگ (دفتر کام کاج کے متعلق)

☆ گروپ TET ‘TRT’ بینک‘ POs‘ PRB‘ JCJ اور سیول سرویس وغیرہ میں خصوصی کوچنگ۔

اخراجات کی ادائیگی خصوصی کوچنگ کی اسکیم کے تحت امیدوار جن اداروں میں تربیت حاصل کرتے ہیں‘ ان کوچنگ اداروں کو دی جاتی ہے۔ خصوصی کوچنگ کی لاگت (بشمول کوچنگ فیس‘ کتابیں اور اسٹائفنڈ (Stay fund) وغیرہ) زیادہ سے زیادہ 20,000 روپے ہے۔ کارپوریشن کی جانب سے فراہم کی جاتی ہے۔

TVCC کی یونٹ واری تفصیلات:

1. تربیت و پیداواری مراکز (Training cum production centres):

کارپوریشن کے ٹی سی پی سیز (TCPCs) کی جانب سے ٹرائی سائیکلوں‘ کرشس‘ وہیل چیئرس کی تیاری و سپلائی کے لئے تلنگانہ کے حسب ذیل اضلاع میں کام انجام دیا جاتا ہے۔

1. حیدرآباد 2. رنگاریڈی 3. نظام آباد۔

مذکورہ تین مراکز کے منجملہ صرف حیدرآباد و رنگاریڈی کی ٹی سی پی سیز ہی کارکرد ہیں اور ٹی سی پی سی نظام آباد مرکز میں مناسب عملہ کی عدم دستیابی کے سبب یہ مرکز غیر کارکرد ہے۔

2. مصنوعی اعضاء تیاری / بیساکھی مراکز:

حسب ذیل یونٹس کے ذریعہ تلنگانہ کے ضلع صدر ہسپتالوں میں واقع بیساکھیوں‘ مصنوعی اعضا کے فیبریکیشن اور فٹ منٹ‘ کا کام انجام دیا جارہا ہے۔ 1. ورنگل‘ 2. نلگنڈہ‘ 3. محبوب نگر‘ 4. گاندھی ہاسپٹل حیدرآباد‘ 5. نمس ہاسپٹل حیدرآباد۔ 61

راشٹریہ بال سواستھ پروگرام

(Rashtriya Bal Swastya Karyakram (Programme)

قومی دیہی صحت مشن نے راشٹریہ بال سواستھ کاریکرم (RBSK) کے نام بچوں کی صحت کی جانچ کا ایک پروگرام شروع کیا ہے جس میں بستی کے تمام بچوں کی جامع نگہداشت کی جاتی ہے۔ اس پروگرام کے ذریعہ پیدائشی نقائص‘ بیماریوں‘ خامیوں‘ تاخیر سے نشوونما اور معذوری کا قبل از وقت پتہ لگانے کے ذریعہ بچوں کی منجملہ معیار زندگی

کو بہتر بنانا ہے۔

بچپن کی ان صحت کی خرابیوں کا بوجھ بچوں کی اموات، بیماریوں کی وجہ غریب خاندانوں پر اخراجات کی شکل میں پڑتا ہے۔

خدمات کا مقصد دیہی اور شہری سلم علاقوں میں 6-0 برس کے تمام بچوں کے علاوہ سرکاری اور غیر سرکاری امدادی اسکولوں کے پہلی تا 12 ویں جماعت میں داخل 18 سال تک کے افراد کا احاطہ کرتا ہے۔ بچوں کی صحت کی جانچ اور قبل از وقت مداخلت کی خدمات میں قبل از وقت پتہ لگانے کے لئے صحت کے 30 حالات کا احاطہ کیا جاتا ہے اور ریاست کے ہر بلاک میں مقرر کردہ 300 موبائیل ہیلتھ ٹیموں کے ذریعہ مفت علاج اور انتظام فراہم کیا جاتا ہے۔

موبائیل ہیلتھ ٹیم کی ہیئت (ہر ایک ٹیم)

میڈیکل آفیسر (ایم بی بی ایس)	:	1
میڈیکل آفیسر (آیوش)	:	1
اے این ایم	:	1
نازماسٹ	:	

بچوں کی صحت کی جانچ اور قبل از وقت مداخلت کی خدمات کے لئے صحت کے حالانات کی نشاندہی۔

پیدائشی نقائص	خامیاں
1. صبی نالی کی خرابی	انیمیا خصوصاً سخت انیمیا
2. جنین کی کمی	وٹامن کی کمی (بینائی کی کمی)
3. کٹے ہونٹ اور تالو رصرف کٹی تالو	وٹامن کی کمی (سوکھا پن)
4. پھرے ہوئے پاؤں	گھینگا پن
5. کولھوں کی نشو ونما ہونا	
6. پیدائشی موتیا	
7. پیدائشی بہرہ پن	
8. پیدائشی جلد کی بیماری	
9. ماقبل بلوغیت ایلیو پیتی	

ترقیاتی تاخیر اور معذورین	بچپن کی بیماریاں
بصارت کی کمی	10. جلد کی حالت (خارش) فنگل انفکشن
سماعت کی کمی	اور اگزیما)
عصبی حرکت کی کمی	11. کان کا انفکشن
تاخیر سے حرکت	12. گٹھیا زدہ قلب کی بیماری
قربت میں تاخیر	13. تنفس کی سماعت
بولنے میں تاخیر	14. آنتوں کی بیماری
رویہ میں تبدیلی (آٹزم)	15. بے آرامی
سیکھنے کی کمی	
توجہ۔کمی/رشدت سے کمی	

گھر پر آشاورکر کی جانب سے نومولود بچوں کی دیکھ ریکھ کے لئے 6 ہفتوں تک دورہ کرنا۔

1. **نومولود کے لئے کئے جانے والے اقدامات:**

☆ موجود صحت کے عملے کے ذریعہ عوامی صحت کی سہولیات فراہم کرنا۔

☆ گھر پر بچوں کی دیکھ ریکھ دورہ کرنا۔

2. 6 ہفتوں سے لے کر 6 سال کے بچوں کے لئے:

☆ آنگن واڑی مراکز میں ہیلتھ موبائیل ٹیموں کے ذریعہ جانچ کرنا۔

3. 6 سال سے 18 سال کے بچوں کے لئے:

سرکاری اور سرکاری امدادی اسکولوں میں ہیلتھ موبائیل ٹیموں کے ذریعہ جانچ کرنا۔ٹیمیں ماقبل اسکولی عمر کے تمام بچوں کی جانچ آنگن واڑی مراکز میں کم سے کم سال میں دومرتبہ کرنے کے علاوہ سرکاری اور سرکاری امدادی اسکولوں میں پڑھنے والے تمام بچوں کی جانچ کریں گی جب کہ نومولودوں کی پیدائشی نقائص کی جانچ خدمات فراہم کرنے والوں کی صحت کی سہولتوں میں آشاورکرس کے دوروں کے موقع پر کی جائے گی ۔62

راشٹریہ بال سوستھ پروگرام (Rashtriya Bal Swasth Programme) (RBSP) کے تحت آشاورکر کی ذمہ داریاں:

☆ ہر دورے کے ذریعہ 0-6 ہفتوں کے بچوں میں پیدائشی نقائص کی نشاندہی

☆ 0-6 ہفتوں کے بچوں کے لئے جلد نشوونما کے لئے ماؤں کی رہنمائی کرنا۔

☆ والدین 6 سال تک کے بچوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کی جانچ کے پروگرام کے بارے میں وضاحت کرنا اور مقامی آنگن واڑی مراکز میں موبائیل ہیلتھ ٹیموں کے ذریعہ جانچ کے کیمپ میں شرکت کے لئے ان کو متحرک کرنا۔

☆ اگر ضرورت پڑے تو اصلاحی خدمات کے لئے والدین کی مدد کرنا۔63

معذور بچوں کے والدین کو حساس بنانے کا پروگرام

پروگرام کے مقاصد:

☆ سی ڈبلیو ایس این کے تعلق سے سماج کی لاپرواہی کو دور کرنا۔

☆ اپنے بچوں (سی ڈبلیو ایس این) کے تئیں والدین میں ہمدردی پیدا کرنا۔

☆ سی ڈبلیو ایس این کی ضرورتوں کو سمجھنا۔

☆ سی ڈبلیو ایس این کے لئے حکومت کی مختلف اسکیمات کی معلومات فراہم کرنا۔

آئی ای مراکز میں اسکول کے لئے تیاری کا پروگرام

School Readiness Programme in IE Resource Centers

معمولی یا متوسط معذور مختلف زمروں کے ایسے بچے جو اسکول سے باہر ہیں ان کو آئی ای سی آر کی تربیتی اسکولوں میں بھرتی کرایا جاتا ہے اس کے بعد اسکول کے لئے تیاری کے پروگراموں میں شرکت کریں گے جن کو آئی ای آر سی میں منعقد کیا جائے گا۔ ان مراکز کا اصل مقصد بچہ کو اس کے سیکھنے کی سطح کی بنیاد پر باقاعدہ اسکول میں متعلقہ جماعت کے اصل دھارے میں شامل ہونے کے لئے تیار کیا جاسکے۔ تیاری کا خصوصی پروگرام جو معمولی اور

متوسط معذور بچوں کو دیا جاتا ہے جو ذہنی معذوری کی وجہ سے اسکول سے دور ہیں۔ اس کے علاوہ ان مراکز میں تھیراپیٹک اور دوسری ریفرل خدمات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ تدریسی' سیکھنے کا مٹیریل' فزیوتھراپی آلات اور بات چیت کے آلات آئی ای آر سی مراکز کو سربراہ کیے جاتے ہیں' تقریباً 30 تا 40 بچے ان خدمات سے استفادہ کے لئے ہر ایک مرکز میں شرکت کریں گے۔

تلنگانہ ایس ایس اے کے تحت ہر سابقہ منڈل میں 467 غیر مختتم ریسورس سنٹرس کام کر رہے ہیں۔ یہ مراکز منڈل مستقروں پر قائم ہیں۔ بعض اوقات ان کو منڈل ریسورس سنٹرس بھی کہا جاتا ہے۔ دو (2) ریسورس پرسنس پر ایک آئی سی آر سی سنٹر پر رکھے گئے ہیں ان کے ساتھ ایک نگہداشت کرنے والا والینٹر ہوتا ہے جو سنٹر پر آنے والے بچوں کی مدد کرتا ہے۔

ریسورس ٹیچر کا تقرر

اس وقت ریاست تلنگانہ کے سابقہ منڈلوں میں 467 سنٹرس چلائے جارہے ہیں ایس ایس اے نے ہر منڈل میں 2 ایجوکیشن ریسورس پرسنس کی خدمات حاصل کی ہیں جو منڈل سطح پر واقع ریسورس سنٹر میں کام کریں گے اور ریسورس سنٹر میں اسکول کے لئے تیاری کا پروگرام منعقد کرنے کے علاوہ گھروں پر جا کر فی ریسورس پرسن ہر شخص چار فرد کو سکھانے کے پروگرام میں بھی حصہ لیں گے۔ ان خدمات کے علاوہ IRP معذورین کی نشاندہی کے لئے سروے منعقد کرتے ہوئے معائنہ کے کیمپوں کا انعقاد کرتی ہے امداد و آلات کی سربراہی بچوں اور اساتذہ کی باقاعدہ اسکولوں بھرتی میں مدد بیداری پروگراموں کا اساتذہ اولیائے طلبا اور دیگر منڈلس میں انعقاد عمل کے لئے بھی ذمہ دار ہے۔

سوسائٹی برائے انسداد دیہی غربت محکمہ دیہی ترقیات کی جانب سے انتہائی غربت کا شکار معذور افراد کے لئے علیحدہ پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے۔

1. پراجیکٹ کے مقاصد:

☆ پی ڈبلیو ڈیز اور ان کی دیکھ بھال کرنے والوں کے لئے روزگار کے مواقع اور معیار زندگی کو بہتر بنانا۔

☆ پی ڈبلیو ڈیز کی جانب سے ان کی صلاحیتوں سے استفادہ کو یقینی بنانا۔

☆ پی ڈبلیو ڈیز کی حکومت کی جانب سے فراہم کیے جانے والے پروگراموں اور خدمات تک رسائی کو یقینی

بنانا۔

☆ پالیسی سازی اوراس طرز کی سرگرمیوں میں معذورین سے متعلق تشویش کوشامل کرنا۔

2. پراجیکٹ کے کلیدی اغراض:

☆ پی ڈبلیوڈیز کے لئے سماج کومتحرک کرنااورادارہ جاتی تعمیر

☆ روزگار میں مددفراہم کرنا

☆ برادری پرمبنی بازآبادکاری خدمات (سی ایم آرایس)

☆ متعلقہ محکمہ جات کے درمیان رابطے کوفروغ دینا خاص طور پر صحت، تعلیم وغیرہ تاکہ غیرمختتم فریم ورک تیارکیا جاسکے۔64

مہاتما گاندھی قومی دیہی ضامن روزگاراسکیم۔تلنگانہ

حکومت تلنگانہ نے ہمیشہ معذوری کے ساتھ کام کرنے والے افراد کے حقوق کا تحفظ کرنے ان کوفروغ دینے کے لئے ضروری اقدامات کویقینی بنانے کی اپنے پروگراموں پرعمل آوری اورسرگرمیوں میں اہمیت کوسمجھا ہے اس لئے مہاتما گاندھی قومی دیہی ضامن روزگاراسکیم کے تحت معذوردیہی افراد کی ضرورتوں کوپیش نظر رکھتے ہوئے ان کے حقوق پرمبنی اسکیم کے آغاز سے اس کا خیال رکھاہے اس عمل میں تمام قومی اور بین الاقوامی قوانین کوملحوظ رکھتے ہوئے کام کرنے کے حق پرخصوصی توجہ دی گئی اورمعذورافرادکوتحفظ فراہم کیا گیا۔

2010 کے بعد سے محکمہ نے معذورافراد کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں جیسے ملازمت کے خواہاں معذور افراد کے گروپس کی ویکلانگوں شرم شکتی سنگھم کے طور پرتشکیل، اس گروپ میں معذورافرادکورکن بنایا گیا۔شرم شکتی سنگم کاایک علیحدہ شعبہ جس کے ارکان معذورنہیں ہیں۔

محکمہ نے معذورافراد میں شعور بیداری کے لئے کئی مہمات شروع کیں، خاص طور پر دیہی علاقوں میں تاکہ وہ اپنے خاندان میں سرگرم آمدنی حاصل کرنے والے بن جائیں۔اسکیم کے تحت مختلف کام، میدان سے طلب اوران منتخب ارکان کی بنیاد پرخاص طور سے ایسے افرادکومختص کئے گئے جومعذور ہیں۔اگرچہ اس حقیقت پرزوردیا گیا کہ موجودتمام کام جن کی ایم جی این آر ای جی ایس کے تحت نشاندہی کی گئی معذورین تک رسائی دی جاسکے۔

آج تمام حصہ داروں کوشامل کرتے ہوئے کئے گئے کام کے نتیجہ میں محکمہ دیہی ترقیات 1.00 لاکھ معذور

افرادکوایم جی این آر ای جی ایس کےتحت ریاست بھرمیں کام دلانے کے قابل ہوا ہے۔65

کام کی فراہمی خاص ان افراد کے لئے جومعذور ہیں:

وہ کام خاص طور سے ان ورکرس کومختص کیا جائے گا جومعذوری رکھتے ہیں نیچے دیا گیا ہے۔

☆ سڑک کے کنارے سے جنگلی جھاڑیاں ہٹانا (دومیٹرتک)

☆ سڑک کے کنارے شجرکاری

☆ موجودہ باغات رشجرکاری میں اندرونی نالیاں

☆ باغات رشجرکاری عوامی اداروں میں

☆ کنکریاں لگانا

تلنگانہ میں پی ڈبلیوڈیز کے لئے ایم جی این آر ای جی ایس پرعمل آوری کے لئےخصوصی ضوابط

1. معذورافراد کی شناخت: کوئی بھی شخص جو معذوری رکھتا ہے اور کام کرنے کا خواہش مند ہے 18 سال سے زیادہ عمر کا ہونا چاہئے اور جوشخص معذوری قانون 1995 کے مطابق 40 فیصد سے زیادہ معذوری رکھتا ہواس کو بہ اجرت روزگار فراہم کیا جائے گا جن کے پاس میڈیکل سرٹیفیکٹ نہیں ہے ان کو سرٹیفیکٹ فراہم کرکے اے پی اواور ایم پی پی او کی جانب سے شخصی معائنے کے بعد جاب کارڈ جاری کیا جائے گا۔

2. جاب کارڈ کی اجرائی 100 دن کے کام کا حق دیتے ہوئے ہرفرد جومعذوری رکھتا ہےاس کوایک خاندان تصور کیا جائے گا اور علیحدہ جاب کارڈ دیا جائے گا جن میں شادی کے موقف یا خاندان کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا تمام افراد اوران کے خاندان کو ہرسال 100 دن کا کام دیا جائے گا جومعذوری رکھتے ہیں۔

3. ویکلانگوں شرماشکتی سنگم (وی ایس ایس ایس) تمام پی ڈبلیوڈیز جن کی گرام پنچایت پرنشاندہی کی گئی اور جن کوعلیحدہ جاب کارڈس فراہم کئے گئے وہ ہرموقع میں ویکلانگوں شرماشکتی سنگم تشکیل دیں گے جس کے ارکان اسکیم کےتحت روزگار حاصل کرتے ہیں۔ ہرایک گروپ میں 2 سے کم اور 20 سے زیادہ ارکان نہیں ہونا چاہئے۔ مقام ڈی پی اوز اوراین جی اوز جومعذورافراد کے لئے کام کررہے ہیں پی ڈبلیوڈیز کی وی

ایس ایس ایس کی تشکیل میں تعاون کریں۔ آئی کے پی۔ ایس ای آر پی اور محکمہ دیہی ترقیات ریاست کے تمام گرام پنچایتوں میں وی ایس ایس ایس کی تشکیل کے لئے کام کریں گے۔ یہ لحاظ کئے بغیر کہ وہ وی ایس ایس ایس یا ایس ایس ایس کے ارکان ہیں معذوری رکھنے والے ورکرس کو جن کی نشاندہی پی ڈبلیوڈیز کے طور پر کی گئی ہے ہر سال 150 دن کا کام فراہم کیا جائے گا۔

4. دوست: معذوری رکھنے والے افراد کو تمام ایس ایس ایس کے لئے ایک دوست کے طور پر منتخب کرتے وقت ترجیح دی جائے گی جو کچھ تعلیم اور نقل وحرکت رکھتے ہوں۔

5. کام کے مقام پر سہولتیں: بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک نرسری قائم کی جائے۔ وہاں غریب معذور خواتین کو آیا کی ملازمت دی جاسکتی ہے چاہے وہ ایس ایس ایس ہو یا وی ایس ایس ایس۔

6. وی ایس ایس ایس کے ارکان کو 30 فی صد کم کام اور مساوی اجرت: ورکرس جو معذور ہیں ان کو معذوری نہ رکھنے والے کام کے خواہش مندوں کے مساوی اجرت دی جائے گی تاہم ان سے 30 فیصد کم کام لیا جائے گا جس کا اطلاق ان وی ایس ایس ایس کے ارکان پر ہوگا اور جن کے جاب کارڈ پر واضح طور پر ''معذور'' لکھا ہوگا اس کا اطلاق ان معذور افراد پر نہیں ہوگا جو عام ایس ایس ایس یا دوست کے طور پر کام کرتے ہیں۔

7. کام: وی ایس ایس ایس کے ارکان کو موجودہ کاموں میں سے ہی کام دیا جائے گا۔ نرسری اگانے والے مراکز خاص طور سے وی ایس ایس ایس کو مختص کئے جائیں گے۔ ورمی کمپوزٹ تیار کرنے والے مراکز کے کام مختص کرنے میں وی ایس ایس ایس کو پہلی ترجیح دی جائے گی۔ وی ایس ایس کے ارکان کو باقاعدہ بنیادوں پر تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ کام کے مقام پر معذور افراد کی رسائی کے لئے ضروری انتظامات/آلات کی فراہمی کے قواعد پر پوری توجہ سے عمل کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں اگر معذور مرد/خاتون اپنے آلات ساتھ لے آئیں تو اس کے لئے ان کو رقم ادا کی جاتی ہے۔

8. خصوصی سہولیات: ہر ایک اجرت طلب کرنے والے کو جو معذور ہے 5 کیلومیٹر تک سفر کے لئے 10 روپے یومیہ اور 5 کیلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر کے کام کے مقام پر پہنچنے کے لئے 20 روپئے یومیہ ادا کئے جاتے ہیں۔

9. معذور افراد کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آنا: جولوگ معذور ہیں ان کو جاب کارڈ کے رجسٹریشن کے وقت دیے گئے نام سے پکارنا چاہئے ان کا ابتدائی نام اور آخری نام دوست لکھنا چاہئے۔عہدیداروں کو ایک ایسا میکانزم قائم کرنا چاہئے جیسے بیداری مہم وغیرہ تا کہ معذور افراد کے ساتھ کام کے مقام پر کسی قسم کا امتیاز یا تضحیک نہ ہو۔

10. ٹی ایس این اے (ڈی) کے اجلاس: ڈی پی اوز/این جی اوز کی مدد جو معذور افراد کے ساتھ وی ایس ایس ایس کی تشکیل میں کام کرتے ہیں۔ایسے تمام ڈی پی اوز/این جی اوز کا اتحاد جو معذور افراد کے ساتھ کام کرتے ہیں اور وی ایس ایس ایس کو دیے گئے کاموں کا جائزہ منڈل، ضلع اور ریاستی سطح پر۔

نگرانی: ضلع کوآرڈینیٹر۔

معذورین اسکیم میں معذورین کی شمولیت کا جائزہ لینے ماہانہ اجلاس منعقد کرے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ معذورین کو 150 دن اجرت ملے کام کے مقام پر تمام سہولتیں حاصل رہے وغیرہ۔ان سرگرمیوں کی ضلع سطح پر وی آر وی او ڈی آر وی اے کی جانب سے ضلع سطح پر نگرانی کی جاتی ہے جب کہ ڈسٹرکٹ پراجیکٹ مینیجر اسکیم میں پی ڈبلیو ڈیز کی شمولیت کی موثر نگرانی میں ان کی مدد کرے گا۔66

بلدی نظم ونسق وشہری ترقیات

:(Municipal Administration and Urban Development)

بلدی علاقوں میں مشن برائے انسداد غربت (ایم ای پی ایم اے)

(Mission for Elimination of Poverty in Municipal Areas (MEPMA)

☆ اس مشن کا مقصد شہری غریبوں کو خصوصاً غریبوں میں سب سے غریب افراد کی غربت کا خاتمہ ہے تا کہ شہری علاقوں میں وہ اپنے معیار زندگی کو بہتر بنا سکیں۔

معذوری مداخلت

معذور افراد کو اصل دھارے میں لانے کے لئے اپنی مدد آپ گروپس (Self Help Groups) تشکیل دیئے گئے تا کہ تخمینہ طریقہ اور باز آباد کاری (اے ٹی آر) اور اپنے خود کو مضبوط اور خود انتظامی سی بی اوز کے ذریعہ تمام اداروں سے مالیاتی خدمات حاصل کر سکیں۔67

حمل و نقل کی سہولیات

حکومت محکمہ ٹرانسپورٹ آرتھو پیڈیکلی مقدمہ، ذہنی معذور، بصارت سے محروم، بہرے اور گونگے افراد کو تلنگانہ اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (TSRTC) کی بسوں میں جو شہروں اور قصبوں کے درمیان چلائی جاتی ہیں مفت سفر کی سہولت دیتی ہے۔ مفصل علاقوں میں چلائی جانے والی بسوں میں سفر کی صورت میں معذور افراد کے ساتھ سفر کرنے والوں کو عام کرایوں میں 50 فیصد کی رعایت دی جاتی ہے۔

معذور افراد کو ٹرانسپورٹ شعبہ تک رسائی دینے کے لئے ٹی ایس آر ٹی سی نے 120 نیم نیچی فرش کی بسوں کو اور 80 نیچے فرش کی AC بسوں کو متعارف کروایا ہے۔

ہر طرح کی بسوں میں معذورین اور معمرین کے لئے دو نشستیں محفوظ ہوتی ہیں جو نشست ان کے لئے محفوظ ہوتی ہیں ان کو سبز رنگ سے رنگا جاتا ہے تا کہ آسانی سے شناخت ہو سکے۔

بس اسٹیشنوں، ریلوے اسٹیشنوں میں وہیل چیئرس کی فراہمی کی گئی ہے تا کہ معذورین اور معمرین آسانی سے نقل و حرکت کر سکیں۔68

Software for Assesment of Disabled for Access Rehabilitation and Empowerment

سدارم سرٹیفیکٹ (SADAREM Certificate):

ریاستی حکومت کی جانب سے معذوری کے اقسام کا اندازہ لگانے کے لئے سرٹیفیکٹ کے متبادل نئے سائنٹفک، کمپیوٹرائزڈ کارڈ دیے جا رہے ہیں۔ جنہیں SADAREM کہا جاتا ہے۔ یہ ایک سافٹ ویر ہے جس

کے ذریعہ معذورین کو کارڈ منظور کئے جاتے ہیں۔69 کارڈ کی اجرائی کے لئے حکومت ہند کے 1995ء معذور افراد قانون میں بیان کردہ رہنمایانہ خطوط لازمی طور پر اختیار کئے جاتے تھے (بعدازاں نئے قانون 2016ء حقوق برائے معذورین کے نفاذ کے بعد موجودہ قانون کے رہنمایانہ خطوط کے پیش نظر کارڈ جاری کئے جارہے ہیں)۔ قانون 2016 قانون حقوق برائے معذورین کی دفعہ 56 کے تحت مختلف افراد کی معذوری کا اندازہ لگانے اور وزارت صحت، خاندانی بہبود کی سفارشات پر غوروفکر کرتے ہوئے رہنمایانہ خطوط اور ہدایات واضح کئے گئے ہیں لہٰذا 2016 قانون حقوق برائے معذورین کی دفعہ 57 اور 59 میں دئے گئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے حکومت ہند کی جانب سے مذکورہ حوالہ سے جاری کردہ رہنمایانہ خطوط کے مدنظر جامع احکامات ریاست تلنگانہ کے گزٹ کے ذریعہ معذوری کی اقسام کی فہرست جاری کی گئی ہیں۔2016 قانون میں معذورین کی جن اصطلاحات کا ذکر ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں

(i) چلنے پھرنے میں معذورین بشمول، دماغی فالج، جذام، پست قد، تیزابی حملے کے متاثرین اور پٹھوں میں بے قاعدگی شامل ہیں۔

(ii) اندھاپن یا کم دکھائی دینا

(iii) بہرہ پن یا اونچا سننا، کم سننا، (گویائی) زبان و بیان کی معذوری۔

(iv) دانشورانہ معذوری اور اکتسابی معذوری۔

(v) دماغی بیماری

(vi) اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے معذوری

(vii) خون میں بے قاعدگی یعنی تھالاسیما، ہیموفیلیا اور سیکل سیل کی بیماری۔

(viii) ہمہ اقسام کی معذوریاں شامل ہیں۔

مختلف اقسام کی معذوری کا اندازہ لگانے کے لئے حکومت ہند کی جانب سے رہنمایانہ خطوط اور طریقہ کار کو ریاستی سطح پر اپنایا جارہا ہے۔سرٹیفیکٹ کی اجرائی کے لئے میڈیکل بورڈس /سرٹیفیکٹ اتھاریٹی تشکیل دی گئی ہے اور تمام ضلع مستقروں/سرکاری تدریسی ہاسٹل کو ضلع میڈیکل بورڈس قرار دیا گیا ہے اور ان کو معذور افراد کو سرٹیفیکٹ کی اجرائی کا اختیار دیا گیا ہے۔SADAREM کی اجرائی کے مرحلہ کو حسب ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

☆ کوئی بھی فرد جو مخصوص معذوری رکھتا ہو وہ میڈیکل بورڈ/سرٹیفیکٹ اتھارٹی جو کہ قانون کے دائرۂ کار میں رہے وہاں معذوری کے سرٹیفیکٹ کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔

☆ مجاز میڈیکل اتھارٹی کا صدر نشین ضرورت کے لحاظ سے دیگر ماہرین کا تعاون لے سکتا ہے۔

☆ پرنسپل سکریٹری برائے حکومت محکمہ طب وصحت اور خاندانی بہبود ریاست تلنگانہ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔انہیں اختیار ہوگا کہ وہ معذوری کی نوعیت / درجہ بندی / اندازہ کے تعلق سے کوئی الجھن / شک وغیرہ باقی نہ رہے۔

☆ کوئی بھی فرد جس کو سرٹیفیکٹ جاری کرنے والی اتھاریٹی کے فیصلے پر اعتراض ہے وہ مجاز اتھارٹی کو اندرون 3 ماہ ایسے فیصلے کے خلاف اپیل کر سکتا ہے۔

☆ اپیل موصول ہونے پر مجاز اتھارٹی ایک ماہ میں اپیل کی یکسوئی کرے گی۔

☆ سرٹیفیکٹ کی اجرائی کے دوران سخت نگرانی کی جارہی ہے کیونکہ جعلی سرٹیفیکٹ کی اجرائی کو روکا جاسکے۔جس کی وجہ سے حقیقی معذورین اپنے حق سے محروم ہورہے ہیں۔لہٰذا تمام سطحوں پر جانچ ونگرانی کے ذریعہ مستحق معذورین کو معذوری کی قسم کے مطابق سرٹیفیکٹ جاری کئے جارہے ہیں۔70

مجاز اتھارٹی:

ریاستی حکومت نے معذوری کے درجات کے تعلق سے تنازعات کی یکسوئی کے لئے ریاست میں مناسب طبی مجاز اتھارٹی تشکیل دی ہے۔ریاست کی مجاز میڈیکل اتھارٹی درج ذیل افراد پر مشتمل ہوگی:

(a) ہاسپٹل / ادارہ کا سپرنٹنڈنٹ: صدر نشین (b) ہاسپٹل / ادارے میں متعلقہ معذوری کے شعبہ کا سربراہ (c) معذوری کے مخصوص میدان میں ماہر

جدول 3.17: اقسام معذوری سے متعلقہ میڈیکل بورڈ کی تفصیل

سلسلہ نشان	معذوری کی قسم	ہاسپٹل / ادارہ
a.	حرکیاتی معذوری، بشمول جذام، دماغی فالج، پست قد، تیزابی حملے کے متاثرین	عثمانیہ جنرل ہاسپٹل حیدرآباد، گاندھی ہاسپٹل حیدرآباد
b.	اندھاپن / کم دکھائی دینا	سروجنی دیوی ہاسپٹل حیدرآباد
c.	دانشورانہ معذوری اور اکتسابی معذوری	قومی دماغی صحت ادارہ حیدرآباد۔قومی ادارہ برائے بااختیار دانشورانہ کم سمجھ رکھنے والے معذورین سکندرآباد (NIEFD)
d.	دماغی بیماری	ریاستی ادارہ برائے دماغی صحت حیدرآباد

e.		بہرے اور بولنے اور زبان کی معذوری	گورنمنٹ ای۔این۔ٹی کوٹھی حیدرآباد
f.		اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے	عثمانیہ جنرل ہاسپٹل حیدرآباد۔گاندھی ہاسپٹل
g.		خون کی بے قاعدگی کی معذوری	عثمانیہ جنرل ہاسپٹل حیدرآباد گاندھی ہاسپٹل
h.		ہمہ اقسام کی معذوریاں	عثمانیہ جنرل ہاسپٹل حیدرآبادؔ گاندھی ہاسپٹل

درخواست موصول ہونے پر میڈیکل بورڈ یا عہدیدار رہنمایانہ خطوط کی روشنی میں جائزہ لیتے ہوئے اس فرد کو معذوری کا سرٹیفیکٹ جاری کرے گا یا تحریری طور پر اطلاع دیگا کہ اس کو کوئی مخصوص معذوری نہیں ہے۔

☆ معذوری کا سرٹیفیکٹ سدارم ملک بھر میں کارآمد ہوگا۔

☆ مخصص جانچ کا عنصر بھی قانون میں شامل ہے۔

☆ سرٹیفیکٹ قانون کے مطابق طئے کردہ مدت کے لئے جاری کیا جاسکتا ہے۔

☆ جانچ سے متعلق تمام ریکارڈس ہسپتالوں کے متعلقہ سپرنٹنڈنٹس کی تحویل میں رکھے جائیں گے۔

☆ درخواست موصول ہونے کی تاریخ سے اندرون 20 دن اس معاملے میں احکامات جاری کئے جائیں گے۔

☆ سرٹیفیکٹ سدارم گم ہونے کی صورت میں متعلقہ فرد جو معذور ہے متعلقہ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل ریٹچنگ ہاسپٹل کو سٹیفکیٹ سدارم کی عدم دستیابی سے متعلقہ پولیس کو پیش کردہ FIR کے ساتھ درخواست پیش کرے گا۔ میڈیکل بورڈ اس کا جائزہ لینے کے بعد درخواست موصول ہونے کی تاریخ سے 20 دن کے اندر دوبارہ سرٹیفیکٹ جاری کریں گے۔

☆ سماعتی معذوری سے متعلق تمام معاملات کو ای این ٹی ہاسپٹل سے رجوع کرنا ضروری ہے تاکہ تقرری کے احکامات جاری کرنے سے پہلے تصدیق کرلی جائے۔

☆ دیگر زمروں کے مشکوک معاملات کے تعلق سے ان کو ریاستی میڈیکل بورڈ سے معذوری کے موقف کی تصدیق کے لئے رجوع کیا جاسکتا ہے یعنی سروجنی دیوی آئی ہاسپٹل حیدرآباد بصارت سے متعلق معذوری کے لئے اور گاندھی/عثمانیہ ہاسپٹل دیگر معذوری کے لئے۔

☆ موثر کارروائی بشمول مقدمہ/خدمات سے برطرفی میں فرضی/جھوٹے سرٹیفیکٹس کی بنیاد پر جھوٹے دعوؤں کے تمام معاملات میں لازمی طور پر طریقہ کار پر عمل کیا جائے۔

☆ جہاں کہیں دھوکہ دہی سے کوئی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے یا فائدہ حاصل کیا جائے جو مخصوص

پیمانوں کے ساتھ معذوری رکھنے والے افراد کے لئے ہیں وہ ایک میعاد کے لئے جیل کی سزا کے ساتھ قابل سزا ہیں جس میں دوسال تک توسیع دی جاسکتی ہے۔جس کے ساتھ جرمانہ بھی ہوگا جو ایک لاکھ روپے تک ہوسکتا ہے۔ باہم دونوں ہوسکتے ہیں۔جس کا بیان معذور افراد کے حقوق سے متعلق ایکٹ 2016 کی دفعہ 91 میں دیا گیا ہے۔

- ☆ اس کے علاوہ ان افراد کے خلاف جنہوں نے جھوٹے میڈیکل بورڈ سرٹیفیکٹ کی بنیاد پر ملازمت حاصل کی ہے یعنی غلط نمائندگی/ اندھادھند طریقہ سے سرٹیفیکٹ حاصل کیا گیا ہے جو کہ دھوکہ دہی کے مترادف ہے کاروائی کرتے ہوئے ان کو سرکاری خدمات سے برطرف کردیا جائے گا۔
- ☆ نااہل افراد کو معذوری کے سرٹیفیکٹ کی اجرائی یعنی طریقہ کار رمناسب جانچ کے بغیر اجرائی تمام متعلقہ عہدیداروں کے خلاف سخت کاروائی کا مستوجب ہوگا۔
- ☆ ضروری سافٹ ویر تیار کرکے تمام میڈیکل بورڈس اور ضلع مستقروں کے ہاسپٹلس اور تدریسی ہاسپٹلس کو نئی شامل کردہ معذوریوں کے تعلق سے دستیاب کرایا جائے گا۔ چیف ایگزیکٹیو آفیسر' سوسائٹی برائے انسداد دیہی غربت جواب SADAREM کی دیکھ بھال کررہے ہیں اس کے مطابق ضروری کارروائی کرے گی۔

ڈائرکٹر محکمہ بہبود معذورین و معمر شہریان اس کے مطابق ضروری کارروائی کریں گے۔71

ریاست تلنگانہ کے فلاحی پروگرامس کا تنقیدی جائزہ:

معذورین کی ترقی اوران کی سماج میں شمولیت کے لئے ریاست تلنگانہ میں کام منظّم طریقے سے کیا جارہا ہے۔ مرکزی قوانین کی ہدایات اور نگرانی میں ریاستیں فلاحی اقدامات انجام دیتی ہے۔ ریاست تلنگانہ میں معذورین کے فلاحی پروگرامس اوراسکیمات کے مختصر تنقیدی اہم نکات کچھ اس طرح ہیں:

- ☆ تعلیمی سطح پر مختلف پروگرامس متعارف کیے گئے ہیں جن میں ماقبل تعلیمی وظیفہ' مابعد تعلیمی وظیفہ' رہائشی مدارس وغیرہ شامل ہیں۔
- ☆ ماقبل تعلیمی وظائف' معذور طالب علم کی جماعت اور معذوری کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے ماہانہ یہ دی جاتی ہے۔

- ☆ مابعد میٹرک وظیفہ سالانہ تعلیمی قابلیت کے مطابق دی جاتی ہے۔
- ☆ ایسے معذور طلباء جن کے خاندانوں اور سر پرستوں کی سالانہ آمدنی کم ہو، اُنہیں دی جاتی ہے لیکن معذورین کا اعلیٰ تعلیم کی جانب رجحان کم ہے۔
- ☆ ہومس، ہاسٹلس اور اقامتی مدرس کی سہولیات تشفی بخش نہیں ہے۔ وہاں دی جانے والی سہولیات معذورین کی ضروریات کے لحاظ سے درجہ کم ہے۔
- ☆ معاشی باز آباد کاری اسکیم سے مستفید ہونے کے لئے درکار کروائی معذروین کے لئے کئی مسائل کا سبب بنتی ہے۔
- ☆ شادی کی ترغیبی انعامات میں رقم کو دی جاتی ہے لیکن سماجی تحفظ کا فقدان سے ہے کیوں کہ معذورین سے شادی محض پیسوں کے لئے کرتے ہیں۔
- ☆ بغیر رکاوٹ کا ماحول بھی محض دستاویزات اور قوانین تک محدود ہے۔
- ☆ معذورین کو دیے جانے والے وظائف ضرورتوں کو پورا کرنے ناکافی ثابت ہورہے ہیں۔
- ☆ کارپوریشن کی جانب سے دی جانے والی سہولیات بہتر ہے لیکن اشیاء کی مرمت کے لئے دشواریاں ہیں۔
- ☆ معذوری کی روک تھام کے لئے بہتر صحت کے مراکز قائم کئے گئے ہیں۔
- ☆ منریگا کی خدمات کے تمام معذورین کو سہولیات دستیاب ہیں لیکن معذورین مکمل منعقد نہیں ہورہا ہے۔
- ☆ حمل و نقل کی سہولیات ہونے کے باوجود باہر آنے جانے میں کئی دقتیں درپیش ہیں۔

خلاصہ

ملک، تنظیم اور ر اداروں کی ترقی کے لئے تین وسائل بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جو کہ قدرتی، انسانی اور مالی وسائل کہلاتے ہیں۔ انسانی وسائل کا بطور وسائل استعمال سے ترقی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ بطور انسانی وسائل معذورین بھی کافی اہمیت کے حامل ہے کیونکہ معذور افراد میں بھی صلاحیتیں، تعلیم اور تربیت جیسے امور شامل

ہوتے ہیں۔اس لئے انسانی وسائل میں ان کی اہمیت معنی رکھتی ہے۔معذور افراد کی ترقی اور فروغ کے لئے حکومت اور غیر حکومتی ادارے ساتھ ہی رضا کارانہ تنظیمیں بھی اہم سرگرمیاں انجام دے رہی ہیں۔تاکہ معذور افراد کو قومی کے دھارے سے جوڑنے کی کوشش کی جائے۔

قومی اور ریاستی سطح پر حکومتیں معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف اسکیمات اور پروگرامس چلا رہی ہیں۔مرکزی سطح پر پروگرامس اور اسکیمات کی عمل آوری کی ذمہ داری چند غیر سرکاری اداروں قومی اداروں اور مرکزی حکومت کی وزارت پر عائد کی گئی ہے۔مرکز کی جانب سے قانون 1995ء کے پیش نظر پروگرامس کی عمل آوری کو منسوخ کرتے ہوئے 2016ء قانون حقوق برائے معذورین کو روبہ عمل لایا جارہا ہے۔ریاستی سطح پر معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ فلاح و بہبود معذورین اور معمرین اپنی کارکردگی انجام دے رہا ہے۔ ریاستی سطح پر ایک اور کارپوریشن TSVCC تلنگانہ ویکلانگولو کوآپریٹیو کارپوریشن بھی اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ریاستی سطح پر معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف پروگرامس اور اسکیمات اس طرح ہے۔تعلیمی پروگرامس' ترغیباتی پروگرامس' تربیتی مراکز' سماجی تحفظ کے پروگرامس اور تعلیمی اور روزگار میں تحفظات شامل ہیں۔تعلیمی پروگرامس میں ہومس اور ہاسٹلس کا انتظامیہ' پری میٹرک اور پوسٹ میٹرک اسکالرشپ' ذہنی معذورین کے لئے اسکالرشپ' ٹیوشن فیس کی بازادائیگی وغیرہ کے ذریعہ معذور افراد کی تعلیمی قابلیت اور بااختیار بنانے کی حکمت عملیاں عمل میں آرہی ہیں۔ترغیباتی پروگرامس میں تدریسی اکتساب کے سازوسامان' مصنوعات اشیاء' حمل ونقل کی رعایت دی جارہی ہے تاکہ ایسے طلباء جو ہاسٹل اور ہومس میں رہائش پذیر ہیں ان کی دیکھ ریکھ کے ساتھ انہیں قابل مستحکم زندگی فراہم کی جائے۔تربیتی مراکز میں بصارتی معذورین کے لئے اساتذہ کو تربیت دینے کے مراکز حیدرآباد میں کام کررہے ہیں۔اس کے علاوہ IIT اور موسیقی سیکھنے والے معذورین کو آلات واشیاء دیے جاتے ہیں۔

معذور افراد سماج میں ایک اقلیت کے طور پر اپنی زندگی گذار رہے ہیں۔اس لئے انہیں سماج میں رتبہ اور وقار دلوانے کے لئے شادی کے ترغیبی انعامات' پیٹرول اور ڈیزل پر سبسیڈی' ماہانہ وظائف' TSRTC بس پاس کی سہولیات وغیرہ فراہم کی جارہی ہیں۔روزگار اور تعلیم میں تحفظات کے ذریعہ معذور افراد کے لئے تعلیمی اور معاشی کے معاش کے میدان میں راہیں ہموار کی جارہی ہیں۔اس کے علاوہ امتحان اور فیس کی ادائیگی میں مخصوص رعایتیں

دی گئی ہیں۔جس کے ذریعہ معذورین عام انسانوں کی طرح زندگی کی لذتوں سے لطف اندوز ہو سکے۔مندرجہ بالا تمام پروگراموں کے باوجود معذور افراد کی حالت میں زیادہ فرق نظر نہیں آتا۔کیونکہ پروگرامس کی بڑی تعداد موجود ہونے کے باوجود نصف سے زائد معذور افراد کوان پروگراموں اور اسکیموں کے متعلق معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ اور بعض پروگرامس اپنی موثر کارکردگی سے مستثنیٰ ہیں۔

☆☆☆☆

حواشی

1 Pretham, Saibabu, Public Policy for the welfare of Handicapped : A study of Handicaped in Andhra Pradesh, Department of Political Science, School of Social Sciences, University of Hyderabad, August 2002, p 35

2 Socio Economic outlook, Government of Telangana, 2020

3 http://ponarbhava.in/index.php/legal-instruments/national-acts-and-rules/mental-health-act-1987#

4 ایضاً

5 Sekhar, Vishwesh, Gurpur, Shashikala, Empowerment of the Disbled from objects of charity to subjects with rights, Economic and Political weekly, feb 2017, p 17

6 Kothari, Jayna, The Un Convention on Rights of Persons with Disablities: An Engine for Law Reform in India, Economic & Political Weekly, May 2010, p 69

7 Mandal, Saptarshi, Adjudication Disablity : Some emerging quesion, Economic and Political Weekly, December 2010, p 22

8 https://www.researchgate.net/publication/4243789-knowledge-about-persons-with-disablities-Act 1995-amonghealth care-professional-dealing-with-persons-affected-disablities.

9 The National Trust act, 1999 (No. 44 of 1999)Rules in regulations, ministry of social Justicd.

10 https://legislative.gov.in/list-acts-1999

11 The Rights of Persons with Disablities Act, 2016, Ministry of Law and Justice, New Delhi, December 2016

12 ایصاً، سیکشن II

13 ایضاً، سیکشن III اور VL

14 ایضاً سیکشن V

15 ایضاً، سیکشن IX

16 Mehrotra Nilika, Disablity, Gender and State Policy Exploring Margins, Rawat Publication, New Delhi, 2013, p 82

17 ایضاً

18 National Policy for Perons with Disablities, Ministry of Social Justice, Empowernment, Govt of India, 2006

19 https://vikaspedia.in/social-welfare/differently-adbled welfare/policies-and -standards/ national- policy -for-persons-with-disabilities-2006

20 National Education Policy 2020, Ministry of Human Resource Development, Government of India, A, 521

21 The Telangana State Rights of Persons with Disablities Rules 2018, G.O.M.S No.3, 01-05-2018

22 ایضاً،سیکشن2-3

23 ایضاً،سیکشن18

24 ایضاً،سیکشن23

25 Ministry of Social justice & Empowernment, Department of Disabled (Divyangjan) Govt. of India.

26 www.socialjustice.nic.in/ddrs.php

27 http://disabilityaffairs.gov.in

28 Pandya, Rameshwari, Social Justice and Empowernment of Disadvantaged groups in India, Policeis and Programmes, New Century, Publications, New Delhi, 2013, p 125

29 ایضاً،ص129

30 Bose, A B, Dr. Kurup AM, sent, Sarojni, T.K. Kum, Jawari, Singh Shri, Concessions and programmes for the physically handicapped, Department of Social Welfare, 1977, p 2

31 محولہ28

32 https://disablityaffairs.gov.in/content/page/scholarship.php

33 Gandhi. P.K, Mohsini, S.R, The Physically handicapped and the Govt, Seema Publication, New Dlhi, 1982, p 15

34 محولہ28

35 Department of Welfare for disabled and senior citizens, govt Telangana.

36 ایضاً

37 Telangana Vikalangula Co-operative Corportation

38 محولہ35

39 ایضاً

40 ایضاً

41 ایضاً

42 G.O.M.S No. 15, WD,CW,DW, Department, dt:07-06-2008

43 G.O.M.S No. 44, WD, WG, DW, Department dt 24-11-2008

44 محولہ35

G.O.M.S No. 34, WD,CW,DW, Department, dt:27-09-2008 45

محولہ35 46

G.O.M.S No. 30, Education (Exam) Deparment dt, 19-03-2001 47

ایضاً 48

محولہ35 49

G.O.M.S No. 44, DW, CW, Disabled and Senior Citiznes, Department dt 29-07-2017 50

G.O.M.S No. 2, Dept. for WCD & SC, (Schemes) dt 23-03-2018 51

G.O.M.S No. 44, WD, WG, DW, Department dt 24-11-2008 52

محولہ35 53

G.O.M.S No. 4, Dept Women, Children, Disabled and Senior Citizens (Scheme) dt 19-03-2016 54

G.O.M.S No.17, PR &RD Department dt 05-11-2014 55

محولہ35 56

G.O.M.S No.17, PR &RD1 Department dt 05-11-2014 57

G.O.Rt No.106, WD, CW, DW, DW Deprt dt 13-04-2007 58

Telangana Vikalangula Co-operative Corportation, Hyderbad 59

ایضاً 60

G.O.M.S No.190, Dept for WCD & SC (Schemes) dt 08-11-2017 61

محولہ35 62

ایضاً 63

ایضاً 64

Department of panchayat raj & rural development. govt of Telangana. 65

محولہ35 66

ایضاً 67

ایضاً 68

G.O.M.S No.5, Dept WCD & SC (Schemes) dt 13-06-2018 69

G.O.M.S No.3, Dept WCD & SC (Schemes) dt 01-05-2018 70

ایضاً 71

باب4

ریاست تلنگانہ میں معذورین کی فلاحی پروگراموں کی عمل آوری کا جائزہ

Implementation of Welfare Programmes for the Disabled Persons - An Analysis

آزاد ہندوستان میں بہت کم عوامی تحریکات نے اپنے جمہوری مطالبات کو حاصل کیا۔ایسی ہی ایک تحریک ریاست تلنگانہ کے حصول کی ہے۔علیحدہ ریاست حاصل کرنے میں عوام کی جدوجہد تاریخ میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ یہ صرف عوام کی ہی نہیں بلکہ مختلف سیاسی جماعتوں اورعوامی تنظیموں کی بے غرض جمہوری جدوجہد کی وجہ سے ممکن تھا۔اس کے علاوہ شہری سماج اور تلنگانہ کے تمام طبقات نے تحریک میں اپنے مقصد کے حصول تک جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ یہ تحریک تقریباً60 برسوں پر محیط ایک طویل جدوجہد رہی ہے۔ان تحریکوں کی بدولت نئی ریاست کا ظہور ہوا۔لہٰذا ہندوستان میں 29 ریاستیں اور 7 مرکزی زیر انتظام علاقے ہیں۔بطور 29 ویں ریاست تلنگانہ کا قیام 2 جون 2014ء میں عمل میں آیا۔1؎ اس سے پہلے یہ متحدہ ریاست آندھراپردیش کا حصہ تھی۔مختلف تحریکات اور علیحدگی کی جدوجہد کے بعد بطور نئی ریاست تلنگانہ کو تشکیل دیا گیا۔ ریاست تلنگانہ کا مشرق میں آندھراپردیش، مغرب میں کرناٹک، شمال میں مہاراشٹرا اور چھتیس گڑھ اور جنوب میں آندھراپردیش واقع ہے۔ ریاست تلنگاہ علیحدگی کے بعد 10 اضلاع حیدرآباد، عادل آباد، رنگاریڈی، کریم نگر، کھمم، محبوب نگر، میدک، ورنگل، نظام آباد اور نلگنڈہ پر مشتمل تھا۔ بعدازاں ریاست میں نظم ونسق، انتظامیہ اور حکومتی سرگرمیوں کو موثر انداز میں فراہمی کے لئے 31 اضلاع میں مزید اضلاع کا اضافہ 2016ء تقسیم کیا گیا جو کہ حسب ذیل ہیں:

(1)عادل آباد (2) کومرم بھیم (3) آصف آباد (4) منچریال (5) نرمل (6) حیدرآباد (7) رنگاریڈی (8) میڑچل (9) وقارآباد (10) کریم نگر (11) جگتیال (12) پداپلی (13) راجنا سرسلا (14) کھمم (15) بھدرادری کوتہ گوڑم (16) محبوب نگر (17) ناگرکرنول (18) جوگولامبا گدوال (19) ونپرتی (20) میدک (21) سنگاریڈی (22) سداسیو پیٹ (23) نظام آباد (24) کاماریڈی (25) نلگنڈہ (26) سوریا پیٹ (27) یادادری بھونگیر (28) ورنگل (اربن) (29) ورنگل (رورل) (30) جنگاؤں (31) جیاشنکر بھوپالا پلی

(32) محبوب آباد۔ 2ے

ریاست تلنگانہ کا صدر مقام حیدرآباد ہے۔ تلنگانہ کا کل رقبہ 1,14,840 مربع کلومیٹر ہے یہ ہندوستان کی بڑی ریاستوں میں شمار کی جاتی ہے۔ ریاست تلنگانہ کی پارلیمنٹ کے لوک سبھا 17 نشستیں، راجیہ سبھا کی 7 نشستیں اور 114 اسمبلی کے حلقے اور قانون ساز کونسل 27 اراکین پر مشتمل ہے۔ رقبہ کے اعتبار سے تلنگانہ کا سب سے بڑا ضلع محبوب نگر اور چھوٹا ضلع حیدرآباد ہے۔ 3ے

ریاست تلنگانہ کے 10 اضلاع کی آبادی حسب ذیل جدول میں تفصیل سے بتائی گئی ہے:

جدول 4.01 ریاست تلنگانہ میں ضلع واری آبادی 2011

سلسلہ نشان	ضلع کا نام	جملہ آبادی	مرد	خواتین	جنسی تناسب
1.	عادل آباد	27,41,239	13,71,642	13,69,597	1001
2.	نظام آباد	25,51,335	13,00,694	12,50,641	1040
3.	کریم نگر	37,76,269	18,95,469	18,80,800	1008
4.	میدک	30,33.288	15,10,258	15,23,030	992
5.	حیدرآباد	39,43,323	19,24,748	20,18,575	954
6.	رنگاریڈی	52,96,741	25,95,733	27,01,008	961
7.	محبوب نگر	40,53,028	20,02,642	20,50,386	977
8.	نلگنڈہ	34,88,809	17,29,037	17,59,772	983
9.	ورنگل	35,12,576	17,53,295	17,59,281	997
10.	کھمم	27,97,370	14,06,382	13,90,988	1011
	تلنگانہ	3,51,93,978	1,74,89,900	1,77,04,078	988
		100%	49.69	50.30	

Source: Cencus of India 2011 4ے

ریاست تلنگانہ میں جملہ معذورین کی آبادی

جدول 4.02 ریاست تلنگانہ میں معذوری کی اقسام کے لحاظ سے آبادی 2011

سلسلہ نشان	معذوری کی اقسام	جملہ معذورین	مرد معذورین	خواتین معذورین
1.	بصارتی معذورین	1,94,977	98,289	96,688
2.	سماعتی معذورین	1,67,879	85,288	82,591
3.	گویائی سے محروم معذورین	95,810	53,541	42,269
4.	حرکیاتی معذورین	2,26,152	1,37,400	88,752
5.	ذہنی معذورین	54,759	28,993	25,765
6.	دماغی معذورین	18,625	9,766	8,859
7.	کثیر معذوری سے متاثرہ معذورین	74,374	39,629	34,745
8.	دیگر معذورین	2,14,247	1,12,507	1,01,740
جملہ		10,46,822	5,65,413	4,81,409
		100%	54.01%	45.98%

Source: Census of India, 2011 سے

جدول 4.03 ریاست تلنگانہ میں معذورین کی ضلع واری آبادی 2011

سلسلہ نشان	ضلع کا نام	جملہ	مرد	خواتین
1.	عادل آباد	75,542	40,669	34,873
2.	نظام آباد	65,943	34,901	31,042
3.	کریم نگر	1,14,822	61,504	53,318
4.	میدک	67,647	37,212	30,435

.5	حیدرآباد	1,77,909	96,038	81,871
.6	رنگاریڈی	1,71,071	93,572	77,499
.7	محبوب نگر	1,07,782	57,827	49,955
.8	نلگنڈہ	95,972	52,450	43,522
.9	ورنگل	87,478	47,790	39,688
.10	کھمم	82,656	43,450	39,206
	جملہ	10,46,822	5,65,413	4,81,409
		100%	54.01%	45.98%

Source: Census of India, 2011 [6]

ریاستی سطح پر معذورین کی جملہ آبادی، معذوری کی اقسام اور ضلع واری آبادی کی تفصیل دی جا چکی ہے۔ بہ نسبت اسکے 2016 قانون کے معذوری کی قسم مطابق علیحدہ علیحدہ جدولوں کے ذریعہ معذوری کی قسم اور اضلاع سے متعلقہ جدولوں کو مندرجہ ذیل پیش کیا گیا ہے۔ جنہیں

(i) بصارتی معذورین

(ii) سماعتی معذورین

(iii) گویائی سے محروم معذورین

(iv) حرکیاتی معذورین

(v) ذہنی معذورین

(vi) دماغی بیماری سے متاثرہ افراد

(vii) کثیر معذوری سے متاثرہ افراد

(viii) دیگر معذورین کا شامل ہیں۔[7]

جدول 4.04 (i) بصارتی معذورین کا موقف

سلسلہ نشان	ضلع کا نام	بصارتی معذور		
		جملہ	مرد	خواتین

6936	6632	13,568	عادل آباد	1
5419	4675	10094	نظام آباد	2
10065	9790	19855	کریم نگر	3
6308	5863	12171	میدک	4
22280	24602	46882	حیدرآباد	5
15437	17018	32473	رنگاریڈی	6
8964	8588	17552	محبوب نگر	7
6927	6964	13891	نلگنڈہ	8
6178	6456	12634	ورنگل	9
8156	7701	15857	کھمم	10
96688	98289	194977		جملہ

Source: Census of India, 2011 8

جدول 4.05(ii) سماعتی معذورین کا موقف

سماعتی معذور			ضلع کا نام	سلسلہ نشان
خواتین	مرد	جملہ		
5138	5222	10360	عادل آباد	1
3866	4035	7901	نظام آباد	2
7857	7410	15267	کریم نگر	3
3934	4073	8007	میدک	4
19659	21542	41201	حیدرآباد	5
17654	19050	36704	رنگاریڈی	6
7759	7752	15511	محبوب نگر	7

5536	5463	10999	نلگنڈہ	8
6246	6073	12319	ورنگل	9
4942	4668	9610	کھمم	10
82591	**85288**	**167879**		**جملہ**

Source: Census of India, 2011 9

جدول4.06 (iii) گویائی سے محروم معذورین کا موقف

گویائی سے محروم معذور			ضلع کا نام	سلسلہ نشان
خواتین	مرد	جملہ		
2888	3541	6429	عادل آباد	1
3583	4101	7684	نظام آباد	2
5790	7243	13033	کریم نگر	3
2235	2806	5041	میدک	4
7117	9307	16424	حیدرآباد	5
6960	9331	16291	رنگاریڈی	6
3488	4367	7855	محبوب نگر	7
3259	4263	7522	نلگنڈہ	8
3930	4831	8761	ورنگل	9
3019	3751	6770	کھمم	10
42269	**53541**	**95810**		جملہ

Source: Census of India, 2011 10

جدول4.07 (iv) حرکیاتی معذورین کا موقف

حرکیاتی معذور			ضلع کا نام	سلسلہ نشان
خواتین	مرد	جملہ		
6845	10928	17773	عادل آباد	1

2	نظام آباد	17109	10249	6860
3	کریم نگر	28903	17416	11487
4	میدک	20608	12872	7736
5	حیدرآباد	9056	5508	3548
6	رنگاریڈی	23839	15103	8736
7	محبوب نگر	29528	17735	11793
8	نلگنڈہ	32629	19603	13026
9	ورنگل	24995	15326	9669
10	کھمم	21712	12660	9052
جملہ		226152	137400	88752

Source: Census of India, 2011 11

جدول4.08(v)ذہنی معذورین کا موقف

سلسلہ نشان	ضلع کا نام	ذہنی معذور		
		جملہ	مرد	خواتین
1	عادل آباد	3841	2011	1830
2	نظام آباد	4164	2202	1962
3	کریم نگر	6756	3511	3245
4	میدک	4021	2122	1899
5	حیدرآباد	6991	3897	3094
6	رنگاریڈی	6592	3624	2968
7	محبوب نگر	5643	2920	2723
8	نلگنڈہ	6273	3207	3066

2566	2824	5390	ورنگل	9
2412	2675	5087	کھمم	10
25765	**28993**	**54758**		**جملہ**

Source: Census of India, 2011 ۔12

جدول 4.09(vi) ذہنی بیماری متاثرہ افراد کا موقف

ذہنی بیماری سے متاثرہ افراد			ضلع کا نام	سلسلہ نشان
خواتین	مرد	جملہ		
836	909	1745	عادل آباد	1
663	702	1365	نظام آباد	2
1202	1233	2435	کریم نگر	3
685	827	1512	میدک	4
729	1038	1767	حیدرآباد	5
992	1258	2250	رنگاریڈی	6
1048	992	2040	محبوب نگر	7
959	1028	1987	نلگنڈہ	8
789	868	1657	ورنگل	9
956	911	1867	کھمم	10
8859	9766	18625		جملہ

Source: Census of India, 2011 ۔13

جدول 4.10(vii) کثیر معذوری سے متاثرہ افراد کا موقف

کثیر معذوری سے متاثرہ افراد			ضلع کا نام	سلسلہ نشان
خواتین	مرد	جملہ		

1	عادل آباد	5870	3126	2744
2	نظام آباد	4985	2599	2386
3	کریم نگر	9942	5109	4833
4	میدک	6248	3369	2879
5	حیدرآباد	6310	3388	2922
6	رنگاریڈی	7622	4259	3363
7	محبوب نگر	8474	4477	3997
8	نلگنڈہ	8687	4681	4006
9	ورنگل	7796	4127	3669
10	کھمم	8440	4494	3946
جملہ		**74374**	**39629**	**34745**

Source: Census of India, 2011 ے14

جدول 4.11(viii) دیگر معذورین کا موقف

سلسلہ نشان	ضلع کا نام	ذہنی بیماری سے متاثرہ افراد		
		جملہ	مرد	خواتین
1	عادل آباد	15956	8300	7659
2	نظام آباد	12641	6338	6303
3	کریم نگر	18631	9792	8839
4	میدک	10039	5280	4759
5	حیدرآباد	49278	26756	22522
6	رنگاریڈی	45300	23929	21371
7	محبوب نگر	21179	10996	10183

8	نلگنڈہ	13984	7241	6743
9	ورنگل	13926	7285	6641
10	کھمم	13313	6590	6723
جملہ		**214247**	**112507**	**101740**

Source: Census of India, 2011 15

ریاست تلنگانہ میں دیہی اور شہری معذورین کی آبادی کے موقف کو حسب ذیل درج کیا گیا ہے۔ بالخصوص خواتین معذورین کا جملہ آبادی میں فیصد کو ریاستی اور اضلاع کے پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔

جدول 4.12 ریاست تلنگانہ میں دیہی اور شہری معذورین کی آبادی کا موقف

سلسلہ نشان	ضلع کا نام	دیہی معذورین آبادی		شہری معذورین آبادی		جملہ		جملہ معذور آبادی میں خواتین کی آبادی کا فیصد
		جملہ	خواتین	جملہ	خواتین	جملہ	خواتین	
1.	عادل آباد	56,946	26,636	18,596	8,237	75,542	34,873	46,16%
2.	نظام آباد	54,174	25,746	11,769	5,296	65,943	31,042	47.07%
3.	کریم نگر	91,718	42,924	23,104	10,394	1,14,822	53,318	46.44%
4.	میدک	54,582	24,779	13,065	5,656	67,647	30,435	44.99%
5.	حیدرآباد			1,77,909	81,871	1,77,909	81,871	46.02%
6.	رنگاریڈی	53,982	24,404	1,17,089	53,095	1,71,071	77,499	45.30%
7.	محبوب نگر	95,015	50,698	12,767	5,638	1,07,982	56,336	52.27%
8.	نلگنڈہ	81,187	36,834	14,785	6,688	95,972	43,522	45.35%
9.	ورنگل	67,647	31,044	19,831	8,644	87,478	39,688	45.37%
10.	کھمم	66516	31,838	16,140	7,368	52,656	39,206	47.43%
	جملہ	6,21,767	2,88,522	4,25,055	1,92,887	10,46,822	4,81,409	45.99%

Source: Census of India, 2011 16

معذورین کی فلاح و بہبود کے پروگراموں کی اہمیت

معاشرہ میں معذورین ایک بڑی اقلیت کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ لہٰذا معذورین بہتر زندگی کے لئے درکار بنیادی ضروریات سے مستثنیٰ ہیں۔ ایسے میں معذورین کی صحت، خواندگی اور معیار زندگی جیسی اہم ضروریات بھی نظر اندازی کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسے حکومت اور معاشرہ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ معذور افراد کے ساتھ ہو رہے غیر امتیازی سلوک کو روکتے ہوئے ان کو مساویانہ مواقع فراہم کریں۔

مرکزی اور ریاستی حکومت، غیر حکومتی ادارے اور رضا کارانہ تنظیمیں معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے پروگراموں کو مختلف سطحوں پر بڑے پیمانے پر چلا رہے ہیں۔ فلاح و بہبود کے پروگرامس کے ذریعہ معذورین کو تعلیمی، سماجی اور معاشی طور پر باصلاحیت، خود مختار بنایا جاسکتا ہے۔ اس ضمن میں مختلف پروگراموں اور اسکیموں کو متعارف کیا گیا ہے جو کہ ریاست تلنگانہ میں معذورین کے لئے چلائے جارہے ہیں۔ ان پروگراموں کی عمل آوری اور نفاذ کو یقینی بنانے کے لئے حکومت تلنگانہ سالانہ بجٹ مختص کرتی ہے۔ جن پروگرامس پر عمل آوری کے لئے بجٹ مختص کیا جاتا ہے حسب ذیل میں ان پروگراموں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جو کہ اس طرح ہیں:

ریاست تلنگانہ میں محکمہ معذورین اور معمرین کے ذریعہ چلائے جانے والے فلاحی پروگرامس:

(1) ہومس اور ہاسٹلس کی تعمیر کرنے کے لئے اقدامات اور ان میں رہنے والے معذورین کی تفصیلات۔

(2) اقامتی مدارس برائے معذورین۔

(3) ماقبل میٹرک وظائف۔

(4) مابعد میٹرک وظائف۔

(5) معاشی باز آبادکاری اسکیم۔

(6) شادی کے ترغیبی انعامات۔

(7) بغیر رکاوٹ کا ماحول کی فراہمی۔

(8) معذورین کے لئے کھیل کود کے لئے سہولیات۔ 17

☆ ریاست تلنگانہ میں ایک کارپوریشن TVCC بھی معذورین تک فلاحی اقدامات انجام دیتی ہے اس کے ذریعہ چلائے جانے والے پروگرامس اور امداد کی تفصیل کچھ اس طرح ہیں:

☆ TVCC کی جانب سماعتی معذور، بصارتی معذور اور ہاتھ پیر سے معذورین کو اشیاء فراہم کی جاتی ہیں۔

☆ ہاتھ پیر سے معذورین کے لئے Callipers، مصنوعی اشیاء، ٹرائی سائکل، موٹرائز گاڑیاں اور وہیل چیئرز شامل ہیں۔

☆ بصارتی معذورین کو چلنے پھرنے مدد والی لکڑی (Stick)، لیپ ٹاپ، MP3 پلیئرس اور بریلی کی کتابیں دی جاتی ہیں۔

☆ سماعتی معذورین کو سننے میں مدد دینے والی Behind the Ear(BTE) دی جاتی ہے۔18

جدول 4.13 معذورین کے لئے ہومس اور ہاسٹل بجٹ 2014-2019ء

سلسلہ نشان	سال	تخمینہ بجٹ	مختص کردہ بجٹ	طبعی حاصلات
1	2014-15	50.00	48.57	2
2	2015-16	50.00	36.82	2
3	2016-17	50.00	50.00	-
4	2017-18	300.00	226.00	-
5	2018-19	10.00	10.00	-
	جملہ	460.00	371.39	4

Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Ctizens

گراف 4.1: معذورین کے لئے ہومس اور ہاسٹل بجٹ 2014-2019ء

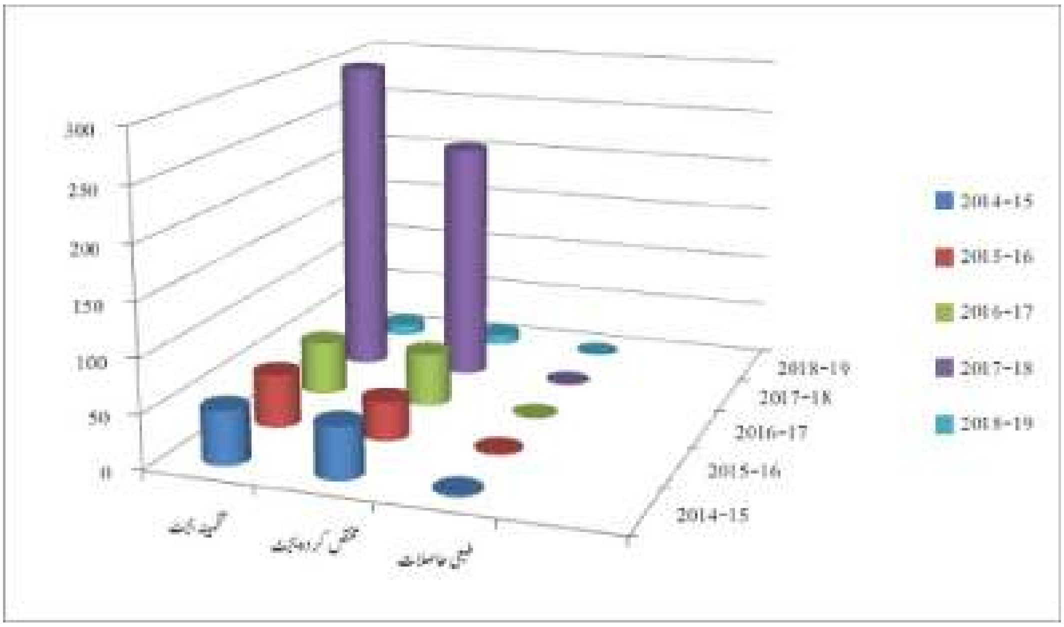

مندرجہ بالا جول میں 5 سال ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات کی خاطر منظور کردہ بجٹ کی تفصیل کو بیان کیا گیا ہے جو کہ 460 لاکھ روپے تخمینہ بجٹ رہا جس میں سے 371.39 لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔اور 4 عمارتوں کی تعمیر کی گئی۔

☆ 4 عمارتوں کی تعمیر کا عمل ابتدائی دو سالوں یعنی 16-2014 کے درمیان درج کیا گیا ہے۔

☆ 18-2017 میں 300.00 لاکھ روپئے تخمینہ بجٹ رہا اور جس میں سے 22600 لاکھ روپئے مختص کئے گئے لیکن Achievement میں کوئی عملی پہلو درج نہیں ہے۔

☆ 5 سال میں 19-2014ء کے درمیان منظور کردہ بجٹ کا تقریباً استعمال دیکھا گیا ہے۔

معذورین کے رہائش کی سہولت کی خاطر ہومس اور ہاسٹلس برائے معذورین چلائے جارہے ہیں۔جن میں سے 10 ہومس اور 10 ہاسٹلس میں کچھ عمارتیں سرکاری ذاتی ہے تو کچھ عمارتوں کو کرایہ پر حاصل کیا گیا ہے۔

حسب ذیل میں معذورین کے لئے قائم کردہ ہومس اور ہاسٹلس میں رہنے کے لئے عمارت کی قسم کرایہ/ذاتی، منظور شدہ خالی سیٹس اور موجودہ معذورین اور خالی جگہوں کے متعلق تفصیلی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔19

جدول 4.14 ہومس اور ہاسٹلس میں رہنے والے معذورین کا موقف

سلسلہ نشان	ضلع	Name of the Hostel/Homes ہاسٹل/ہاؤس کے نام	عمارت ذاتی/ کرایہ	منظور شدہ	موجودہ	No of vacant seats
1.	محبوب نگر	1. گورنمنٹ ہاسٹل برائے جسمانی معذور لڑکے میتو گوڑہ، محبوب نگر	کرایہ	100	47	53
2.	رنگاریڈی	2. گورنمنٹ ہاسٹل برائے جسمانی معذور لڑکے شیالا جاپوری کالونی، منصور آباد	کرایہ	83	65	18

0	75	75	کرایہ	3. گورنمنٹ ہاسٹل برائے مرد جسمانی معذور TCPC چیتنیا پوری، رنگاریڈی		
0	98	98	کرایہ	4. گورنمنٹ ہاسٹل برائے جسمانی معذور خواتین، چمپا پیٹ، رنگاریڈی		
0	195	195	کرایہ	5. گورنمنٹ ہوم برائے جسمانی معذور مرد، چمپا پیٹ، رنگاریڈی		
0	194	194	کرایہ	6. گورنمنٹ ہوم برائے جسمانی معذور مرد، ویکا یشور کالونی، ساگر رنگ روڈ رنگاریڈی		
0	107	107	کرایہ	7. گورنمنٹ ہوم برائے معمر اور معذور خواتین، عنبر پیٹ		
53	22	75	کرایہ	8. گورنمنٹ ہاسٹل برائے معذور لڑکے	نظام آباد	.3
73	27	100	کرایہ	9. گورنمنٹ ہاسٹل برائے جسمانی معذور لڑکے، H.No.1-1-337، کمار واڑی انکلولی روڈ، عادل آباد	عادل آباد	.4
0	60	60	ذاتی عمارت	10. گورنمنٹ ہوم برائے معمر اور معذورین، کارخانہ گڈا، کریم نگر	کریم نگر	.5

6.	ورنگل	11. گورنمنٹ ہاسٹل برائے معذور لڑکیاں، صوبہ داری، ہنمکنڈہ 12. گورنمنٹ ہوم برائے معذور لڑکے، صوبہ داری، ہنمکنڈہ	ذاتی عمارت	100 100	56 100	44 0
7.	کھمم	13. گورنمنٹ Crippled لڑکے ہاسٹل کھمم	کرایہ	100	30	70
8.	نلگنڈہ	14. گورنمنٹ ہاسٹل برائے جسمانی معذور لڑکے، نلگنڈہ	کرایہ	100	65	35
9.	حیدرآباد	15. گورنمنٹ ہوم برائے بصارتی معذور مرد، نائل نگر، حیدرآباد	کرایہ	159	159	0
		16. گورنمٹ ہوم برائے بصارتی معذور مرد، سالار جنگ کالونی، حیدرآباد	کرایہ	158	158	0
		17. گورنمنٹ ہوم برائے بصارتی معذور مرد، موسیٰ رام باغ، حیدرآباد	کرایہ	172	172	0
		18. گورنمنٹ ہوم برائے بصارتی معذور خواتین، شاتاواہانہ نگر، حیدرآباد	کرایہ	122	122	0

0	70	70	مفت کرایہ	19. گورنمنٹ ہوم برائے بصارتی معذور لڑکیاں، B بلاک، ملک پیٹ، حیدرآباد		
0	90	90	مفت کرایہ	20. گورنمنٹ ہاسٹل برائے بصارتی معذور لڑکے، دارالشفاء، حیدرآباد		
342	1912	2258				جملہ

Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Ctizens ے20

اقامتی مدارس برائے معذورین

(Residential Schools for Disabled persons)

اقامتی مدارس برائے معذورین کی دیکھ ریکھ اور وہاں کے طلباء کی سہولیات کی خاطر سالانہ بجٹ مختص کیا جاتا ہے۔اس پروگرام کے لئے مختص بجٹ کا جائزہ کچھ اس طرح ہے۔

جدول 4.15 اقامتی مدارس برائے معذورین بجٹ 2014-2019

طبعی حاصلات	مالی حاصلات	بجٹ تخمینہ	سال	شمار
552	590.12	582.25	2014-15	1
533	844.89	844.94	2015-16	2
525	1082.09	734.36	2016-17	3
--	38.87	69.30	2017-18	4
-	-	--	2018-19	5
1610	2555.97	2230.85	جملہ	

source: Departments Welfare of Disabled in senior citizens. ے21

گراف 4.2: اقامتی مدارس برائے معذورین بجٹ 2019-2014

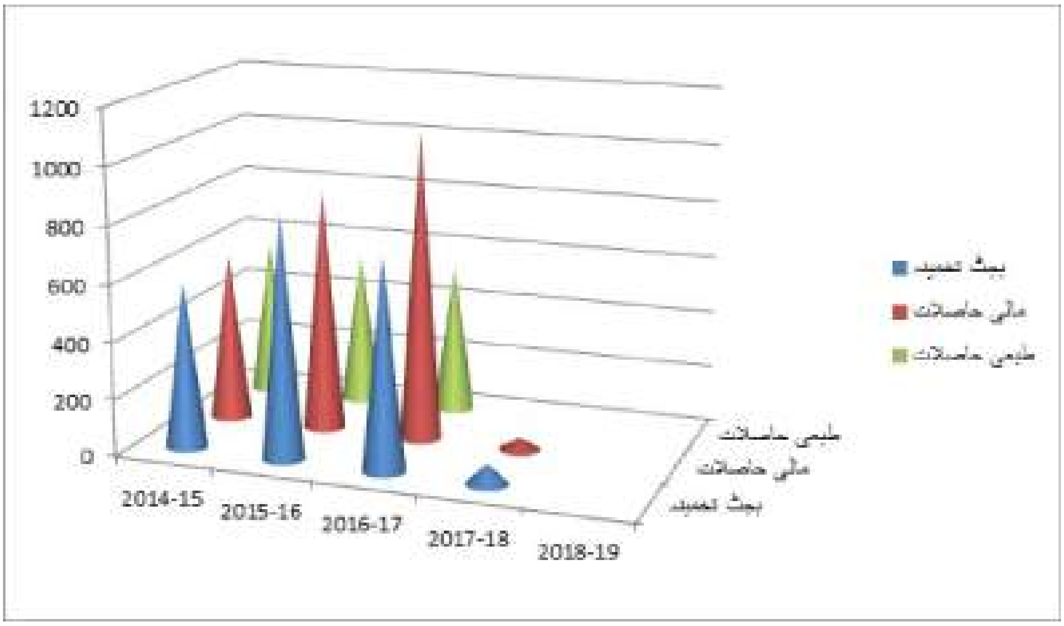

4 سال کے بجٹ کی تفصیل کو پیش کیا گیا ہے۔ جدول کے مطابق 4 سالوں میں جملہ 2230.85 لاکھ روپئے بجٹ کا تخمینہ کیا گیا اور 2555.97 لاکھ روپئے خرچ کئے گئے۔ استفادہ کنندگان کی تعداد بھی 17-2014ء تک کے فراہم کئے گئے جو کہ 1610 ہے۔

مندرجہ بالا جدول کے اہم نکات کچھ اس طرح ہیں:

سال 17-2016ء میں 734.36 کا تخمینہ بجٹ پیش کیا گیا لیکن منظور اور خرچ بجٹ تخمینہ بجٹ سے زیادہ 1082.09 لاکھ روپئے درج کئے گئے۔ اس سال استفادہ کنندگان کی تعداد 525 ہے۔

اس مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بجٹ کی شرحوں میں کمی بیشی ہوتی رہی لیکن استفادہ کنندگان کی تعداد تقریباً یکساں ہی رہی۔

18-2017ء میں بجٹ کا تخمینہ 69.30 لاکھ روپئے اور خرچ 38.37 لاکھ روپئے ہوئے یہ ریکارڈ دیا گیا لیکن اس سال کے استفادہ کنندگان کی تفصیل نہیں ہے۔

ریاست تلنگانہ میں بصارتی اور سماعتی معذورین کے لئے چلائے جانے والے اقامتی مدارس کے متعلق حسب ذیل جدول میں معلومات درج ہیں جو کہ کچھ اس طرح ہیں: 22

جدول4.16:Residential School for Visually and Hearing Disabled

سلسلہ نشان	اقامتی مدارس کے نام بصارتی/سماعتی معذور (Residential Schools for VH/VH)	منظورکردہ	موجودہ
.1	اقامتی مدرسہ برائے سماعتی معذور حیدرآباد	150	134
.2	Govt. Residential School for Deaf. Miryalguda, Nalgonda	250	142
.3	Govt. Residential School for Hearing Handicapped Karimnagar	180	124
.4	Govt. Residential for visually Handicapped Karimnagar	100	62
.5	Govt. Residential School for Visually Handicapped Mahboob Nagar	150	63
	جملہ	830	525
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Ctizens 23ء			

ماقبل میٹرک وظائف

ماقبل میٹرک وظائف یہ ابتدائی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے معذور طلباء کو دی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا جدول میں ماقبل میٹرک وظائف کے متعلق منظور کردہ 5 سالہ بجٹ کی تفصیل کو پیش کیا گیا ہے۔ان 5 سالوں یعنی 2014-2019 تک جملہ 137.47 لاکھ روپئے منظور کرائے گئے جس میں سے 57.08% خرچ کئے گئے اور 42.91% خرچ نہیں کئے گئے۔ اور ان 5 سال میں استفادہ کنندگان کی تعداد جملہ 7802 ہے۔

جدول 4.17 ماقبل میٹرک وظائف بجٹ 2014-2019ء

شمار	سال	بجٹ تخمینہ	بجٹ ریلیز آرڈر	مالی حاصلات	Remains	طبعی حاصلات
1	2014-15	75.00	38.17	31.36	6.81	3195
2	2015-16	39.50	15.00	15.00	0	1427
3	2016-17	30.00	22.60	7.06	15.54	654
4	2017-18	38.00	31.70	17.48	14.22	1251
5	2018-19	30.00	30.00	7.57	22.43	1230
	جملہ	212.5	137.47 100%	78.47 57.08	59.00 42.91	- 77.57
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Ctizens						

گراف 4.3: ماقبل میٹرک وظائف بجٹ 2014-2019ء

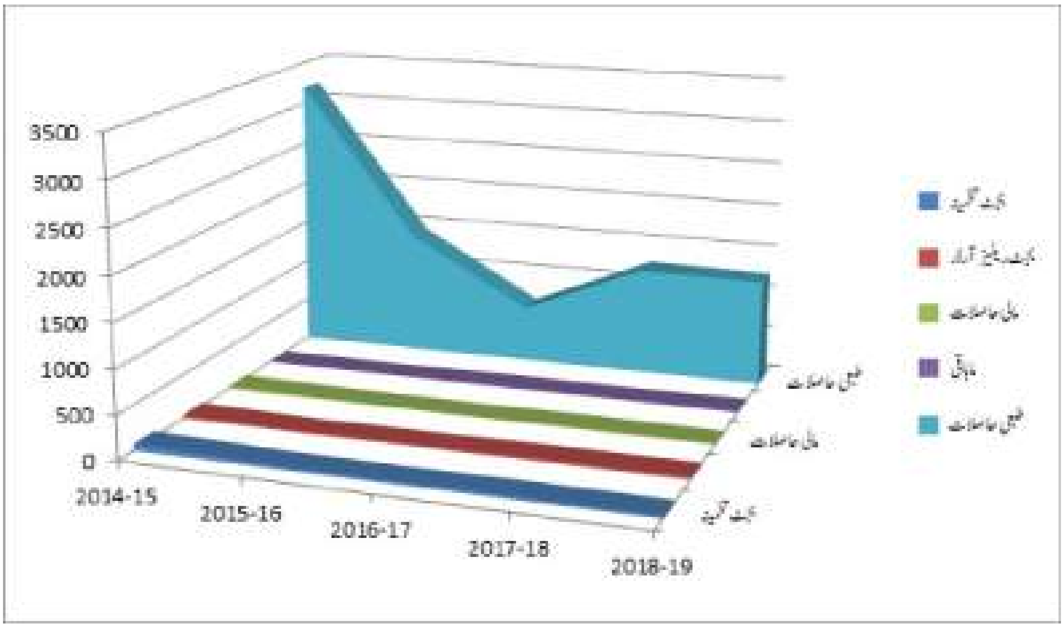

5 سال میں مختص کردہ بجٹ کی اہم جھلکیاں کچھ اس طرح ہیں:

☆ سال 2015-16ء میں منظور کردہ بجٹ 15.00 لاکھ روپے رہا اور اس سال مکمل 100% رقم استعمال کی گئی

اور استفادہ کنندگان کی تعداد 1427 ہے۔

☆ سال 2016-17ء اور 2018-19ء کے دورانیہ کا تقابلی جائزہ لیں تو یہ پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں سالوں یعنی 2016-17ء میں منظور کردہ بجٹ 22.00 لاکھ روپے میں سے صرف 7.06 لاکھ خرچ کئے گئے اور 15.54 لاکھ روپئے استعمال نہیں کئے گئے اور استفادہ کنندگان کی تعداد 654 ہے۔ اسی طرح 2018-19ء میں بھی 30.00 لاکھ روپئے مختص کئے گئے اور اس سال کا استعمال کردہ بجٹ 7.57 لاکھ روپئے ہیں اور جب کہ بقیہ رقم 22.43 ہے۔ اور 1230 معذور طلباء مستفید ہوتے ہیں۔ اس اسکیم کی عمل آوری میں حکمت عملی کی کمی ہے۔

☆ معذور طلباء کو دی جانے والی اسکالرشپ ایک مثبت پہلو ہے اگرچیکہ صحیح استعمال بجٹ کا کیا جائے تو اور ضرورت مند معذور طلباء مستفید ہوسکتے ہیں۔ 24

مابعد میٹرک وظائف کا بجٹ

مابعد میٹرک وظائف اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دی جاتی ہے۔

جدول 4.18 مابعد میٹرک وظائف کا بجٹ 2014-2019

شمار	سال	بجٹ تخمینہ	منظور کردہ بجٹ	مالی حاصلات	Remains بقیہ	طبعی حاصلات
1	2014-15	150.00	102.10	44.42	57.68	205
2	2015-16	75.00	75.00	47.00	28	254
3	2016-17	51.40	51.40	21.00	30.4	225
4	2017-18	29.00	26.50	14.44	12.06	115
5	2018-19	50.00	25.00	16.32	8.68	1230
	جملہ	355.4	280 100%	143.18 51.13	59.00 48.86	2029

Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Ctizens

گراف 4.4: مابعد میٹرک وظائف کا بجٹ 2019-2014

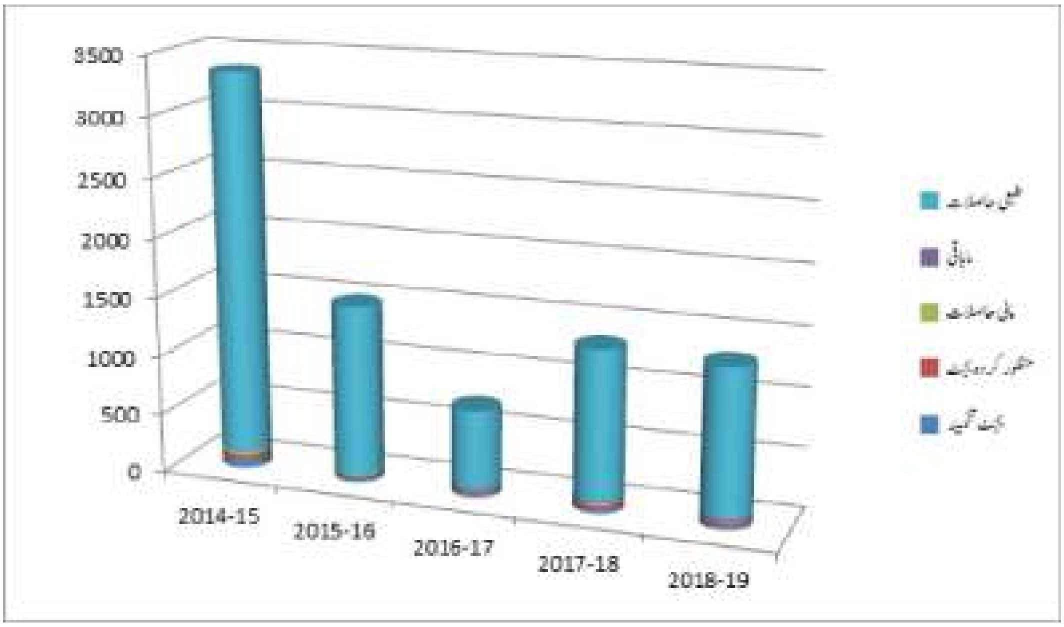

مندرجہ بالا جدول میں معذورین طلبا کے مابعد میٹرک وظائف کے 5 مالی سال کی تفصیل درج کی گئی ہے۔ ان 5 سال میں جملہ 280 لاکھ روپئے بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں سے 51.13% استعمال کیا گیا جب کہ 48.86% بجٹ کا استعمال نہیں کیا گیا اور 5 سالوں میں استفادہ کنندگان جملہ 2029 ہیں۔

معذورین طلباء کے لئے مختص کردہ بجٹ اخراجات اور استفادہ کنندگان کے 5 سالہ بجٹ کی مزید تفصیلات کے چند نکات اس طرح ہیں:

☆ 2014-15ء میں اس اسکیم کے تحت 102.10 لاکھ روپئے مختص کئے گئے جس میں سے 43.50% روپئے خرچ کئے گئے اور رقم کا بڑا مختص کردہ رقم کا حصہ 56.49% باقی رہ گیا۔ اس سال استفادہ کنندگان کی تعداد ہے۔

☆ سال 2018-19ء میں 25.00 لاکھ روپئے مختص کئے گئے جس میں سے 16.32 لاکھ روپئے خرچ کئے گئے جب کہ 8.68 لاکھ روپئے باقی رہ گئے اور اس سال استفادہ کنندگان کی تعداد 1230 ہے۔[25]

معاشی بازآبادکاری اسکیم

معذورین کو ذاتی کاروبار لگانے کے لئے قرض فراہم کرتی ہے۔

جدول 4.19 معاشی بازآبادکاری اسکیم کا بجٹ 2014-19ء

شمار	سال	بجٹ تخمینہ	منظور کردہ بجٹ	مالی حاصلات	Remains بقیہ	طبعی حاصلات
1	2014-15	200.00	175.70	171.63	4.07	350
2	2015-16	203.45	152.58	124.00	28.58	198
3	2016-17	450.00	337.50	306.90	30.6	464
4	2017-18	1030.00	1022.50	991.50	923	860
5	2018-19	331.00	331.00	165.99	165.01	121
	جملہ	2214.45	2019.28	1760.02	1151.26	1993

Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Ctizens

گراف 4.5: معاشی بازآبادکاری اسکیم کا بجٹ 2014-19ء

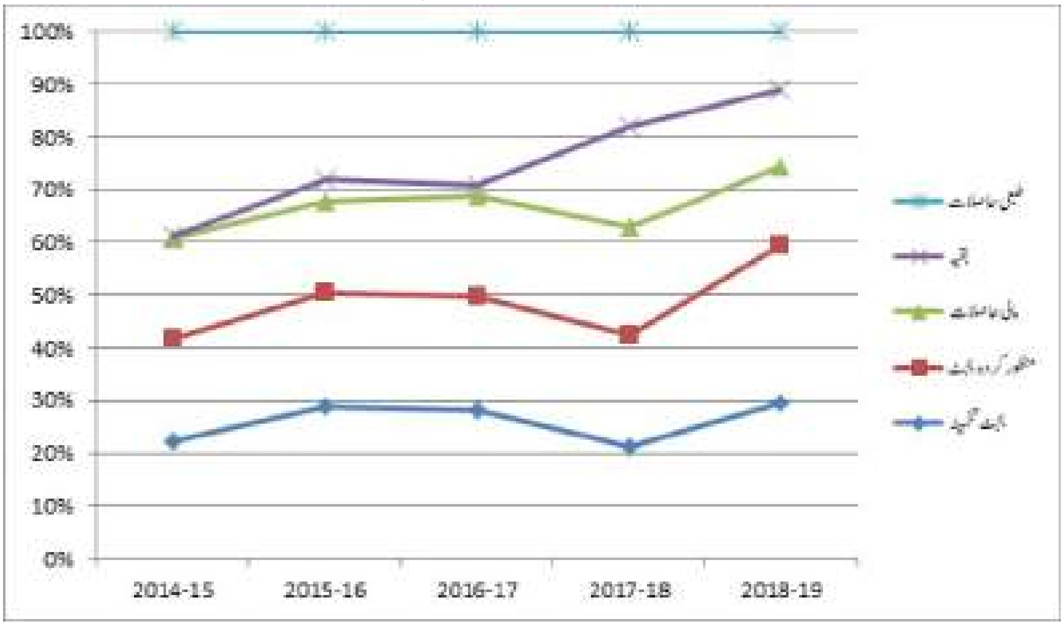

مندرجہ بالا جدول میں معاشی بازآبادکاری اسکیم کے لئے ریاست تلنگانہ میں گذشتہ 5 سال میں مختص کردہ بجٹ کی تفصیلات کو درج کیا گیا ہے۔ پانچ سال میں جملہ 2019.28 لاکھ روپئے بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں سے 87.16% خرچ کیا گیا اور 12.83% بجٹ استعمال نہیں کیا گیا اس دوران استفادہ کنندگان کی تعداد جملہ

1993ہے۔

اگر ہم مزید جائزہ لیں تو واضح ہوتا ہے کہ ہر سال میں تخمینہ اندازی بجٹ کی شرحیں، اخراجات اور استفادہ کنندگان کی تفصیل مختلف رہی ہے۔5 سال بجٹ کے اہم نکات کچھ اس طرح ہیں:

☆ سال 2017-18ء کے دوران 1022.50 لاکھ روپے بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں سے 991.50 لاکھ روپے خرچ کئے گئے اور بقیہ رقم اس سال 31 لاکھ رہی۔ اور استفادہ کنندگان کی تعداد 860 ہے۔ اس مطالعہ میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ 5 سالہ بجٹ میں اس سال رقم بھی زائد مختص ہوئی، خرچ ہوئی اور باقی رقم دیگر 4 سالوں سے مختلف ہے۔

☆ سال 2018-19ء کا جائزہ لیں تو اس سال گذشتہ سال سے کم 331.00 بجٹ مختص کیا گیا۔ جس میں سے بھی 50.14% خرچ اور 49.85% باقی رہ گیا جو کہ اسکیم کی کارکردگی کے مطابق تشویش کا پہلو ہے۔

☆ اگر ہم تقابلی طور پر سال 2015-16 اور 2018-19 کا جائزہ لیں تو ان دونوں سالوں میں مختص کردہ بجٹ اور استفادہ کنندگان کی صورتحال مختلف ہے۔

سال 2018-19ء میں زائد رقم 165.99 لاکھ روپے خرچ کئے گئے اور استفادہ کنندگان 121 ہیں جب کہ 2015-16 میں 124.00 لاکھ روپے استعمال کئے گئے اور استفادہ کنندگان 198 ہیں۔

5 سال کے مطالعہ سے محکمہ کی کارکردگی اور اسکیم کی عمل آوری کے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں یہ پتہ چلتا ہے کہ ہر سال میں اسکیم کی عمل آوری میں صورتحال ابتدائی تین سال یعنی 2014-17ء رقومات متواتر طور پر یکساں ہی رہیں لیکن 2017-18ء میں زائد رقم مختص کی گئی۔ پھر بعد کے سال یعنی 2018-19ء میں بجٹ ابتدائی تین سال کے حساب سے جاری کیا گیا۔26

شادی کے ترغیبی انعامات

عام افراد کو معذورین سے شادی کرنے کی ترغیب کے طور پر یہ انعامات دیے جاتے ہیں۔

جدول 4.20 شادی کے ترغیبی انعامات کا بجٹ 2014-2019ء

شمار	سال	بجٹ تخمینہ	منظور کردہ بجٹ	مالی حاصلات	Remains بقیہ	طبعی حاصلات
1	2014-15	100.00	100.00	97.00	3	194

578	11	289.00	300.00	300.00	2015-16	2
675	0	337.50	337.50	450.00	2016-17	3
1973	537	991.30	1045.00	1060.00	2017-18	4
198	187.50	112.50	300.00	300.00	2018-19	5
3618	738.5	1827.3	2080.5	2210	total	
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Ctizens						

گراف 4.6: شادی کے ترغیبی انعامات کا بجٹ 2014-2019ء

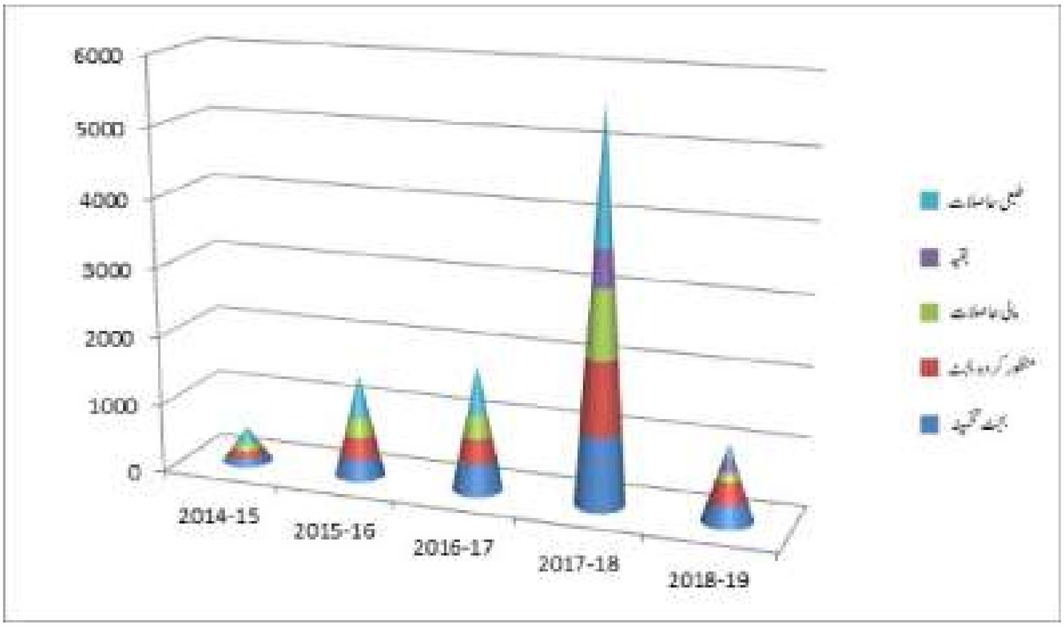

مندرجہ بالا جدول میں شادی کے ترغیبی انعامات کے لئے ریاست تلنگانہ میں گذشتہ 5 سال میں مختص کردہ بجٹ کی رپورٹس کو بتلایا گیا ہے۔ 5 سال میں 2082.5 لاکھ روپئے بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں تقریباً 87.74% بجٹ استعمال کیا گیا اور 12.25% باقی رہ گیا ہے ان پانچ سال کے دوران اس اسکیم سے مستفید ہونے والے جملہ 3618 ہیں۔

بجٹ کے مطالعہ کے چند اہم نکات اخذ کئے گئے ہیں جو کہ اس طرح ہیں:

☆ مندرجہ بالا جدول میں ابتدائی تین سال 2014-17ء تک کے مالی سال کی صورتحال کم و بیش یکساں ہی رہی۔

☆ سال 2017-18ء میں منظور کردہ بجٹ 1045.00 لاکھ روپئے رہا جس میں سے 991.30 لاکھ خرچ کئے گئے اور 53.7 لاکھ روپئے بجٹ استعمال یا خرچ نہیں کیا گیا ۔ اس سال استفادہ کنندگان کی تعداد 1973ء ہے۔

☆ سال 2018-19ء میں قابل غور پہلو یہ ہے کہ اس سال 300.00 لاکھ روپئے مختص کئے گئے اور جس میں سے صرف 37.5% بجٹ خرچ کیا گیا اور 62.5% بجٹ استعمال نہیں کیا گیا جو مختص کردہ رقم کے استعمال میں ایک بڑی خلاء ہے۔

☆ 2016-17ء میں 337.50 لاکھ روپئے جو کہ مختص کئے گئے وہ مکمل 100% خرچ کئے گئے اور اس سال 675 استفادہ کنندگان درج کئے گئے ہیں۔ 5 سال کے جائزہ میں اس سال بجٹ کا مکمل استعمال ایک مثبت پہلو ہے۔

☆ مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ شادی کے ترغیبی انعامات MIA اسکیم کے لئے منظور کردہ بجٹ میں ابتدائی 4 سال میں بجٹ کا استعمال اور خرچ بہتر طور پر کیا گیا لیکن پانچویں سال میں اسکیم کی عمل آوری تشویش کا باعث ہے۔ 27

معذوری کے لئے بغیر رکاوٹ ماحول کی فراہمی

بغیر رکاوٹ کا ماحول معذور افراد کے لئے فراہم کرنا نہایت اہم سماجی پہلو ہونے کے ساتھ شخصی وقار اور خود اعتمادی کو فروغ دیتا ہے۔ اس ضمن میں ریاستی حکومت کے محکمہ معذورین برائے معمرین نے بجٹ مختص کیا۔ 3 سال کے مواد کی تفصیلات دستیاب ہیں۔

جدول 4.21 معذوری کے لئے بغیر رکاوٹ ماحول کی فراہمی کا بجٹ 2014-2017ء

طبعی حاصلات	مالی حاصلات	بجٹ تخمینہ	سال	شمار
Physical achievement	Financial Achievement	Budget estimate	Year	S no.
1	25.00	25.00	2014-15	1
1	7.50	15.00	2015-16	2
2	7.20	15.00	2016-17	3
4	39.7	55.00	total	
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Ctizens				

گراف 4.7: معذوری کے لئے بغیر رکاوٹ ماحول کی فراہمی کا بجٹ 2014-2017ء

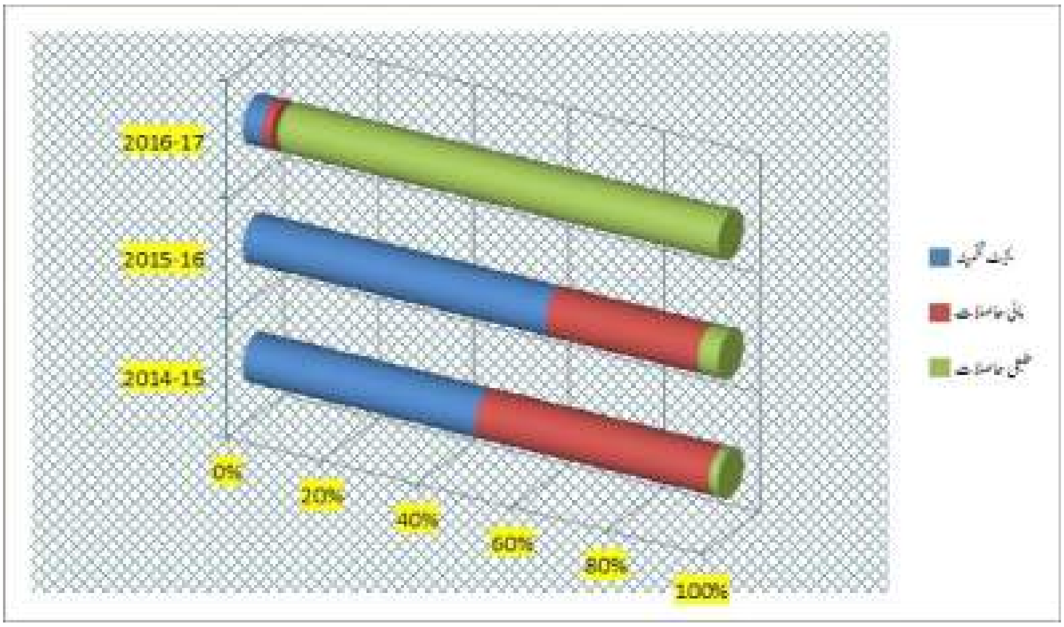

مندرجہ بالا جدول میں 3 سال کے متعلق معلومات دستیاب ہیں۔ 3 سال میں جملہ 55.00 لاکھ روپے تخمینہ لگایا گیا۔ جب کہ 39.7 لاکھ روپے خرچ/استعمال کئے گئے۔ اور حاصل کردہ مواد میں 4 مقامات کی تعمیر اور دیکھ ریکھ کے اقدامات کئے گئے ہیں۔ 2014-15ء میں 25.00 لاکھ روپے تخمینہ لگایا گیا اور منظور بھی 100% کیا گیا۔ جب کہ دیگر دو سال میں جملہ 2015-17ء میں تقریباً 30.00 لاکھ روپے تخمینہ کیا گیا اور 49% رقم ہی حاصل ہوئی۔ 28ے

معذورین کے لئے کھیل کود کی فراہمی کا بجٹ 2014-2019ء

معذور افراد کے لئے کھیل کود کے مواقع فراہم کرنے کے لئے محکمہ کی جانب سے علیحدہ طور پر رقومات سالانہ منظور کی جاتی ہیں تا کہ معذورین کھیل کود کے ذریعہ جسمانی اور ذہنی طور پر سماجی بااختیاری کو محسوس کر سکیں۔

جدول 4.22 معذورین کے لئے کھیل کود کی فراہمی کا بجٹ 2014-2019ء

طبعی حاصلات	مالی حاصلات	بجٹ تخمینہ	سال	شمار
Physical achievement	Financial Achievement	Budget estimate	Year	S no.
3.84	4.17	7.00	2014-15	1

9.04	10.00	10.00	2015-16	2
7.20	7.50	15.00	2016-17	3
38.84	39.50	41.00	2017-18	4
4.10	5.00	10.00	2018-19	5
63.02	66.17	124.00	total	
Source: Department of Welfare for Disabled and Senior Ctizens				

گراف 4.8: معذورین کے لئے کھیل کود کی فراہمی کا بجٹ 2014-2019ء

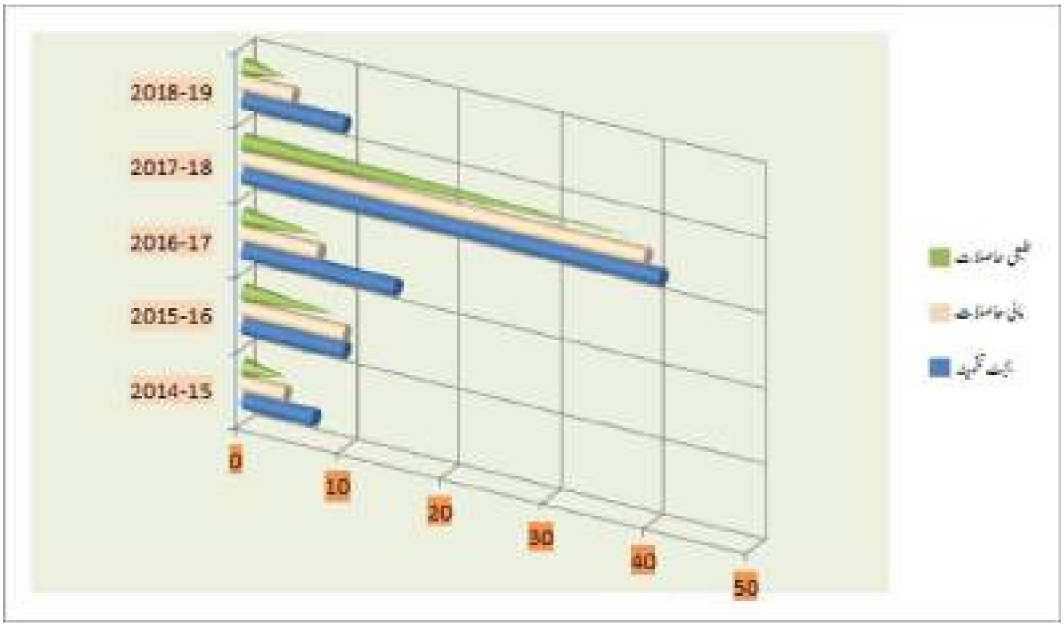

مندرجہ بالا جدول میں منظور کردہ 5 سالہ یعنی 2014-19 کی تفصیل دی گئی ہے جو کہ کچھ اس طرح ہے:

☆ 2014-19 کے درمیان 83 لاکھ روپے بجٹ کا تخمینہ لگایا گیا جس میں سے 66.17 لاکھ روپے منظور ہوگئے جب کہ 63.02 لاکھ روپے خرچ کیے گئے۔

☆ سال 2017-18ء میں سب سے زائد رقم 39.50 لاکھ روپے منظور کئے گئے اور تقریباً 98.32% کا استعمال دیکھا گیا۔

☆ 5 سال کے ریکارڈ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مختص کردہ بجٹ کا تقریباً روپیہ خرچ بھی کیا گیا جو کہ ایک مثبت عمل ہے۔[29]

تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن کی 2014-2019ء

تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن ریاست تلنگانہ میں معذورین کے لئے فلاحی اقدامات کی سربراہی کا اہم حصہ ہے۔اس ادارہ کے ذریعہ بصارتی معذورین' ہاتھ پیر سے معذور افراد اور سماعتی معذورین کو امدادی اشیاء اور اعضاء فراہم کئے جاتے ہیں۔

جدول 4.23: تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن کی 2014-2019ء سالانہ رپورٹ

شمار	سال	حرکیاتی معذورین		بصارتی معذورین		سماعتی معذورین		جملہ	
		fin	phy	fin	phy	fin	phy	fin	phy
1	2014-15	62.94	1449	17.86	1978	19.20	711	100.00	4138
2	2015-16	107.80	3650	55.89	1980	27.00	1000	190.69	6630
3	2016-17	180.35	3450	32.95	1210	7.50	450	220.80	5110
4	2017-18	357.90	1275	84.62	2264	9.64	600	542.16	4139
	total	708.99	9824	191.32	7432	62.34	2851	1053.75	20017

Source: Telangana Vikalangula Co-operative Corporation

مندرجہ بالا جدول میں TVCC کے ذریعہ بصارتی معذورین' ہاتھ پیر سے معذور افراد اور سماعتی معذورین کو دئے گئے آلات اور اشیاء اور خرچ کردہ مالیہ کے متعلق معلومات کو درج کیا گیا ہے جس کے متعلق اہم نکات کچھ اس طرح ہیں:

☆ TVCC کے ذریعہ 4 سال یعنی 2014-18ء کے دوران جملہ 1053.75 لاکھ روپئے خرچ کئے گئے اور استفادہ کنندگان کی تعداد 20,017 ہے۔

☆ 4 سال میں الگ الگ معذورین کا جائزہ لیں تو جملہ 1053.65 لاکھ روپئے میں سے ہاتھ پیر سے معذور

افراد کے لئے 67.28%‘ بصارتی معذورین کے لئے 18.15% اور 14.24% سماعتی معذورین کے لئے خرچ کئے گئے۔

☆ سال 2017-18ء میں زائد رقم 542.16 لاکھ روپے خرچ کئے گئے اور استفادہ کنندگان 4139 ہیں۔ اور جب کہ 2015-16ء میں 190.69 لاکھ روپے استعمال کئے گئے۔ استفادہ کنندگان کی تعداد 6630 ہے جو کہ کارپوریشن کی کارکردگی اور عمل آوری کے درمیان خلاء کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ 4 سال یعنی 2014-18ء کے درمیان جملہ 20,017 استفادہ کنندگان ہیں جن میں سے ہاتھ پیر سے معذور 9824‘ بصارتی معذور 7432 اور سماعتی معذورین کی تعداد 2851 ہے۔

☆ TVCC کی جانب سے دیے جانے والی اشیاء اور آلات کو معذوری کی مناسبت سے علیحدہ طور پر پیش کیا گیا جس میں:

(a) Orthopaedically Disabled Aids ہاتھ پیر سے معذور افراد کی اشیاء اور آلات۔

(b) بصارتی معذورین کو دی جانے والی اشیاء اور امداد (Aids and Support to Visually Disabled)

(c) سماعتی معذورین کے آلات (Hearing Aids to Hearing Disabled) 30

جدول4.24:ہاتھ پھرسے معذورین کی اشیاءاورآلات کا بجٹ2014-18

منظورہ		نشانہ گروہ		سال	اشیاء کا نام	شمار
Physical	Financial	Physical	Financial		callipers	1
250	5.35	200	4.28	2014-15		
300	9.00	300	9.00	2015-16		
100	3.00	200	6.00	2016-17		
100	4.50	100	4.50	2017-18		
750	21.85	800	23.75 3.52%	Total		
130	4.17	100	3.21	2014-15	مصنوعی اشیاء Artificial limbs	2
300	12.00	300	12.00	2015-16		
100	4.00	200	8.00	2016-17		
120	4.50	100	4.50	2017-18		
650	24.67	700	27.71	Total		
1028	41.12	1350	54.00	2014-15	Tricycle ٹرائی سیکل	3
400	16.00	500	34.50	2015-16		
1630	74.80	600	41.40	2016-17		
400	18.00	400	18.00	2017-18		
3458	149.29	2850	147.9	Total		
41	12.30	50	15.00	2014-15	موٹر سے لنے والی گاڑی Motorized vehicles	4
130	39.00	300	19.00	2015-16		
188	56.40	250	75.00	2016-17		
465	315.73	465	315.73	2017-18		
824	423.43	1065	424.73	Total		
-	-	-	-	2014-15	وہیل چیئر Wheel chairs	5
200	13.80	250	17.25	2015-16		
350	24.15	150	10.39	2016-17		
310		-	-	2017-18		
				Total		
11361	174.44	7164	187.82		Total	

مندرجہ بالا جدول میں ہاتھ پیر سے معذور افراد کو دئے گئے 2014-18 کے اعداد وشمار کو شامل کیا گیا ہے اس جدول میں نشانہ گرد اور منظور کردہ رقومات اور استفادہ کنندگان کی تفصیل کو درج کیا گیا ہے۔ جدول کے اہم نکات کچھ اس طرح ہیں:

☆ 2014-18ء کے درمیان جملہ 673.76 لاکھ روپئے نشانہ مقرر کیا گیا اور 679.82 منظور شدہ رقم ہے جب کہ 6125 نشانہ گرد اور استفادہ کنندگان 6542 ہیں۔

☆ نشانہ گروہو بجٹ سے منظور کردہ بجٹ 2014-18 میں زائد ہیں اور استفادہ کنندگان بھی زائد درج کئے گئے ہیں۔ 4 سال یعنی 2014-18ء میں کئے گئے اشیاء کا مختصر جائزہ کچھ اس طرح ہے:

☆ Callipers کے لئے 800 نشانہ گروہو رکھا گیا جب کہ 750 فراہم کئے گئے۔

☆ مصنوعی آلات 700 نشانہ گروہو کئے گئے اور 650 فراہم کئے گئے۔

☆ ٹرائی سیکل کے لئے 4 سال میں نشانہ گروہو 2850 رہا اور جب کہ زائد 3458 منظور کئے گئے۔

☆ موٹر سے چلنے والی گاڑی کے لئے 1065 نشانہ گروہو رکھا گیا اور 824 منظور کئے گئے۔

☆ اور وہیل چیئر سے متعلق 2014-15 کا مواد کارپوریشن کی جانب سے محقق کو نہیں دیا گیا لیکن بقیہ تین سال یعنی 2015-18 میں جملہ نشانہ گروہو 710 مقرر کیا گیا اور 860 منظور کئے گئے۔ 31

بصارتی معذورین کودی جانے والی اشیاء اور امداد

بصارتی معذورین کودی جانے والی اشیاء میں چلنے میں مدد دینے والی چھڑی' لیاپ ٹاپس' MP3 پلیئرس اور بریلی کتابیں شامل ہیں۔

منظورہ		نشانہ گروہ		سال	اشیاء کا نام	شمار
Physical	Financial	Physical	Financial		چلنے میں مدد دینی والی چھڑی Walking sticks	1
100	3.00	100	3.00	2014-15		
3000	4.30	500	0.85	2015-16		
415	0.95	415	0.95	2016-17		
470	2.12	470	2.12	2017-18		
3985	10.37	1485	6.92	Total		
48	12.00	48	12.00	2014-15	Laptops لیاپٹاپس	2
125	33.75	150	40.50	2015-16		
100	27.00	100	27.00	2016-17		
200	56.00	200	56.00	2017-18		
473	128.75	498	135.5	Total		
50	1.00	140	2.94	2014-15	Mp3 players ایم پی 3پلیرس	3
728	16.84	150	11.25	2015-16		
100	2.50	450	11.25	2016-17		
-			-	2017-18		
878	22.34	740	25.44	Total		
1780	1.78	2711	2.81	2014-15	Braille books بریل کتابیں	4
2260	1.00	1000	5.00	2015-16		
1500	2.50	245	2.45	2016-17		
485	9.70	485	9.70	2017-18		
6025	14.98	4441	19.96	Total		
11361	174.44	7164	187.83		Totalجملہ	

مندرجہ بالا جدول میں 4 سال 2014-18 میں فراہم کی گئیں اشیاء کی تفصیل کے اہم نکات کچھ اس طرح ہیں:

☆ 2014-18ء میں جملہ 187.82 لاکھ روپے اور 7164 نشانہ گروہ مقرر کیا گیا جب کہ منظور کردہ رقم اور

استفادہ کنندگان کی تفصیل مختلف ہے جو کہ رقم 174.44 لاکھ روپئے اور 1361 استفادہ کنندگان درج کئے گئے ہیں۔

☆ بصارتی معذورین کو دی گئی اشیاء کا جائزہ لیں تو نشانہ گرہو اور منظور کردہ حقائق کچھ اس طرح ہیں:

☆ 2014-18ء میں چلنے میں مدد دینے والی چھڑی کے لئے 6.92 لاکھ روپئے اور 1485 نشانہ مقرر کیا گیا اور 10.37 لاکھ روپئے اور 3985 اشیاء منظور کی گئیں۔

☆ لیاپ ٹاپس چونکہ زیادہ قیمت کے ہوتے ہیں لہذا اس کے لئے نشان کردہ 135.5 لاکھ روپئے اور استفادہ کنندگان 498 مقرر کیے گئے جب کہ 128.75 لاکھ روپئے اور 473 استفادہ کنندگان کے لئے منظور کئے گئے۔

☆ معذور طلباء آڈیو ایڈ کو اور ضروری تعلیمی معلومات کو ریکارڈ کر کے دوبارہ سنتے ہوئے اس سے مستفید ہو سکے اس کے لئے MP3 پلیئرس دیے جاتے ہیں۔ تین سالوں یعنی 2014-17ء میں جملہ 25.44 لاکھ روپئے اور 740 نشانہ گروہ رہا جب کہ 20.34 اور 878 منظور کئے گئے۔ 2017-18 سے متعلق مواد دستیاب نہیں ہے۔

☆ بصارتی معذورین کو پڑھنے میں مدد دینے والی بریلی کتابوں کے لئے چار سال میں 19.96 لاکھ روپئے اور 4441 نشانہ گروہ مقرر کیا گیا اور 14.98 لاکھ روپئے منظور کئے گئے۔ استفادہ کنندگان کی تعداد 6025 ہے جو کہ نشانہ گروہ سے زائد ہے۔32

جدول:4.26 سماعتی معذورین کو دی جانے والی اشیاء

سماعتی معذورین کو سننے میں مدد دینے کے لئے ضرورت مند معذورین کو اشیاء دی جاتی ہیں جو کہ Behind the Ear (BTE) کا آلہ ہوتا ہے۔

Sanctioned		Target		Year	Name of item	S no
Physical	Financial	Physical	Financial		Hearing Aids	1
711	19.50	100	2.70	2014-15	کان کے پیچھے BTE	
1000	27.00	3000	90.00	2015-16		
250	7.50	450	13.50	2016-17		
500	16.00	500	16.00	2017-18		
2461	70.00	4050	122.2	Total		

Source: Telangana Vikalangula Co-operative Corporation

مندرجہ بالا جدول میں چار سال یعنی 18-2014ء میں درمیان نشانہ گروہ اور منظور کردہ رقم اور استفادہ کنندگان کی تعداد کو درج کیا گیا ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- ☆ چار سال 18-2014ء کے درمیان 122.2 لاکھ روپے اور 4050 معذور افراد کا نشانہ گروہ مقرر کیا گیا اور جب کہ 70.00 لاکھ روپے، 2461 معذور افراد کے لئے منظور کئے گئے۔ جو کہ تقریباً 57% رقم کا خلاء ہے۔ جس کی وجہ سے استفادہ کنندگان بھی متاثر ہوتے ہیں۔
- ☆ 16-2015ء میں سب سے زائد 3000 معذور افراد کا نشانہ گروہ مقرر کیا گیا اور 1000 معذور افراد کی اشیاء فراہم کی گئیں۔
- ☆ 17-2016ء یعنی اگلے ہی سال یہ نشانہ گروہ استفادہ کنندگان 450 ہو گیا۔ اور اس میں سے صرف 250 معذور افراد کو یہ آلا جات دئے گئے۔[33]

سفارشات:

معذورین کے لئے فلاحی پروگراموں اور اسکیموں کی عمل آوری سے متعلق جائزہ لینے کے دوران محقق نے چند سفارشات کو اخذ کیا گیا ہے جو کہ کچھ اس طرح ہیں:

- ☆ معذورین کے لئے تخمینہ بجٹ منظور کردہ بجٹ اور خرچ دہ بجٹ کے درمیان تقریباً ہر پروگرام میں ایک بڑا خلا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے۔
- ☆ پروگراموں کے بجٹ کا مناسب اور مکمل استعمال اشد ضروری ہے۔
- ☆ سالانہ وظائف اور استفادہ کنندگان کو مزید فروغ دینے کی ضرورت ہے۔
- ☆ استفادہ کنندگان اور دیگر معذورین میں درمیان پروگراموں کی تشہیر کی ضرورت ہے۔
- ☆ محکمہ برائے معذورین اور معمرین اور کارپوریشن کے درمیان تال میل سے خدمات معذورین تک بہم پہنچائی جا سکتی ہے لہٰذا اس ضمن میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔
- ☆ سالانہ منظور کردہ رقومات میں سے بقیہ رقم کیوں رہ رہی ہے اس پر غور و فکر کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جانی چاہئے۔

خلاصہ:

ریاست تلنگانہ کوبطور جدید ریاست 2 جون 2014 کو ہندوستان کی پارلیمنٹ ایکٹ کے ذریعہ تشکیل دیا گیا۔ تلنگانہ کے علیحدہ ریاست کے طور پر ابھرنے کے بعد ریاست میں کئی شعبوں میں ترقی دیکھی جارہی ہے۔ مخصوص طور پر فلاح و بہبود کو اور ریاست کی سماجی معاشی ترقی کو فوقیت دی جارہی ہے وہیں اگر ہم کمزور طبقوں مثلاً خواتین، بچے، معمرین اور معذورین کا جائزہ لیں تو ان کی بہتری کے لئے بھی ریاستی حکومت کی جانب سے پروگراموں، پالیسیوں اور حکمت عملیوں کو روبہ عمل لایا جارہا ہے۔

معذورین وہ طبقہ ہے جو معاشرہ میں اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کررہے ہیں۔ ایسے میں جدید قانون 2016 حقوق برائے معذورین قانون میں معذورین کی فلاح و بہبود اور حقوق کو اہمیت دی گئی ہے اور ریاستوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ اس ضمن میں خدمات انجام دیتے ہوئے معذورین کے لئے مواقع اور حقوق فراہم کریں۔

ریاست تلنگانہ میں معذورین کی جملہ آبادی 2011 کے اعداد و شمار کے مطابق 10,46,822 ہے جس میں سے 54.01% مرد معذور افراد اور 45.18% معذور خواتین شامل ہیں۔ اس باب میں معذوری کی نوعیت اور اقسام، اور اضلاع واری طور پر 2011 کے اعداد و شمار کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔

اس باب میں معذورین کے لئے ریاست تلنگانہ میں پائے جانے والے پروگراموں، اسکیموں اور امدادی اسکیموں کے لئے مختص کردہ سالانہ بجٹ اور بجٹ کا خرچ، استفادہ کنندگان کے متعلق جائزہ لیا گیا ہے۔ ریاست میں محکمہ فلاح و بہبود و معذورین اور کارپوریشن کے ذریعہ پانچ (5) سال کے بجٹ رپورٹ کا جائزہ لیا گیا تاکہ اس صورت حال سے واقف ہونے کے اسکیمیں اور پروگرامس کس حد تک عمل آوری میں میدان میں کامیاب ہورہی ہیں۔ مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بجٹ کے تخمینہ، خرچ اور حصول کے درمیان ایک بہت بڑا خلا ہے۔ چونکہ عہدیداران محکمہ پروگراموں اور اسکیموں کے متعلق تخمینہ اندازی میں صحیح اندازہ نہیں کرپارہے ہیں۔ سالانہ رپورٹ بجٹ اسمبلی میں پیش ہوتی ہے اس کی نگرانی اور جانچ بھی ہوتی ہے باوجود اس 5 سالہ رپورٹوں میں صورت حال کو سدھارنے کی کوشش یا تنبیہ نہیں کی گئی جو کہ تشویش کا پہلو ہے۔ مزید یہ کہ مطالعہ کے دوران منظور کردہ بجٹ اور استعمال شدہ بجٹ میں بھی بڑا واضح فرق دیکھا گیا۔ استفادہ کنندگان کی تعداد بھی فکر کا مرکز رہی۔

محقق نے اس بات کا یہ بھی جائزہ لیا ہے کہ حکومتی پروگرامس جو کہ معذورین کے لئے چلائے جارہے

ہیں۔ان 5 سالہ بجٹ رپورٹس میں یہ پہلوا جاگر ہوتا ہے کہ ابتدائی 3 سال 17-2014ء کے درمیان اسکیموں اور پروگراموں کی ترتیب یا عمل آوری کم وبیش یکساں رہی۔

لیکن سال 18-2014ء میں صورت حال مختلف رہی۔اس پرغور وفکر سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ چونکہ اس سال ریاست تلنگانہ کے اسمبلی کے انتخابات منعقد ہوئے لہٰذا اسکیموں اور پروگراموں کے لئے زائد بجٹ مختص کیا گیا اور استفادہ کنندگان کی تعداد دیگر سال کی بہ نسبت زیادہ رہی۔جو کہ اسکیموں اور پروگراموں کی عمل آوری اور کارکردگی حکومت کی دلچسپی کو ظاہر کرتا ہے۔

اس کے علاوہ کارپوریشن کی جانب سے 4 سالہ کارکردگی کے بجٹ اور استفادہ کنندگان کی 19-2015 کی تفصیل نہیں دی گئی۔ان کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

معذورین کی فلاح و بہبود،بازآبادکاری اور بااختیاری کے لئے کئی پروگرامس زیرعمل ہیں جس کے ذریعہ یہ کوشش کی جارہی ہے کہ معذورین کو سماجی دھارے سے جوڑتے ہوئے خودمختار بنایا جائے۔لیکن اس ضمن میں مزید ترقی اور عمل آوری کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ضرورت مند معذورین کو ان پروگراموں اور اسکیموں سے جوڑا جاسکے۔اس باب میں ان بجٹ کی رپورٹوں کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے چند سفارشات کو پیش کیا ہے۔

حواشی

1. اکبر،محمد، ریاست آندھراپردیش میں بچہ مزدور کا مطالعہ: بچوں کے حقوق ،فلاح و بہبود اور تحفظ کے تناظر میں: تلنگانہ کے خصوصی حوالہ سے‘‘ پی ایچ ڈی،شعبہ نظم ونسق عامہ، مانو، حیدرآباد،ص122
2. http://www.thehindubusinessline.com/news/nalimatal/telangana-to-have=21nw-districts-from-today-article9207329
3. محولہ1
4. ہندوستان کی مردم شماری2011ء
5. ایضا
6. ایضا
7. حقوق برائے معذورین قانون2016،سیکشن2
8. ایضاً،1B
9. ایضاً،1C
10. ایضاً،1D
11. ایضاً،1A
12. ایضاً،(2)
13. ایضاً،(3)
14. ایضاً،(5)
15. ایضاً،(6)
16. محولہ4
17. Department of welfare for Disabled and Senior citizens
18. Telangna vikalungula cooperatiive corporation
19. محولہ،17
20. ایضاً
21. ایضاً
22. ایضاً
23. ایضاً
24. ایضاً
25. ایضاً

26. ایضاً

27. ایضاً

28. ایضاً

29. ایضاً

30. محولہ18

31. ایضاً

32. ایضاً

33. ایضاً

باب5

ریاست تلنگانہ میں فلاحی پروگراموں پر معذورین کے تاثرات

Perceptions of Disabled Persons on their welfare Programmes in Telangana State

انسانی وسائل کے استعمال سے تنظیم کی کارکردگی کا مظاہرہ ہوتا ہے اسی طرح بطور انسانی وسائل معذور افراد کو خود کفیل اور خود مختار بنانے کے لئے ریاستی سطح کے پروگراموں اور اسکیموں کو روبہ عمل لایا جارہا ہے۔معذورین کی فلاح و بہبود، تعلیم، روزگار، تربیت، سماجی تحفظ اور بازآبادکاری کے لئے بنائے پروگراموں کی اثر اندازی کا جائزہ لینے کے لئے سروے کے ذریعے مطالعہ کیا گیا ہے۔ریاست تلنگانہ کے تین اضلاع حیدرآباد محبوب نگر اور نظام آباد سے معذورین کو بطور نمونہ لیتے ہوئے معذورین کی تعلیمی، معاشی، سماجی حالات اور پروگراموں کا موقف اور پروگراموں کے متعلق تاثر کو محقق نے معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔[1]

ریاست تلنگانہ میں منتخبہ اضلاع کا سرسری جائزہ کچھ اس طرح ہے:

I۔ ضلع حیدرآباد:

حیدرآباد شہر کو محمد قلی قطب شاہ نے 1591ء میں موسیٰ ندی کے قریب آباد کیا تھا۔حیدرآباد کو موتیوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔[2] شہر حیدرآباد جنوبی ہندوستان میں نئی قائم کردہ ریاستیں تلنگانہ اور آندھراپردیش کا مشترکہ صدر مقام ہے۔اور 2014 سے آئندہ دس سال تک یہ مشترکہ صدر مقام ہی رہے گا۔2011ء کے اعداد و شمار کے مطابق حیدرآباد کا شمار ہندوستان کے 6 بڑے شہروں میں ہوتا ہے اور آج ہندوستان کا سب سے بڑا میٹروپولیٹن شہر ہے۔حیدرآباد آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کا پانچواں بڑا شہر ہے۔یہ سمندر سے 600 میٹر اونچا ہے لیکن باوجود یہاں کا ماحول سال تمام خوشگوار رہتا ہے۔شہر حیدرآباد کو عموماً مختلف تہذیبوں کا گہوارہ کہا جاتا ہے چونکہ مختلف مذاہب جیسے ہندو مسلم سکھ عیسائی اور پارسی یہاں رہتے ہیں۔گویا یہاں کی تہذیب گنگا جمنی تہذیب ہے۔حیدرآباد دکن کا ایک حصہ ہے جو 17.20 عرض بلد شمال اور 78.31 طول بلد مشرق کے آس پاس واقع ہے یہ چاروں طرف سے ضلع رنگاریڈی سے گھرا ہوا ہے۔[3]

عظیم تر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن (GHMC):

اپریل 2007 میں شہر حیدرآباد کے اطراف و اکناف کے علاقوں کی 12 بلدیات کو حیدرآباد میونسپل کارپوریشن میں ضم کرتے ہوئے گریٹر (عظیم تر) بلدیہ حیدرآباد میونسپل کارپوریشن GHMC کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی وجہ سے حیدرآباد کا رقبہ بڑھ کر 617 مربع کیلومیٹر ہوگیا ہے۔ اس سبب سے ضلع رنگاریڈی اور میدک کے بعض دیہی علاقے اب شہر حیدرآباد کا حصہ بن گئے ہیں۔4 2007ء میں عظیم تر حیدرآباد کارپوریشن کے قیام سے بلدی امور کے لئے ضلع رنگاریڈی کے علاقے بھی شہر حیدرآباد کا حصہ بن گئے ہیں۔ لیکن انتظامی واری امور کے لئے حیدرآباد کو شہری Urban ڈسٹرکٹ بی شہر حیدرآباد کہلاتا ہے جس کے سولہ منڈل یا ڈیویژن ہیں جو کہ اس طرح ہیں:

ذیلی ڈیویژنس (Sub Divisions) انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے ضلع حیدرآباد کو 16 منڈلوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ اس طرح ہیں:

(1) عنبر پیٹ (2) گولکنڈہ (3) مشیرآباد (4) شیخ پیٹ (5) امیر پیٹ (6) حمایت نگر (7) نامپلی (8) تراملگری (9) آصف نگر (10) خیریت آباد (11) سعیدآباد (12) چارمینار (13) بہادر پورہ (14) ماریڈپلی (15) سکندرآباد اور (16) بنڈلہ گوڑہ شامل ہیں۔

شہر حیدرآباد کے رائے دہندہ قانون ساز اسمبلی کے 24 ارکان کو منتخب کیا جاتا ہے جن کے حلقہ رائے دہی 5 لوک سبھا حلقوں کے تحت آتے ہیں۔ ریاست تلنگانہ اسمبلی کے علاقے اور ان کے متعلقہ پارلیمانی حلقہ رائے دہی اس طرح ہیں:

1. حلقہ پارلیمنٹ ملکاجگیری: کوکٹ پلی، اپل، لال بہادر نگر، سکندرآباد، کنٹونمنٹ، قطب اللہ پور۔
2. حلقہ پارلیمنٹ سکندرآباد: مشیرآباد، عنبر پیٹ، خیریت آباد، جوبلی ہلز، صنعت نگر، نامپلی، سکندرآباد۔
3. حلقہ پارلیمنٹ حیدرآباد: ملک پیٹ، کاروان، گوشہ محل، یاقوت پورہ، چارمینار، چندرائن گٹہ، بہادر پورہ
4. حلقہ پارلیمنٹ چیوڑلہ: چیوڑلہ، مہیشورم، راجندرنگر، سری لنگم پلی، پرگی، وقارآباد، تانڈور۔
5. حلقہ پارلیمنٹ میدک: پٹن چیرو، سدی پیٹ، نرساپور، سنگاریڈی، دنبیاکا، گجویل۔5

حیدرآباد ریاست تلنگانہ کا مالیاتی، معاشی اور سیاسی دارالخلافہ ہے۔ حیدرآباد شہر سے ریاست کو سب سے زیادہ جملہ گھریلو پیداوار (GDP) ریاستی ٹیکس اور آبکاری محصول حاصل ہوتا ہے۔ IT (آئی ٹی) کمپنیوں کے وجود

میں آنے کے بعد حیدرآباد کی پہچان ایک سائبرسٹی کے طور پر بھی کی جانے لگی ہے۔6 حیدرآباد میں تمام قسم کے طبقات خواتین، بچے، معمرین اور معذورین مل جل کرآزادانہ زندگی حاصل کررہے ہیں کیونکہ یہاں سب کیلئے بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔ حیدرآباد میں معذورین کی جملہ آبادی 1,77,909 ہے جس میں مرد 53.98 ، خواتین 46.01% شامل ہیں۔7

II. ضلع محبوب نگر:

ضلع محبوب نگر تلنگانہ کے دس اضلاع میں سے ایک اہم ضلع ہے جس کا قیام 4 ڈسمبر 1890 میں عمل میں آیا۔ اس ضلع کا نام دراصل نظام نظام سلطنت کے حکمراں میر محبوب علی خاں کے نام سے موسوم کیا گیا۔8 ضلع محبوب نگر 1673 طول البلد اور 7788 عرض البلد پر قائم ہے اور یہ تقریباً 1843200 ایکرز مین کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ محبوب نگر سے بہنے والی دریاؤں میں دریائے کرشنا، تنگا بھدرا، ڈینڈی اور چنیاواگو اہم ہیں۔ ضلع محبوب نگر میں 14 بڑے ٹاؤنس (Towns) ہیں۔ جن میں محبوب نگر، نارائن پیٹ، آتما کور، اچم پیٹ، گدوال، ونپرتی، جڑچرلہ، کلواکرتی، شادنگر، کوڑنگل، مکتھل، عالم پور، کولا پور اور ناگر کرنول شامل ہیں۔9

ضلع محبوب نگر میں 2 پارلیمانی حلقے 14 اسمبلی حلقے، پانچ محصول ڈیوژنس، 64 منڈلس، 4 میونسپلٹیز، 1553 گاؤں اور 1347 گرام پنچایتیں شامل ہیں۔ محبوب نگر کے 5 محصول ڈیویژنس کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(1) محبوب نگر (2) ناگر کرنول (3) گدوال (4) نارائن پیٹ (5) ونپرتی۔

ریاست تلنگانہ میں جدید اضلاع کی تشکیل 11 اکتوبر 2016ء عمل میں آئی۔ اس طرح محبوب نگر کو مزید 4 ضلعوں میں انتظامیہ کی خاطر تقسیم کیا گیا۔10 محبوب نگر میں معذورین کی جملہ آبادی 1,07,782 ہے جس میں مرد 53.65% اور خواتین 46.34% شامل ہیں۔ تحقیق کی خاطر منتخبہ اضلاع میں معذورین کی آبادی محبوب نگر میں دیگر دو اضلاع کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔11

III. نظام آباد:

نظام آباد ریاست تلنگانہ کا ایک نوابی ضلع کے طور پر مشہور ہے جو حیدرآباد کے شمال مغرب سے تقریباً 175 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس ضلع کا نام نظام آباد، حیدرآباد کے آصف جاہی نواب کے نام پر رکھا گیا

ہے۔2 جون 2014 تک نظام آباد متحدہ آندھرا پردیش کا حصہ تھا ریاست تلنگانہ کے الگ ہونے کے بعد یہ ریاست تلنگانہ کا حصہ بن گیا۔

نظام آباد میں 770.40 عرض البلد اور 780.37 کے درمیان واقع ہے۔ نظام آباد کے اطراف واکناف میں شمال ضلع نرمل، مشرق میں جگتیال، جنوب میں کاماریڈی اور مغرب میں ناندیڑ سے گھرا ہوا ہے۔ اس کی سرحدیں مہاراشٹرا سے ملتی ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق زیادہ آبادی یہاں 3.10 لاکھ ہے۔ نظام آباد میں 27 منڈلس، 1 کارپوریشن اور دو میونسپالٹی موجود ہیں۔ میونسپل کارپوریشن میں نظام آباد میونسپل کارپوریشن اور نظام آباد اربن ڈیولپمنٹ اتھاریٹی شامل ہے۔ تلنگانہ کے جدید اضلاع کی ترتیب میں نظام آباد میں دو اضلاع نظام آباد اور کاماریڈی تشکیل دیا گیا۔ 12 نظام آباد میں معذورین جملہ 65,743 ہے جن میں مرد 52.92 فیصد اور خواتین 47.07 فیصد ہیں۔ 13

تحقیق کی غرض سے ریاست تلنگانہ کے چنندہ معذورین کا موقف:

ریاست تلنگانہ میں معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے کئے جانے والے اقدامات کی افادیت، سربراہی اور تاثرات کے متعلق ابتدائی مواد کے حصول کے لئے تلنگانہ کے تین اضلاع حیدرآباد، محبوب نگر اور نظام آباد کا انتخاب کیا گیا۔ ان اضلاع سے حاصل کردہ نمونہ معذورین کی تعداد کے موقف کو مندرجہ ذیل جدول میں درج کیا گیا ہے۔

ابتدائی مواد کو حاصل کرنے کے لئے محقق نے سہولت بخش نمونہ بندی (Convenience sampling) کو استعمال کیا معذوری کی نوعیت کے مطابق تین اقسام کے معذورین بصارتی، ہاتھ پیر سے معذور اور سماعتی یا گویائی سے محروم معذورین کو بطور نمونہ پر معذوری کی قسم سے 100 نمونوں کو منتخب کیا گیا۔ جو کہ ایک مقصدی نمونہ بندی (Purpasive sampling) ہے۔ اس طرح ہر معذوری کی قسم سے 100 معذورین کو لیا گیا جو کہ جملہ 300 ہے۔ حیدرآباد سے زیادہ نمونے حاصل کئے گئے کیونکہ یہاں کے ہومس اور ہاسٹلس میں معذورین اضلاع سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا حیدرآباد سے بطور نمونہ 150 معذورین کو لیا گیا جن میں 25 مرد اور 25 خواتین بصارتی معذور، 25 مرد اور 25 خواتین ہاتھ پیر سے معذور اور 25 مرد اور 25 خواتین سماعتی رگویائی سے محروم معذورین کے نمونے حاصل کئے گئے۔

جدول 5.1: چنندہ معذورین کے نمونوں کا موقف

سلسلہ نشان	شہر/مقام/ضلع (District)	جنس (Gender)	بصارتی معذور (Visually Disabled)	ہاتھ پیر سے معذور (Prthopedically)	سماعتی/گویائی معذوری (Deaf and Dum)	جملہ (Total)
1.	حیدرآباد	مرد	25	25	25	75
		خواتین	25	25	25	75
2.	محبوب نگر	مرد	15	15	15	45
		خواتین	10	10	10	30
3.	نظام آباد	مرد	15	15	15	45
		خواتین	10	10	10	30
		جملہ	100	100	100	300

ماخذ: محقق کا سروے

ضلع محبوب نگر سے 75 جملہ معذورین کو نمونے کے طور پر حاصل کیا گیا۔ جن میں 15 مرد اور 10 بصارتی معذورین، 15 مرد اور 10 خواتین ہاتھ پیر سے معذور اور 15 اور 10 سماعتی/گویائی سے معذورین شامل ہیں۔ جب کہ ضلع نظام آباد سے بھی محبوب نگر کی طرح نمونے حاصل کئے گئے۔ جملہ 300 معذورین میں 165 مرد اور 135 خواتین جو کہ جملہ کا بالترتیب 55% اور 45% ہیں۔ معذورین کو متفرق طور پر بلحاظ عمر نمونوں کے طور پر لیا گیا ہے۔ ابتدائی مواد حصول کے لئے نمونہ بندی طئے کرتے ہوئے ساختی سوالنامہ ترتیب دیا گیا۔ سوالنامہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ میں معذورین کا سماجی، معاشی اور تعلیمی اور دیگر حالات کا جائزہ لیا اور دوسرے حصے میں معذورین کی فلاح و بہبود کے پروگراموں کا موقف اور پروگراموں کے تاثرات کو پیش کیا گیا۔

چنندہ نمونوں کے مذاہب اور ذات کا موقف

ریاست تلنگانہ میں چنندہ معذورین کی ذات پات کا موقف: سوالنامے سے حاصل کردہ چنندہ نمونوں کے مختلف مذاہب اور ذات سے تعلق رکھنے والوں کی تفصیل کو حسب ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

جدول 5.2: چنندہ نمونوں کے مذاہب اور ذات کا موقف

ذات	ہندو			مسلم			سکھ			عیسائی			دیگر	جملہ		
	M	F	T	M	F	T	M	F	T	M	F	T	T/F/Y	M	F	T
SC	24 53% 33%	221 46.66%	45 67.16							13 59.09	09 40 90	22 32 83		37 52 22	30 44 77	67 22.33%

ST	11 57.89%	08 42.01%	19 61.29%											16 51 61%	15 48 38%	31 10.33%
BC	62 53.91%	53 46.08%	115 66.09%	32 54.23	27 45.76	59 33.90								94 54.02	80 45.97%	174 58%
OC	05 55.55	04 44.44	09 32.14	13 68.42	06 31.57	19 67.85%								18 64.28	10 35.71	28 9.33%
جملہ	102 54.25%	86 45.74%	188 62.6%	45 57.69%	33 42.69%	78 26%				18 52.94	16 47.55	34 11.33		165	135	300 100%

ماخذ: محقق کا سروے

جملہ چنندہ نمونوں 300 کے مذاہب کا اگر مندرجہ بالا جدول سے جائزہ لیں تو ہندو مذہب کے ماننے والے معذورین کی تعداد 188 جو کہ جملہ کا 62.66 ہے جس میں سے 102 مرد 54.25% فیصد ہے اور خواتین 186 جس کا فیصد 45.74 ہے۔ جب کہ مسلم معذورین کی تعداد 78 ہے جو کہ جملہ کا 26% ہے جس میں سے 57.69% مرد اور 42.30% خواتین شامل ہیں۔عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والے معذورین کی تعداد 34 ہے جو کہ جملہ کا 11.33% ہے جس میں سے مرد 52.94% اور 47.55% خواتین شامل ہیں۔اسی طرح ان کے مذہب سے تعلق رکھنے والے چنندہ نمونوں کے ذات مثلاً BC, ST, SC اور OC کا جائزہ لیں، علیحدہ طور پر لیں تو صورتحال کچھ اس طرح ہے:

درج فہرست ذات (SC) سے تعلق رکھنے والے جملہ نمونوں کا 22.33% ہے جس میں سے معذور میں مرد 53.33% اور خواتین 46.66% ہے۔ جب کہ SC ذات سے تعلق رکھنے والے عیسائی جملہ کا 32.33% ہے جس میں 59.09% مرد اور 40.90% خواتین درج کئے گئے ہیں۔

چنندہ نمونوں میں ST درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے معذورین جملہ کا 10.33% حصہ ہے جس میں مرد 51.65% اور خواتین 48.38% ہے۔اسی طرح ST ہندوؤں میں جملہ 61.29 حصہ ہے جس میں مرد 57.89% اور خواتین 42.10% ہے اور ST ذات کے عیسائی کے جملہ 38.70% ہے جس میں مرد 41.66% اور خواتین 58.33% فیصد ہے۔

پسماندہ طبقہ (BC) رکھنے والے معذورین جملہ چنندہ نمونوں میں 58 فیصد ہے جس میں 54.02% مرد اور 45.97% خواتین شامل ہیں۔ چنندہ نمونوں میں ہندو پسماندہ طبقہ جملہ کا 66.09% ہے۔ جب کہ

مرد53.91%اورخواتین46.08%ہیں۔اورمسلم پسماندہ طبقہ جملہ67.85%اورجس میں مرد68.42%اور خواتین 31.57% ہیں۔اسی طرح OC جملہ نمونوں میں33% سے کم ہے۔اس میں جملہ مرد64.28% اور خواتین 35.71% ہیں۔ ہندوOC جملہ کا32.14% حصہ ہے جس میں مرد55.55% اورخواتین44.44% تقریباً نصف ہیں۔جب کہ مسلم جملہ کا67.85% ہے جس میں مرد68.42% اورخواتین31.57% ہیں۔اس جدول میں مذہب کے الگ الگ کے ذاتوں کے موقف کو دیکھا گیا ہے اور یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ معذورین کا بڑا طبقہ BC سے تعلق رکھتا ہے۔

چنندہ معذورین کے والدین اورسرپرستوں کا موقف

معذورین کے خاندانی موقف کو معلوم کرنے کے مقصد سے والدین اور سرپرستوں کے تعلیمی معلومات حاصل کی گئی ہے۔کیونکہ موجودہ دور میں تعلیم اور معلومات کے ذریعہ سماج میں آگہی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے لہٰذا معذورین کے والدین/سرپرست جتنے باشعور ہوں گے اتنا ہی وہ معذورین کو تعلیم اور سماج کی جانب راغب کریں گے۔مندرجہ ذیل جدول میں چنندہ معذورین کے والدین/سرپرستوں کا تعلیمی موقف کو بتایا گیا ہے۔

جدول5.3: چنندہ معذورین کے والدین اورسرپرستوں کا تعلیمی موقف

سلسلہ نشان	جنس	اول تا دہم	انٹرمیڈیٹ	ڈگری	دیگر	ناخواندہ	جملہ
.1	والد مرد/سرپرست	42	18	12	05	42	119
	والدہ خواتین	35	15	06	07	48	111
.2	سرپرست	13	12	14	08	23	70
	جملہ	90	45	32	20	113	300
		30%	15%	(10.66%)	(6.66%)	(37.66%)	

گراف 5.1: چنندہ معذورین کے والدین اورسرپرستوں کا موقف

چنندہ نمونوں کا تعلق چونکہ تلنگانہ کے الگ الگ علاقوں سے ہے لہٰذا ان کے والدین رسرپرستوں کی تعلیمی حیثیت بھی معذورین کے سماج کے تئیں رویہ کو اجاگر کرتی ہے۔ چنندہ نمونوں میں ناخواندگی کی شرح 37.66% فیصد دیکھی گی ہے۔

حاصل کردہ نمونوں میں والدین اور سرپرستوں میں والد 39.66 ' والدہ 37% اور سرپرست 23.33% شامل ہیں۔

جب کہ 30% فیصد والدین رسرپرستوں سے اول تا دہم تعلیم حاصل کی۔15 فیصد والدین رسرپرستوں نے انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ ڈگری تک تعلیم کی رسائی میں 10.66% شامل ہیں اور اعلیٰ تعلیم کا موقف 6.66% حاصل کیا گیا ہے۔اس مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ والدین اور سرپرستوں میں ناخواندگی شرح جو کہ معذورین کی ذہنی نشو ونما پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

ریاست تلنگانہ کے چنندہ معذورین کے والدین کا معاشی موقف:

والدین کا معاشی موقف کا تاثر معذور افراد کی صحت' تعلیم اور بازآبادکاری پر اثر انداز ہوتی ہے اور ریاستی حکومت کی جانب سے دی جانے والی سہولیات کے حصول کے لئے والدین کی آمدنی کو زیر غور رکھا جاتا ہے۔اس کے متعلق مندرجہ ذیل جدول میں چنندہ نمونوں کے والدین کے پیشہ ورانہ موقف کا جائزہ لیا گیا ہے۔

جدول5.4 چنندہ نمونوں کے والدین کا پیشہ ورانہ اور آمدنی کا موقف

سلسلہ نشان	کام کی نوعیت	سرکاری	خانگی	ذاتی	دیگر	جملہ
1.	مرد	09	31	66	62	168
2.	خواتین	05	17	38	72	132
	جملہ	14	48	104	134	300
		4.66%	16%	34.66%	44.66%	100%

گراف5.2: چنندہ نمونوں کے والدین کا پیشہ ورانہ اور آمدنی کا موقف

چنندہ نمونوں کے والدین میں 4.66% والدین سرکاری ملازمت کرتے ہیں خانگی ملازمین 16% ہیں خانگی ملازمت مثلاً خانگی کمپنی، خانگی ادارہ سے وابسطہ وغیرہ۔ جب کہ ذاتی کاروبار کرنے والدین کا فیصد 34.66% ہے جس میں کرانہ کی دوکان، ٹیلر، کارپینٹر، ترکاری کی بنڈی وغیرہ شامل ہیں۔ جملہ میں سے 44.66% فیصد والدین دیگر کام کرتے ہیں جیسے روزانہ اجرت پر کام، کھیتی باری کے کام، ڈرائیور، واچ مین، مزدور کسان، سبزی فروش، گھروں کے کام کرتی ہیں اور دیگر میں وہ والدین بھی شامل ہیں جو کسی روزگار سے منسلک ہیں بلکہ دیگر افراد کے مالی تعاون سے گھر کے اخراجات برداشت کرتے ہیں۔ معذورین کو ریاستی حکومت کی جانب سے دی جانے والی سہولتوں کے حصول کے لئے والدین کی سالانہ آمدنی کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

معذورین کے رہائشی مواد کو حاصل کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ حکومت کی جانب سے چلائے جارہے ہومس اور ہاسٹلس میں معذورین کا موقف کیا ہے۔اور ذاتی مکان اور کرایہ مکان میں رہنے والے معذورین کی تعداد کتنی ہے۔

جدول5.5: معذورین کا رہائشی موقف

سلسلہ نشان	جنس رہائش	ذاتی مکان	کرایہ کا مکان	ہوم برائے معذور	ہاسٹلس برائے معذور	رہائشی مدرسہ	جملہ
.1	مرد	87	28	25	25		165
.2	خواتین	86	29	25	25		135
	جملہ	93	57	50	50		300
		19%	47.66%	16.66%	16.66%		100%
ماخذ: محقق کا سروے							

گراف5.3: معذورین کا رہائشی موقف

حاصل کردہ چنندہ نمونوں میں معذورین کے رہائش کے موقف کے متعلق معلومات درج کیے گئے ہیں۔

چونکہ ریاست تلنگانہ کے اضلاع حیدرآباد،محبوب نگر اور نظام آباد سے نمونوں کو لیا گیا۔لہذا رہائشی مقامات کی تفصیل کچھ

اس طرح ہے: چنندہ جملہ نمونوں میں سے سب سے زائد 47.66% کرایہ کے مکان میں رہنے والوں کا موقف ہے جب کہ ذاتی مکان کا موقف 19 فیصد ہے۔ اسی طرح ہومس برائے معذورین میں 16.66% شامل ہیں۔

معذوری کی وجوہات

محقق نے سروے کے دوران ریاست تلنگانہ میں چنندہ معذوری کی وجوہات معذور افراد میں معذوری کی وجہ کو معلوم کرنے کے لئے اس سوال کو شامل کیا گیا تا کہ یہ پتہ چلایا جاسکے کہ معذوری کی وجہ پیدائشی' حادثاتی' پولیو وغیرہ کون سی بڑی وجہ شامل رہی۔ جس کی تفصیل حسب ذیل بیان کی گئی ہے۔

جدول 5.6: معذوری کی وجوہات

سلسلہ نشان	معذوری کی وجہ	پیدائشی	حادثاتی	پولیو	دیگر	جملہ	
.1	مرد	62	49	40	14	165	55%
	خواتین	56	28	36	15	135	45%
.2	جملہ	8	77	76	29	300	100%
		39.33%	25.66%	25.33%	9.66	100%	
ماخذ: محقق کا سروے							

گراف 5.4: معذوری کی وجوہات

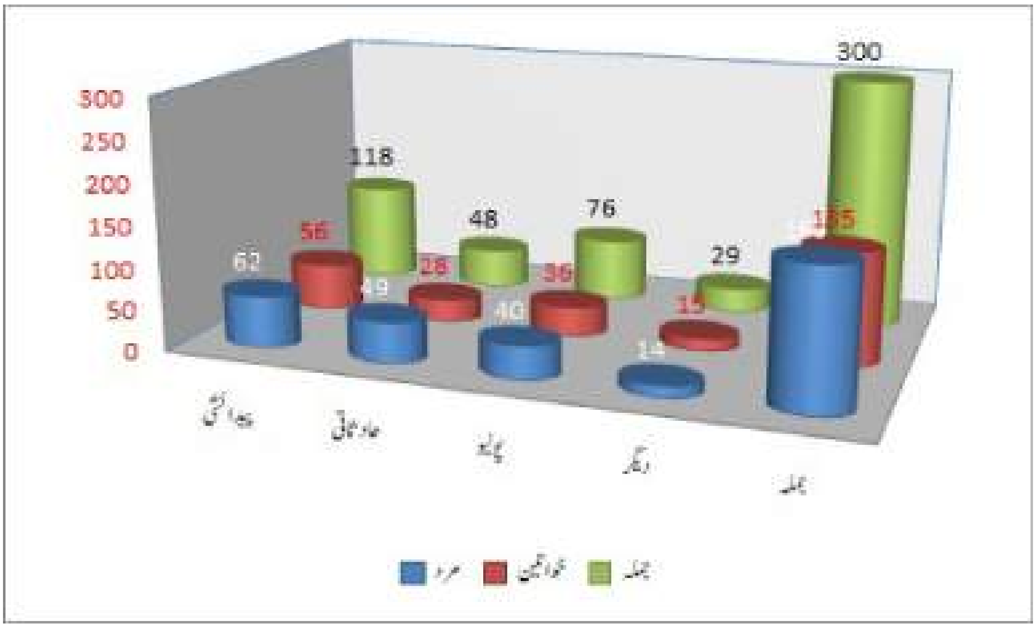

چنندہ دنوں میں 118 معذور افراد جو کہ جملہ 39.33% پیدائشی طور پر معذور ہیں جن میں 52.54% مرد اور 47.45% خواتین معذور شامل ہیں۔ حادثاتی طور پر معذوری وجہ میں جملہ 25.66% ہے ان معذوروں کا کہنا ہے کہ پولیو سے متاثر ہونے کی وجہ سے ہاتھ پیر سے معذوری میں بہت بڑی بیماری کے بعد معذوری کا واقع ہونا' کسی غلط دوا کا اثر ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ اس معذوری کی وجہ کا فیصد جملہ میں 9.66% ہے۔ معذوری کی روک تھام کے لئے ابھی خدمات دی جارہی ہیں۔

معذورین کا ماننا ہے کہ معاشرہ میں معذورین اور معذوری کے تئیں شعور بیداری پروگرام کئے جائیں۔

SADAREM کارڈ دراصل کمپیوٹرائزڈ کارڈ جس میں معذوری کا فیصد درج ہوتا ہے جو کہ مقررہ ادارہ جات سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اس کارڈ کے متعارف ہونے کے بعد نقلی صداقت نامے بننے بند ہوگئے ہیں۔ اس کے موقف کو مندرجہ ذیل جدول میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔

جدول 5.7: کیا آپ کے پاس SADAREM کارڈ ہیں؟

سلسلہ نشان	SADAREM	ہاں	فیصد	نہیں	فیصد	جملہ
.1	Male	163	98.78	02	1.21	165
.2	Female	131	97.03	04	2.96	135
	Total	294	98%	06	2%	300
ماخذ: محقق کا سروے						

گراف 5.5: کیا آپ کے پاس SADAREM کارڈ ہیں؟

مندرجہ بالا جدول میں چنندہ نمونوں کے شناخت کارڈ SADAREM کا جائزہ لیا گیا جملہ نمونوں میں سے 98% معذورین کے پاس کارڈ ہے جن میں مرد 98.78 اور خواتین 97.03% شامل ہیں۔ جب کہ کارڈ ہونے والے جملہ کا 2% ہے جن میں مرد 1.21% اور خواتین 2.96% ہے۔نہیں ہونے کہنے والے معذورین کا کہنا ہے کہ ان کے پاس پہلے شناختی سرٹیفکیٹ تھا لیکن SADAREM نہیں بن سکا۔اور کچھ کا کہنا ہے کہ کارڈ کے لئے جب کیمپ کا انعقاد کیا گیا تھا وہ اس دوران مقام پر موجود نہیں تھے۔لہٰذا کارڈ بنانے میں دقتیں پیش آرہی ہیں۔کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے وظیفہ اور دیگر اسکیموں کے لئے یہ معذورین نااہل قرار دیے جارہے ہیں۔

معذورین کی تعلیمی معلومات

ریاستی حکومت کی جانب سے معذورین کو تعلیمی بااختیاری باہم کرنے کے لئے مختلف اسکیموں اور پروگراموں کو متعارف کیا گیا جن پر عمل آوری کے ذریعہ معذورین میں تعلیمی قابلیت اور جذبہ کو فروغ دیا جارہا ہے لہٰذا اس مطالعہ میں معذورین کے تعلیمی موقف کو جاننے کے لئے تعلیمی سطحوں پر مثلاً ابتدائی تا ثانوی' انٹرمیڈیٹ تا ڈگری اور اعلیٰ تعلیم جیسے پوسٹ گریجویشن' B.Ed' M.B.A یا دیگر پیشہ ورانہ تعلیم سے وابستہ معذورین کا موقف درج کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ناخواندہ معذورین بھی اس مطالعہ کے حصہ ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل جدول میں پیش کی گئی ہے۔

جدول 5.8: معذورین کا تعلیمی موقف

شمار	تعلیمی قابلیت	اول تا دہم		فیصد		انٹر تا ڈگری		فیصد		اعلیٰ تعلیم		فیصد		غیر تعلیم یافتہ	فیصد	جملہ
		زیر تعلیم	تکمیل شدہ	زیر تعلیم	تکمیل شدہ	زیر تعلیم	تکمیل شدہ	زیر تعلیم	تکمیل شدہ	زیر تعلیم	تکمیل شدہ	زیر تعلیم	تکمیل شدہ			
.1	مرد	40	14	53.33%	53.84	18	19	46.15	63.33	20	32	62.5	60.37	22	48.88	165
.2	خواتین	35	12	46.66	46.15	21	11	53.84	36.66	12	21	37.5	39.62	23	51.11	135
	جملہ	75	26	25%	8.66%	39	30	13%	10%	32	53	10.66%	17.66	45	15%	300
ماخذ: محقق کا سروے																

چنندہ نمونوں میں تعلیم کے دو حصوں یعنی زیر اور تکمیل شدہ زمروں میں مواد کو جمع کیا گیا ہے جملہ 300 چنندہ نمونوں میں اول تا دہم زیر تعلیم زیر تعلیم 25% ...... 8.66% تعلیم مکمل کرچکے ہیں۔ 13% طلبا انٹرمیڈیٹ یا ڈگری میں زیر تعلیم ہیں جب کہ 10% طلباء نے دان کورس کو مکمل کرلیا ہے۔اسی اعلیٰ تعلیم میں بھی

10.66% زیر تعلیم اور 17.66% تکمیل شدہ طلبا معذورین شامل ہیں۔

غور و فکر کا پہلو یہ بھی ہے کہ اس مطالعہ میں جملہ 15% معذورین غیر تعلیم یافتہ ہیں جس کی وجہ یا تو ان کی عمر ہے یا تعلیم سے عدم دلچسپی نہیں بلکہ تعلیمی مواقع حاصل نہ ہونا اور خاندانی تعاون کی کمی بتایا گیا ہے۔ لہٰذا اس ضمن میں حکومتوں کو مزید ترغیب دینے کی ضرورت ہیں تا کہ معذورین تعلیم سے جڑتے ہوئے سماج میں خود کو با اختیار محسوس کرسکیں۔

معذورین کے ذریعہ تعلیم کا موقف

موجودہ مسابقتی دور میں صرف تعلیم کا حصول ہی نہیں بلکہ ذریعہ تعلیم بھی روزگار اور سماجی وقار کو بڑھانے میں اہم رول ادا کر رہا ہے لہٰذا معذورین بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ معذورین کے ذریعہ تعلیم کا موقف مندرجہ ذیل جدول میں پیش کیا گیا ہے:

جدول 5.9: معذورین کے ذریعہ تعلیم کا موقف

سلسلہ نشان	ذریعہ تعلیم	تلگو		اردو		انگریزی		دیگر			جملہ
		زیر تعلیم	تکمیل شدہ	زیر تعلیم	تکمیل شدہ			زیر تعلیم	تکمیل شدہ	زیر تعلیم	تکمیل شدہ
1.	مرد	18	49	06	15	29	16	ـ	-	133	
2.	خواتین	21	37	04	20	26	14	-	-	122	
	جملہ	39	125	45	45	85		-	-	255	
		49.01%	17.64%	33.33%						100%	
ماخذ: محقق کا سروے											

چنندہ نمونوں میں 255 معذورین تعلیم سے جڑے ہوئے درج کئے گئے ہیں جن میں سے تلگو ذریعہ تعلیم میں زیر تعلیم اور تکمیل شدہ جملہ کا 49.01 ہے۔ اردو ذریعہ تعلیم سے زیر تعلیم اور تکمیل شدہ صرف 17.64% ہے جب کہ انگریزی ذریعہ تعلیم سے زیر تعلیم اور تکمیل شدہ 33.33% ہیں۔ اور ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ چنندہ نمونوں میں مرد جملہ تمام تعلیمی ذرائع میں 55% ہیں جب کہ خواتین کا فیصد 45 ہے۔ معذورین کے لئے تعلیمی اداروں اور ...... کے ذرائع کے حصول کے لئے بہت کاوشیں درکار ہیں۔

معذورین کے فلاحی پروگراموں کی معلومات کا موقف

ریاستی حکومت معذورین کی فلاح و بہبود و ترقی کے لئے پروگراموں اور اسکیمات کو چلا رہی ہے۔ جس میں تعلیمی پروگرام، سماجی تحفظ کے پروگرام اور ترغیبی پروگرامس وغیرہ شامل ہیں۔ جب ان کے متعلق معذورین سے سوال کیا گیا تو ان کی معلومات کا حاصل مندرجہ ذیل جدول میں تفصیل سے دیا گیا ہے۔

جدول 5.10: اشیاء آلات سے متعلق معلومات

سلسلہ نشان	اشیاء اور آلات	ہاں	فیصد	نہیں	فیصد	جملہ	فیصد
1.	مرد	150	90.90%	15	9.09%	165	55%
2.	خواتین	103	76.29%	32	23.70%	135	45%
	جملہ	253	84.38%	47	15.66%	300	100%
ماخذ: محقق کا سروے							

گراف 5.6: اشیاء آلات سے متعلق معلومات

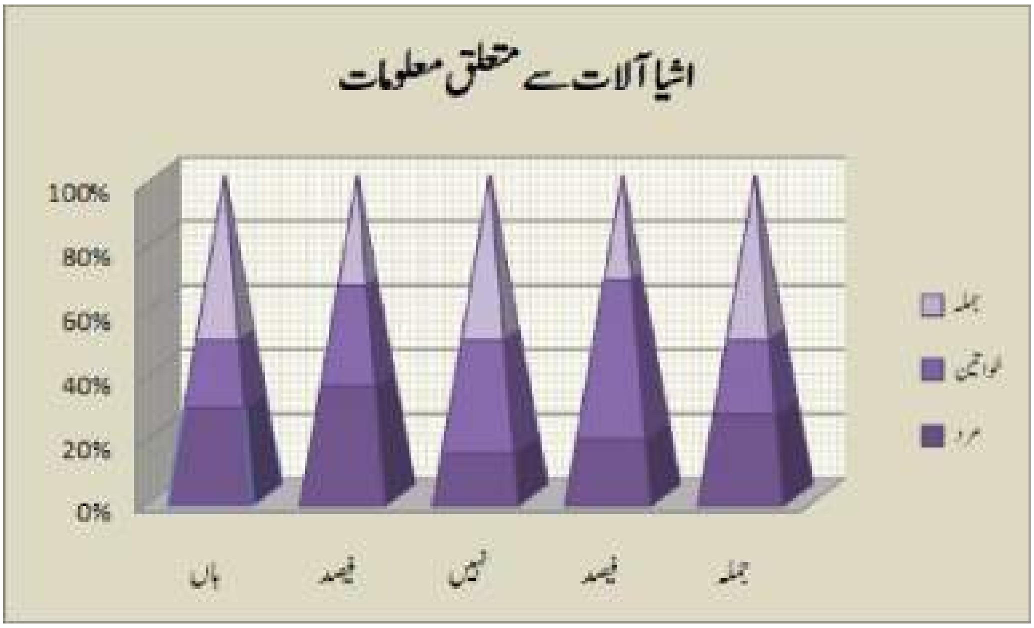

چنندہ نمونوں میں 253 معذورین جو کہ جملہ 84.33% ہے اس کے متعلق معلومات رکھتے ہیں جن میں 90.90% مرد اور 76.29 خواتین شامل ہیں اور جب کہ لاعلمی کہنے معذورین میں 97 جو کہ جملہ 15.66% ہے جن میں سے 9.09% اور خواتین 23.70% شامل ہیں۔ لاعلمی کہنے والے سوائے وظیفہ کے کسی دوسرے پروگرام

یا اسکیم کو نہیں جانتے ۔ چونکہ یہ معذورین نہ تو تعلیم سے جڑے ہیں اور اضلاع میں ان کی تشہیر بھی نہیں ہوتی ۔ لاعلمی کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ جتنے سوالوں میں پروگرام شامل تھے انہوں نے ان میں سے کچھ پہلی مرتبہ سنے ہیں۔

ریاست تلنگانہ میں معذورین کو دی جانے والی اسکالرشپ کی رقم

معذورین کو تعلیم سے جوڑنے اور تعلیم کی جانب راغب کرنے کے لئے ترغیب کے طور پر ماہانہ اور سالانہ تعلیمی وظائف ماقبل میٹرک، مابعد میٹرک اور پیشہ ورانہ اسکالرشپ دی جاتی ہے۔ چنندہ نمونوں کی تفصیلات کچھ اس طرح ہیں:

جدول 5.11: معذورین کو دی جانے والی اسکالرشپ کی قسم

سلسلہ نشان	اسکالرشپ	ماقبل میٹرک	مابعد میٹرک	پیشہ ورانہ اسکالرشپ	کوئی نہیں	جملہ
1.	مرد	54	41	18	52	165
2	خواتین	47	32	13	43	135
	جملہ	101	73	31	95	300

ماخذ: محقق کا سروے

گراف 5.7: معذورین کو دی جانے والی اسکالرشپ کی قسم

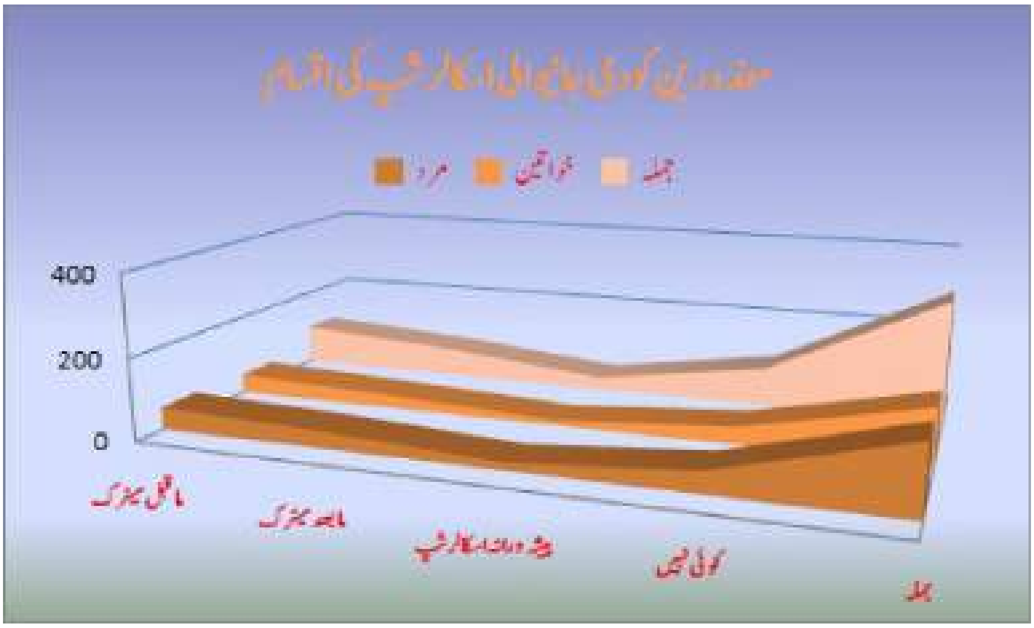

چنندہ نمونوں میں تعلیمی وظائف حاصل کرنے والے ماقبل میٹرک معذورین 101 سے جو کہ جملہ کا 33.66% سے جس میں 54 مرد اور 47 خواتین شامل ہیں۔ مابعد میٹرک مثلاً انٹر ڈگری، پوسٹ گریجویشن کا وظیفہ حاصل کرنے والے 73 ہے جو کہ 24.33% ہے جس میں مرد 41 اور خواتین 32 ہیں۔ جب کہ پیشہ ورانہ اسکالر شپ (M.B.A، B.Ed وغیرہ) سے تعلیم حاصل کرنے والے معذورین 31 سے جو کہ جملہ 10.33% ہے جس میں 18 مرد اور 13 خواتین شامل ہیں۔ اور جب کہ کسی بھی قسم کی اسکالرشپ سے محروم معذورین 95 ہے جو کہ جملہ کا 31.66% ہے جن میں 52 مرد اور 43 خواتین ہے۔ ان کے مطابق معلومات کی کمی یا افراد خاندان کی عدم دلچسپی رہی ہے۔

معذورین کے روزگار سے متعلق معلومات

سماج میں بااختیار اور خودمختار زندگی کے حصول کے لئے معذورین کا خودکفیل ہونا لازمی جز ہے لہٰذا اس سے متعلق تفصیل کو حسب ذیل جدول میں پیش کیا گیا ہے۔

جدول 5.12: معذورین کے روزگار کا موقف:

شمار	ملازمت	ہاں	فیصد	نہیں	فیصد	جملہ	
1.	مرد	28	43.07%	37	56.92%	65	59.63%
2.	خواتین	25	56.81%	19	43.18%	44	40.36%
	جملہ	53	48.62%	56	51.37%	109	100%
ماخذ: محقق کا سروے							

گراف 5.8: معذورین کے روزگار کا موقف

چنندہ 109 نمونوں میں سے سرکاری، خانگی، خودروزگاراور روزانہ اجرتوں پر کام کرنے والے معذورین کی معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ ملازمت سے وابسطہ معذورین جملہ 53 ہیں جو کہ جملہ 48.62% سے جس میں مرد 43.07% اور خواتین 56.81% ہے۔ جب کہ نہیں کہنے والے 56 ہیں جو کہ جملہ کا 51.37% ہیں جن میں مرد 56.92% اور خواتین 43.18% شامل ہیں۔

☆ معذورین کا ماننا ہے کہ انہیں روزگار کے لئے مواقع کم دئے جاتے ہیں۔

☆ کام کی جگہ خصوصی رعایتیں نہیں دی جاتیں۔

☆ کام کاج کیلئے اس لئے بھی نہیں جاتے معذورین کیونکہ دوسروں پر انحصار ہونا پڑتا ہے۔

☆ لہٰذا اسے معذورین وظیفہ کی رقم اور امداد کے ذریعہ زندگی گزار رہے ہیں۔

معذورین کا ازدواجی موقف

معذورین کے لئے سماج میں رشتے اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ معذورین ان رشتوں سے جڑتے ہوئے اپنی زندگی کو خوشگوار محسوس کرتے ہیں۔ والدین کے علاوہ ان کے ازدواجی رشتوں کے موقف کی تفصیل کو بھی پیش کیا گیا ہے جو کہ کچھ مندرجہ ذیل جدول میں درج ہے:

جدول 5.13 معذورین کا ازدواجی موقف

سلسلہ نشان	ازدواجی موقف	شادی شدہ	غیر شادی شدہ	بیوہ	طلاق شدہ	دیگر	جملہ
1.	مرد	51	102	06	01	05	165
2.	خواتین	37	46	09	03	04	135
	جملہ	124	148	15	04	09	300
		41.33%	49.33%	5%	1.33%	3%	100%
ماخذ: محقق کا سروے							

گراف:5.9 معذورین کا ازدواجی موقف

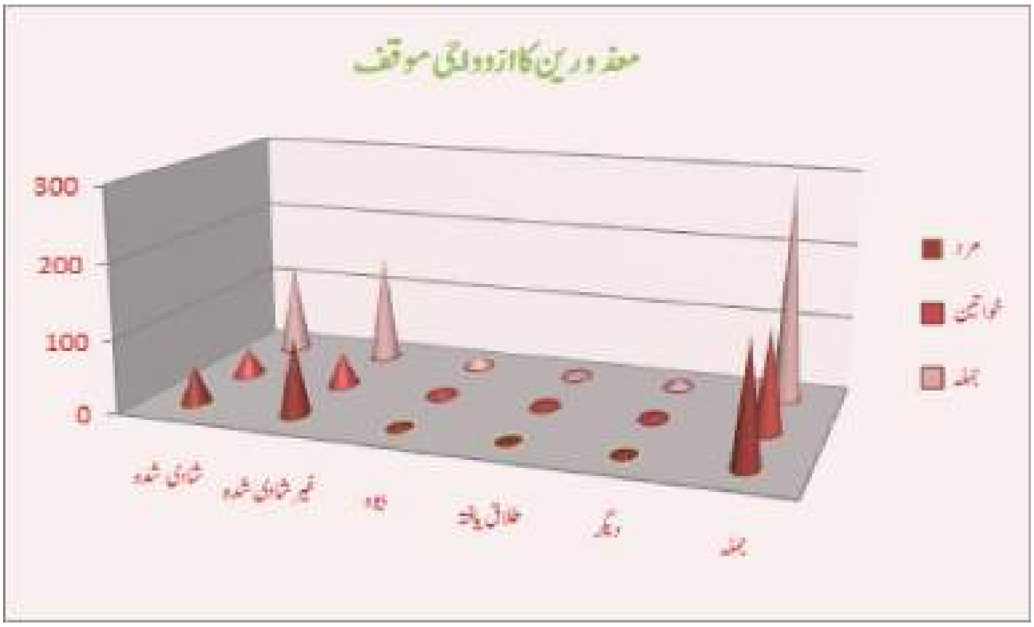

چنندہ نمونوں میں ازدواجی موقف میں شادی شدہ124 ہے جو کہ جملہ %41.33 ہے۔ جن میں 51 مرد اور73 خواتین درج ہیں۔ غیر شادی شدہ148 جو کہ جملہ کا تقریباً%49.33 ہے جن میں 102 مرد اور 46 خواتین شامل ہیں۔ بیوہ میں 15 ہے جو کہ جملہ کا%5 ہیں جس میں مرد06 اور 09 خواتین ہیں۔ طلاق شدہ معذورین بھی سروے کے دوران حاصل کئے گئے جو کہ 04 ہے جملہ کا%1.33 ہے۔ دیگر کا موقف بھی حاصل ہوا ان میں جن کی طلاق نہیں ہوئی لیکن شادی کے بعد واپس کبھی نہیں آئے۔ خواہ مرد ہو یا خواتین ان کا کہنا ہے کہ معذوری کی وجہ سے وہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

معذورین کے اشیاء اور آلات کا موقف

معذورین کو ریاستی حکومت کے ذریعہ اشیاء اور آلات بصارتی' سماعتی اور ہاتھ پیر سے معذور افراد کو دیے جاتے ہیں جسکے متعلق تفصیل کو حسب ذیل جدول میں درج کیا گیا ہے۔

جدول5.14: معذورین کے اشیاء اور آلات کا موقف

سلسلہ نشان	اشیاء آلات	ہاں	فیصد	نہیں	فیصد	جملہ	
1	مرد	153	92.72	12	7.27	165	55%
2	خواتین	114	84.44	21	15.55	135	45%
	جملہ	267	89%	33	11%	300	100%
ماخذ: محقق کا سروے							

گراف5.10: معذورین کے اشیاء اور آلات کا موقف

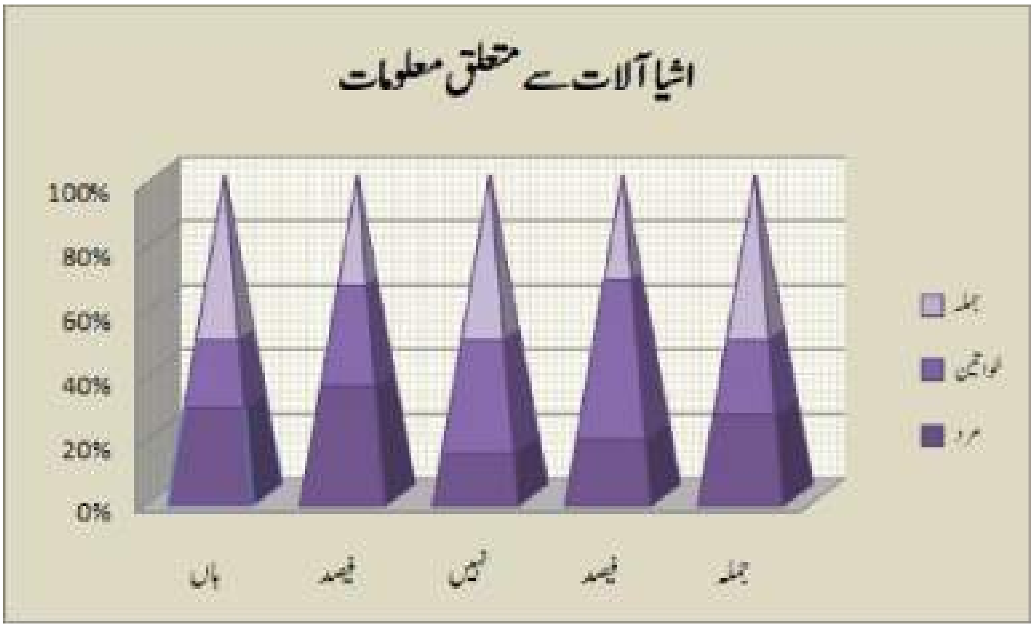

چنندہ نمونوں میں سے اس سوال پر کہ وہ حکومتی اشیاء اور آلات کو حاصل کر رہے ہیں جواب دہندہ میں ہاں کہنے والے 267 ہیں جو کہ جملہ 89% ہے جن میں مرد 92.72% اور خواتین 84.44% شامل ہیں جو کہ مثبت پہلو ہے۔ جب کہ نہیں کہنے والے 33 ہیں جو کہ جملہ 11% ہے جن میں مرد 7.29% اور خواتین 15.55% ہیں۔ چنندہ نمونوں کے مطابق اشیاء اور آلات ضرورت مند معذورین کو دی جاتی ہے لہٰذا انہیں ضرورت نہیں ہے اور بعض جواب دہندوں کا کہنا ہے کہ سالانہ آمدنی کے لحاظ سے بھی یہ نہیں دی جاتی جن کو اشیاء اور آلات حاصل ہیں ان کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ دی جاتی ہے لیکن دیکھ بھال کے لئے ضروری تعاون حکومت کی جانب سے نہیں مل رہا ہے۔

معذورین کو دیے گئے آلات اور اشیاء

معذورین کی سہولیات کی خاطر دیے جانے اشیاء اور آلات کی سربراہی کے متعلق چند نمونوں میں بصارتی معذوری ہاتھ پیر سے معذور اور سماعتی معذور کو لیا گیا ہے اور ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

چنندہ نمونوں میں جملہ 283/300 معذورین کی معلومات درج ہیں۔ کیونکہ باقی 17 معذورین کے والدین کی آمدنی 1 لاکھ سے زائد ہے۔ اس لئے انہیں آلات فراہم نہیں کئے گئے۔ حاصل کردہ چنندہ نمونوں میں بصارتی معذورین میں 04 بریلی شیٹ اور باقی 94 کو یہ تمام اشیاء فراہم کی گئی ہیں۔ سماعتی معذورین میں ......معذوری کے لحاظ سے ضروری اشیاء 25 آڈیو مشین' 13 آڈیو گرام اور 33 دونوں اشیاء فراہم کی گئی ہیں جب کہ ہاتھ پیر سے معذورین کو 78 بیساکھی' 20 وہیل چیئر اور 10 ٹرائی سیکل یہ اشیاء مہیا کی گئی ہیں اور 16 ایسے معذورین بھی شامل تھے جنہیں معذوری سے لیکن کسی اشیاء کی ضرورت نہیں ہے۔

جدول 5.15 معذورین کو دیے گئے آلات اور اشیاء

سلسلہ نشان		بصارتی آلات				سماعتی آلات			جسمانی معذور				ضرورت نہیں	جملہ
		بریلی سیٹ	چھڑی	بریلی کتابیں	یہ تمام	اڈیو مشین	اڈیو گرام	یہ تمام	بیساکھی	وہیل چیئر	ٹرائی سیکل	اشیاء اور آلات		
1.	مرد	04			40	14	08	18	42	11	04		19	165
2.	خواتین				36	11	05	15	36	09	06		14	135
	جملہ	04			84	25	13	33	78	20	10		33	300

ماہانہ وظائف کا موقف

معذورین کو آسرا وظائف کے ذریعہ ماہانہ وظیفہ مقرر کیا گیا ہے۔ محقق نے اس اسکیم کے موقف کے بارے میں تفصیل کو حسب ذیل جدول میں بیان کیا ہے۔

جدول 5.16: ماہانہ وظائف کا موقف

سلسلہ نشان	وظائف	ہاں	فیصد	نہیں	فیصد	جملہ
.1	مرد	163	98.78	02	1.21	165
.2	خواتین	131	97.03	04	2.96	135
	جملہ	294	98%	06	2%	300
ماخذ: محقق کا سروے						

گراف 5.11 ماہانہ وظائف کا موقف

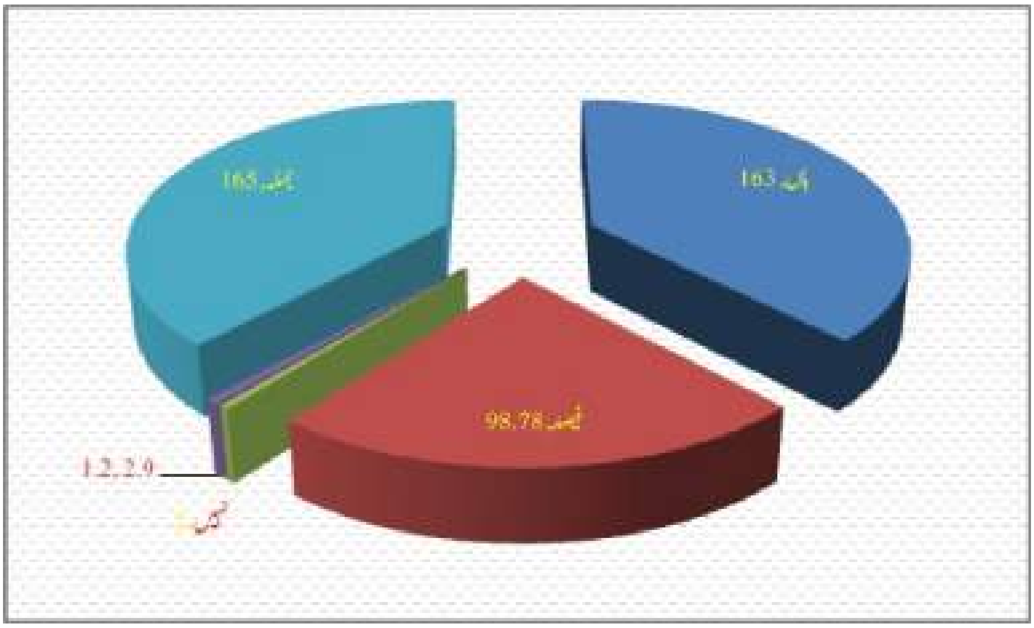

چنندہ نمونوں میں 294 معذورین جو کہ جملہ کا 98% ہے اس اسکیم سے مستفید ہو رہے ہیں جن میں 98.78% مرد اور خواتین 97.03% جب کہ نہیں جواب دہندہ 06 جو کہ جملہ 2% ہے جن میں مرد 1.21% اور خواتین 2.96% شامل ہیں۔ 2% معذورین جو کہ نہیں میں شامل ہیں ان کے پاس SARARAM کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے وظیفہ نہیں ملتا۔

شادی کے ترغیبی انعامات

1. شادی کی ترغیبی انعامات کی اسکیم کے متعلق موقف کے تحت اسکیم سے مستفید معذورین کی تفصیل حسب ذیل جدول میں پیش کی گئی ہے:

جدول 5.17: شادی کے ترغیبی انعامات

سلسلہ نشان	شادی کے ترغیبی انعامات	ہاں	فیصد	نہیں	فیصد	جملہ	
.1	مرد	52	82.53%	11	17.46%	63	41.44%
.2	خواتین	83	93.25%	06	6.74%	89	58.55%
	جملہ	128	84.21%	24	15.78%	152	100%
ماخذ: محقق کا سروے							

گراف 5.12: شادی کے ترغیبی انعامات

چنندہ نمونوں میں شادی کے ترغیبی انعامات حاصل کرنے والے 128 ہیں جو کہ جملہ کا 84.21% فیصد ہے جن میں مرد 82.53% اور خواتین 93.25% شامل ہیں اور نہ حاصل کرنے والوں میں 24 ہے جو کہ جملہ کا 15.78% ہے جن میں مرد 17.46% اور خواتین 6.74% ہیں۔

اسکیم سے مستفید نہ ہونے والے معذورین کا کہنا ہے کہ انہیں اسکیم کا علم نہیں تھا اور یہ اسکیم بین معذورین یعنی معذوری سے معذور کی شادی پر نہیں دی جاتی سروے کے دوران کئی جوڑے ایسے ملے جن میں دونوں کسی نہ کسی معذوری کا شکار تھے۔لہٰذا اس اسکیم کی رہنمایانہ خطوط میں اس مسئلہ کی نوعیت پر غور وفکر کی گنجائش ہے۔

عوامی ادارہ جات میں سہولیات:

بغیر رکاوٹ کے ماحول کے تیئں مرکزی اور ریاستی حکومتی سرگرم طور پر خدمات دینے کے لئے سہولیات فراہم کرتے ہیں۔عوامی مقامات کے عمارتیں' مقامات جیسے ریلوے اسٹیشن' دواخانے' تعلیمی ادارے (اسکولس' کالجس' یونیورسٹی) اور دیگر مقامات میں سہولیات مہیا کی جاتی ہیں لہٰذا اس سے متعلق سوال کے ذریعہ معذورین کے موقف کو معلوم کیا گیا ہے جو کہ حسب ذیل ہے:

جدول 5.18 عوامی اداروں کی عمارتوں کی سہولیات

سلسلہ نشان	سہولیات	ہاں	فیصد	نہیں	فیصد	جملہ
1.	مرد	81	49.09	84	50.90	165
	خواتین	38	28.14	97	71.85	135
2.	جملہ	119	39.66%	181	60.33%	300

گراف 5.13: عوامی اداروں کی عمارتوں کی سہولیات

چنندہ نمونوں میں سے جملہ 56.5% معذور افراد نے ہاں میں اور 43.5% معذور افراد نے نہیں میں جواب دیا ہے۔ جن میں سے ہاں بولنے والے مرد 68.14% اور نہیں بولنے والی خواتین 31.85% ہیں جب کہ نہیں بولنے والے معذور میں 48.27% مرد اور 51.27% خواتین شامل ہیں۔ اس جائزہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نہیں بولنے والے معذور 60.33% زائد ہیں اور اس میں جسمانی اور بصارتی معذورین نے کہا ہے کہ انہیں ان مقامات میں آنے جانے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔

اطلاعاتی ٹکنالوجی استعمال کرنے والے معذورین کا موقف

معذورین کے لئے موجودہ دور میں جتنی اہمیت تعلیم کی ہے اتنی ہی اہمیت اطلاعاتی ٹکنالوجی سے ہم آہنگ ہونے کی ضرورت ہے۔ ٹکنالوجی سے مراد ٹیلی فون، سیل فون، اسمارٹ فون، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہے۔ ان کے استعمال کے ذریعہ وہ معاشرہ میں تیزی سے جڑ سکتے ہیں لہٰذا اس کے متعلق استعمال کے موقف کو مندرجہ ذیل جدول میں درج کیا گیا ہے۔

جدول 5.19 اطلاعاتی ٹکنالوجی استعمال کرنے والے معذورین کا موقف

سلسلہ نشان	اطلاعاتی ٹکنالوجی	ہاں	فیصد	نہیں	فیصد	جملہ	فیصد
.1	مرد	107	64.84	58	35.15	165	55%
	خواتین	69	51.11	66	48.88	135	45%
.2	جملہ	176	58.66%	124	41.33	300	100%
ماخذ: محقق کا سروے							

گراف 5.14: اطلاعاتی ٹکنالوجی استعمال کرنے والے معذورین کا موقف

چنندہ نمونوں میں سے اطلاعاتی ٹکنالوجی کے متعلق جملہ ہاں بولنے والے 58.66% ہے جب کہ جملہ معذورین میں 41.33% نے نہیں کہا ہے۔ استعمال نہ کرنے والوں میں خواتین کی شرح زیادہ 48.88% بہ نسبت مرد معذورین کے جو کہ 35.15% فیصد درج کئے گئے ہیں۔ موجودہ دور میں چونکہ اسمارٹ فون کی دسترس نے اطلاعاتی ٹکنالوجی کو معذورین کی دسترس میں کیا ہے لیکن باوجود اس کے چونکہ چند معذورین اضلاع میں ہیں لہٰذا اس سے ابھی تک دور ہیں۔ حالانکہ حکومت اور غیر سرکاری ادارے ان کو سماجی اختیار کرنے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

امتیاز کے شکار معذورین کا موقف

معذورین کے ساتھ ہو رہے امتیازی سلوک کے سوال پر نمائندوں نے ملا جلا جواب دیا۔ جو کہ حسب ذیل جدول میں پیش کیا گیا ہے۔

جدول 5.20: ریاست تلنگانہ میں چنندہ معذورین میں معذوری کی بنا پر امتیاز کا شکار

سلسلہ نشان	امتیاز	ہاں	فیصد	نہیں	فیصد	جملہ	فیصد
1.	مرد	72	43.63	93	56.36	165	55%
2.	خواتین	69	51.11	66	48.88	135	45%
	جملہ	141	47%	159	53%	300	100%
ماخذ: محقق کا سروے							

گراف 5.15: ریاست تلنگانہ میں چنندہ معذورین میں معذوری کی بنا پر امتیاز کا شکار

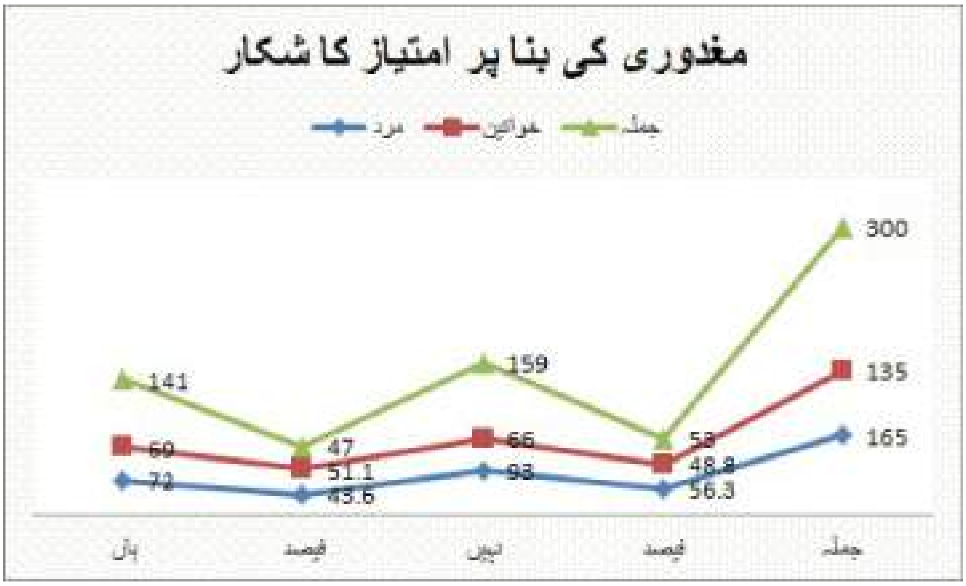

چنندہ نمونوں نے اس سوال پر کہ کیا وہ امتیاز کے شکار ہوتے ہیں انہوں نے کچھ اس طرح جواب دیے جس میں ہاں کہنے والے 141 ہیں جو کہ جملہ کا 47% ہے جس میں 43.63% مرد اور خواتین 51.11% ہے ان کے جواب کے دوران انہوں نے اس کیفیت کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ معذوروں کی بنا پر امتیاز بظاہر نہیں کئی مرتبہ نہیں ہوتا لیکن ان کو فراموش کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر خاندان' گھر' محلّہ اور قریبی لوگ ہی انہیں امتیاز کا شکار بناتے ہیں جس کی وجہ سے وہ گھٹن اور لاچاری محسوس کرتے ہیں۔ خواتین یہ امتیاز کئی مرتبہ محسوس کرتی ہیں۔ وہیں دوسری جانب نہیں کہنے والے معذور نمونے 159 ہے جو کہ جملہ کا 53% ہے جس میں مرد 56.36% اور خواتین 48.88% ہے ان کے مطابق سماج میں انہیں معذوروں کی بنا پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور ضرورت کے لحاظ سے لوگ مدد بھی کرتے ہیں۔ معذوری کی بنا پر انہیں کئی مقامات پر ترجیح دی جاتی ہے کہ ان کے کام یا ضروریات کو پہلے مکمل کیا جائے۔

ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات سے متعلق معذورین کے تاثرات

ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات سے متعلق معذورین کے تاثرات کچھ اس طرح ہیں۔

جدول 5.21 ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات سے متعلق معذورین کے تاثرات

سلسلہ نشان	تاثرات	بہتر	تشفی بخش	غیر تشفی بخش	بہتری کی گنجائش	جملہ
.1	مرد	90	31	11	33	165
.2	خواتین	66	51	06	12	135
	جملہ	156	82	17	45	300
		52%	27.33%	5.66%	15%	100%
ماخذ: محقق کا سروے						

گراف5.16: ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات سے متعلق معذورین کے تاثرات

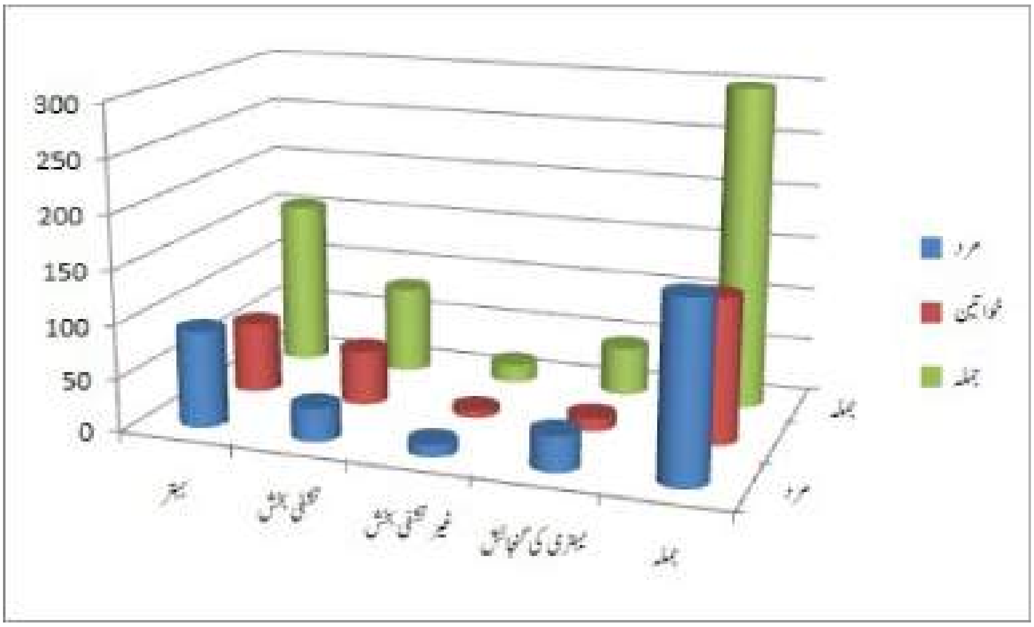

مندرجہ بالا جدول میں ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات کے متعلق معذورین کے تاثرات اخذ کئے گئے۔
جس میں بہتر ماننے والے 156 جو کہ جملہ 52% ہیں جس میں خواتین66 اور مرد 90 ہے۔ تشفی بخش ماننے والے82 جو کہ جملہ کا27.33% ہے جن میں 31 مرداور51 خواتین شامل ہیں۔معذورین جو غیر تشفی بخش کہنے والے 17 ہیں جو کہ جملہ 5.66% کم ہے جس میں 11 مرد اور 6 خواتین ہیں۔اسی طرح وہاں کی سہولیات میں بہتری کی گنجائش کی تعداد45 ہے جو کہ جملہ کا15% ہے جس میں 33 مرداور12 خواتین شامل ہیں۔اس اسکیم کے تاثر میں بہتر کہنے والوں کا فیصد زائد جو کہ ہومس اور ہاسٹلس کی کارکردگی سے متاثر ہے۔

معاشی بازآبادکاری اسکیم کے تاثرات

معاشی بازآبادکاری اسکیم کے تاثرات کچھ اس طرح ہیں۔

جدول5.22: معاشی بازآبادکاری اسکیم کے تاثرات

سلسلہ نشان	ملازمت	بہتر	تشفی بخش	غیر تشفی بخش	مزید گنجائش	جملہ
.1	مرد	81	25	37	22	165

.2	خواتین	74	19	25	17	135
	جملہ	155	44	62	39	300
		51.66%	14.66%	20.66%	13%	100%

گراف 5.17: معاشی بازآبادکاری اسکیم کے تاثرات

چندہ نمونوں نے معاشی بازآبادکاری کے متعلق تاثر میں سب سے زائد بہتر کہنے والے 155 نے جو کہ جملہ 51.66% ہے جن میں 81 مرد اور 74 خواتین شامل ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ اس اسکیم کے ذریعہ معذورین خود کو آزاد اور بااختیار محسوس کر سکتے ہیں۔ تشفی بخش کہنے والے 44 ہیں جو کہ جملہ کا 14.66% ہیں جس میں 25 مرد اور 19 خواتین ہیں۔ غیر تشفی بخش کہنے والے 62 ہیں جو کہ جملہ 20.66% ہے جس میں 37 مرد اور 25 خواتین شامل ہیں۔ غیر تشفی بخش کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ کارروائی میں وقت درکار ہوتا ہے اور اثر ورسوخ رکھنے والی سیاسی جماعت کے ممبران بھی تعاون نہیں کرتے۔ مزید گنجائش کہنے والے 39 ہیں جو کہ 13% ہے جس میں 22 مرد اور 17 خواتین ہیں۔ ان کے مطابق اسکیم کی رقم کو حاصل کرنے کا مرحلہ اور کارروائی میں رکاوٹیں درپیش ہیں۔ ضروری دستاویزات اور دیگر ضروریات کے لئے دیگر افراد خاص کر خاندان کے افراد ساتھ نہیں دیتے جو کہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔

شادی کی ترغیبی انعامات

شادی کی ترغیبی انعامات کے متعلق تاثرات کچھ اس طرح ہیں و۔

جدول5.23: شادی کی ترغیبی انعامات کے تاثرات

سلسلہ نشان	جنس	بہتر	تشفی بخش	غیر تشفی بخش	مزید بہتری کی گنجائش	جملہ
.1	مرد	76	40	28	21	165
.2	خواتین	63	26	19	27	135
	جملہ	139	66	47	48	300
		46.33%	22%	15.66%	16%	100%
ماخذ: محقق کا سروے						

گراف5.18: شادی کی ترغیبی انعامات کے تاثرات

چنندہ نمونوں میں بہتر کی حمایت کرنے والے 139 ہیں جو کہ جملہ کا %46.33 ہے جن میں 76 مرد اور 63 خواتین ہیں۔ تشفی بخش کہنے والے معذورین میں 66 ہے جو کہ جملہ کا %22 ہے اس میں مرد 40 اور

خواتین 26 کے جواب حاصل کئے گئے۔ غیر تشفی بخش 47 نے کہا جو کہ جملہ 15.66% ہے جس میں 28 مرد اور 19 خواتین شامل ہیں۔ مزید بہتری کی گنجائش ہے کہنے والے 46 ہیں جو کہ جملہ 16% ہے جن میں 21 مرد اور 27 خواتین شامل ہیں۔ اس اسکیم کے تاثرات کے ملے جلے تاثرات حاصل ہوئے بہتر اور تشفی بخش کہنے والے تو رقم اور ہدایات سے مطمئن ہیں جب کہ غیر تشفی بخش اور مزید گنجائش کہنے والوں کا ماننا ہے کہ اس اسکیم میں معذور افراد سے شادی کو بھی ترغیب دی جانی چاہئے۔ کیونکہ اتنی سہولیات کیوں نہ فراہم کی جائے معاشرہ میں عام افراد کے مماثل معذورین کی عزت ووقار کو تحفظ دینا ایک مشکل مرحلہ ہے۔ خاص طور پر معذور خواتین کے لئے شادی ایک تحفظ ہے جو خاندان اور نئے معاشرہ سے جوڑتی ہے۔ لہٰذا اپنی آزادی اور حقوق کے لئے اسے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔

محکمہ معذورین کے ادارہ جات

معذورین کے لئے کام کررہے محکمہ جات کے متعلق معذورین کے تاثرات کو مندرجہ ذیل جدول میں بیان کیا گیا ہے۔

جدول 5.24: محکمہ معذورین کے ادارہ جات کے تاثرات

سلسلہ نشان	ادارہ جات کے متعلق تاثرات	بہتر	تشفی بخش	غیر تشفی بخش	مزید بہتری کی گنجائش	جملہ
1.	مرد	52	38	49	26	165
2.	خواتین	47	22	28	38	135
	جملہ	99	60	77	64	300
		33%	20%	25.66%	21.33%	100%
ماخذ: محقق کا سروے						

گراف 5.19 محکمہ معذورین کے ادارہ جات کے تاثرات

چنندہ نمونوں میں بہتر کہنے والے 99 جو کہ جملہ 33% ہے جس میں مرد 52 اور خواتین 47 ہیں۔ ان کے مطابق بہتر ہی کہا جا سکتا ہے جب کہ تشفی بخش 60 نمونے ہیں جو کہ جملہ کا 20% ہے جس میں 38 مرد اور 22 خواتین شامل ہیں۔ ان کے حساب سے کسی حد تک وظائف اور تعلیمی مواقع کے ذریعہ مطمئن خدمات موصول ہیں۔ غیر تشفی بخش معذور میں 77 نمونے جو کہ جملہ کا 25.66% ہے جن میں مرد 49 مرد اور 28 خواتین شامل ہیں۔ اس طرح مزید بہتری کی گنجائش کہنے والے نمونے 64 ہے جو کہ جملہ کا 21.33% ہے جن میں مرد 26 اور خواتین 38 شامل ہیں۔ غیر تشفی بخش اور مزید بہتری کی گنجائش کے اعداد و شمار میں اختلاف ہے لیکن ......کا موضوع یہی رہا کہ محکمہ اداروں میں ان کے ساتھ بہتر سلوک بہتر نہیں ہوتا کاموں کے لئے انہیں انتظار کرنا پڑتا ہے اور یہ معذورین ان مقاموں پر خود کو بے بس محسوس کرتے ہیں جو کہ غور و فکر کا مسئلہ ہے۔

آسرا وظائف

آسرا وظائف جو کہ سماج کے کمزور ضرور مند طبقات کو دیے جاتے ہیں ان میں معذورین کو بھی بلحاظ عمر و جنس کے یہ وظائف دیے جاتے ہیں جس کے متعلق تاثرات معذورین کے کچھ اس طرح ہیں:

جدول 5.25: آسرا وظائف کے تاثرات

سلسلہ نشان	آسرا وظائف	بہتر	تشفی بخش	غیر تشفی بخش	مزید بہتری کی گنجائش	جملہ
1.	مرد	92	28	29	16	165
2.	خواتین	68	43	12	12	135
	جملہ	160	71	41	28	300
		53.33%	23.60%	13.66%	9.33%	100%

ماخذ: محقق کا سروے

گراف 5.20: آسرا وظائف کے تاثرات

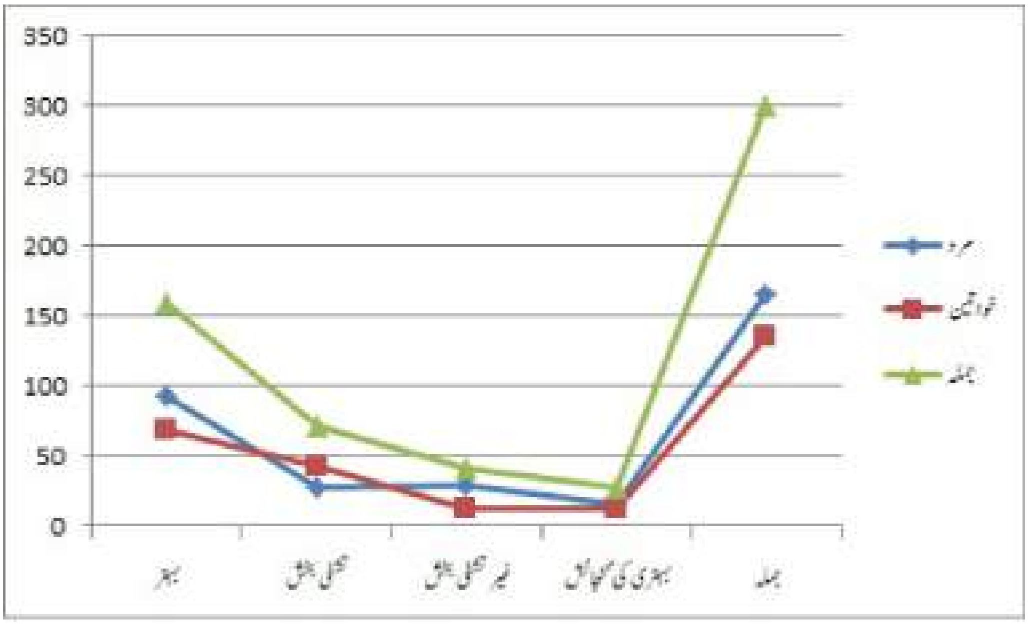

چنندہ نمونوں میں آسرا وظائف کے متعلق تاثرات میں بہتر ماننے والے 160 ہیں جو کہ جملہ 53.33% کا ہے جس میں مرد 92 اور خواتین 68 ہیں جو کہ بہتر تاثر کو پیش کرتا ہے اس کے مطابق سماج میں وہ حکومت ان کے روزمرہ کی ضروریات کے پیش نظر جو رقم بطور وظیفہ فراہم کرتی ہے وہ بڑی حد تک ان کے لئے فائدہ بخش ہے۔ تشفی بخش کہنے والے 71 نمونے جو کہ جملہ کا 23.66% ہے۔ جس میں 28 مرد اور 93 خواتین شامل ہیں۔ جب کہ غیر

تشفی بخش کہنے والے 41 ہیں جو کہ جملہ کا 13.66% ہے جن میں مرد 29 اور خواتین 12 ہیں ان کے حساب سے ان رقومات میں مزید مہنگائی کے لحاظ سے اضافہ کیا جانا چاہیئے۔ کچھ معذورین کا یہ بھی ماننا ہے کہ صرف خاندانی ضروریات بھی مرد معذورین کے حصے میں آتی ہیں ایسے میں وظائف میں خاندانوں کی صورتحال کا بھی جائزہ لینا چاہیئے۔ مزید بہتری کی گنجائش کے ماننے والے 28 نمونے ہیں جو کہ جملہ کا 9.33% ہے جن میں مرد 16 اور خواتین 12 ہیں۔ ان کی فکر کا موضوع یہ ہے کہ رقم موجودہ مہنگائی اور ضروریات کو پورا کرنے میں ناکافی ثابت ہوتی ہے لہٰذا اس ضمن میں اور بہتر کام کیے جائے۔

معذورین کو دیے جانے والے اشیاء اور آلات

ریاستی حکومت کی جانب سے دی جانے والی اشیاء اور آلات کے متعلق تاثرات جو حاصل کئے گئے وہ مندرجہ ذیل جدول میں درج کئے گئے ہیں:

جدول 5.26: معذورین کو دیے جانے والے اشیاء اور آلات کے تاثرات

سلسلہ نشان	فیصد	بہتر	تشفی بخش	غیر تشفی بخش	مزید بہتری کی گنجائش	جملہ
1.	مرد	78	41	21	25	165
	خواتین	68	39	11	17	135
2.	جملہ	146	80	32	42	300
		48.66%	26.66%	10.66%	14%	100%

ماخذ: محقق کا سروے

گراف 5.21: معذورین کو دیے جانے والے اشیاء اور آلات کے تاثرات

چنندہ نمونوں میں بہتر کہنے والے 146 معذورین نمونے ہیں جو کہ جملہ کا 48.66% زیادہ ہے جن میں 78 مرد اور خواتین شامل ہیں ان کے حساب سے ضرورت کے لحاظ سے دی جانے والی اشیاء اور آلات کی امداد ان کے لئے بڑی حد تک مثبت ثابت ہو رہی ہے ان کے استعمال کے ذریعہ اگر عوام کے شانہ بہ شانہ زندگی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ تشفی بخش معذورین میں تقریباً 80 ہے جو کہ جملہ کا 26.66% ہے جس میں 41 مرد اور 39 خواتین شامل ہیں ان کے لحاظ سے یہ ضروری اشیاء اور آلات کے ذریعہ بہت سے روزانہ کاموں میں بڑی مدد بھی ملتی ہے جب کہ غیر تشفی بخش کہنے والے معذورین بھی 32 ہیں جو کہ 10.66% کم حصہ ہے جن میں مرد 21 اور 11 خواتین سے ان کے مطابق اشیاء اور آلات کی سربراہی ہوتی ہے لیکن ان کی دیکھ بھال کے لئے کئی مرتبہ مسائل پیش آتے ہیں۔ اور اسی طرح مزید بہتری کی گنجائش رکھنے والے معذورین نمونے 42 ہیں جو کہ جملہ کا 14% ہے جن میں مرد 25 اور خواتین 17 ہیں۔ انہوں نے مسائل بتاتے ہوئے کہا ہے کہ اشیاء اور آلات کی خرابی کی ضرورت میں درست کروانے میں مسائل درپیش ہیں محکمہ اور دیگر امدادکار افراد ان کی مرمت کے لئے ان کا تعاون نہیں کرتے۔ لہٰذا مرمت اور دیکھ ریکھ کے لئے کچھ کیا جانا چاہئے۔

معذورین کے فلاحی پروگرامس

ریاستی حکومت کے متعلق تاثرات کے ذریعہ پروگراموں اوراسکیموں کی عمل آوری کے دوران مسائل اور ان کی خدمات کومعلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کی تفصیل حسب ذیل جدول میں درج کی گئی ہے۔

جدول 5.27: معذورین کے فلاحی پروگرامس کے تاثرات

سلسلہ نشان	فلاحی پروگرامس	بہتر	تشفی بخش	غیر تشفی بخش	مزید بہتری کی گنجائش	جملہ
.1	مرد	92	47	11	15	165
.2	خواتین	69	41	17	08	135
	جملہ	161	88	28	23	300
		53.66%	29.33%	9.33%	7.60%	100%

گراف 5.22: معذورین کے فلاحی پروگرامس کے تاثرات

ریاستی حکومت کے پروگراموں اوراسکیموں کے متعلق تاثرات بھی معذورین کے ملے جلے تاثر کو پیش کیا گیا ہے مثلاً بہتر کہنے والے 161 ہیں جو کہ 53.66% ہے۔ جن میں مرد 92 اور 69 خواتین شامل ہیں جب کہ تشفی بخش کہنے والے معذورین 88 ہیں جو کہ جملہ کا 29.33% ہے جن میں مرد 47 اور خواتین 41 شامل ہیں۔ ان دونوں کے

تاثرات کے درمیان اطمینان کا پہلو یہ ہے کہ ان معذورین کو حکومت کی بنیادی اسکیموں اور پروگراموں سے شناسائی ہے اوراس سے استفادہ کرنے کیلئے زندگی میں کئی مسائل سے دور ہو چکے ہیں اور دوسری جانب غیر تشفی بخش کہنے والے 28 ہیں جو کہ جملہ کا 9.33% ہے جس میں مرد 11 اور خواتین 17 ہیں۔ اوراسی طرح مزید بہتری کی گنجائش کہنے والے معذورین نمونے 23 ہیں جو کہ جملہ کا 7.66% ہے جن میں 15 مرد اور 8 خواتین شامل ہیں۔ ان کے مطابق بنیادی اسکیموں کے علاوہ کئی دیگر اسکیمات سے ان کو واقفیت نہیں ہے ان کے مطابق ان پروگراموں اور اسکیموں کی تشہیر کی جائے اور سماج کے اہم مقامات ادارہ جات کے ذریعہ معذورین کی دسترس میں لایا جائے۔

معذورین کے امتیاز سے متعلق تاثرات

معذوری کی بنا پر ہونے والے امتیاز کے متعلق تاثرات کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ملے جلے تاثرات دیے۔ جس میں (Stigma) (داغ، پٹہ، بدنامی) اس پیرائے میں معذورین میں 36 جو کہ جملہ 12% ہے جن میں مرد 12 اور خواتین 24 ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ وجود کو گھر اور سوسائٹی کے لئے داغ محسوس کرتے ہیں کیونکہ دیگر افراد کے مماثل ضروری کام انجام نہیں دے پاتے اور مجبوری کی وجہ مسائل کا شکار رہتے ہیں۔

جدول 5.28: معذورین کے امتیاز سے متعلق تاثرات

شمار	جنس	داغ یا دھبہ	امتیاز	احساس کمتری	یہ تمام	دیگر	جملہ
.1	مرد	12	69	62	22		165
.2	خواتین	24	58	35	18		135
	جملہ	36	127	97	40		300
		12%	42.33%	32.33%	13.33%		100%

ماخذ: محقق کا سروے

گراف 5.23: معذورین کے امتیاز سے متعلق تاثرات

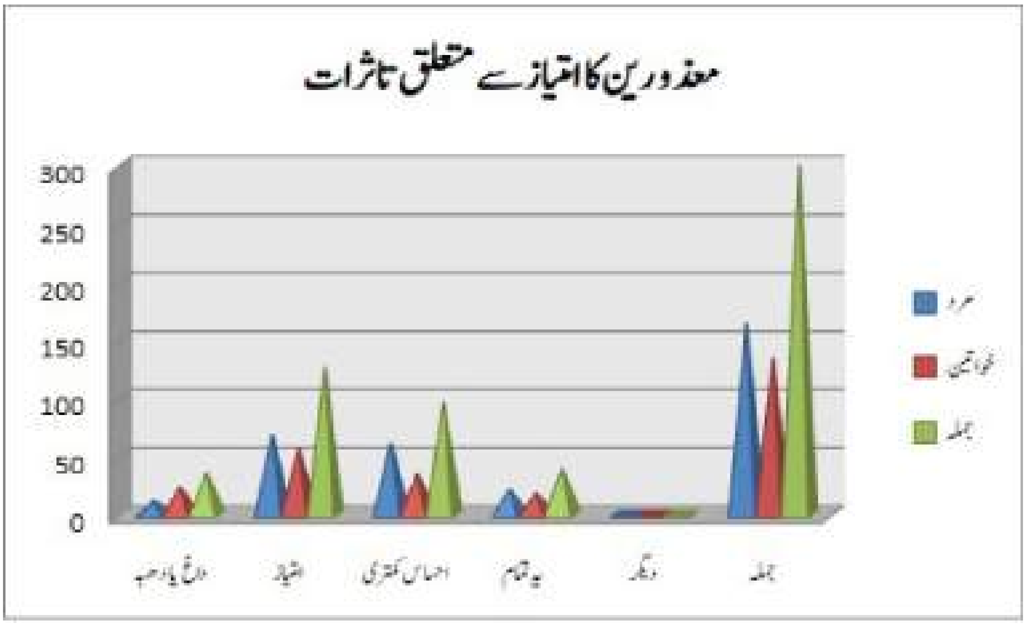

1. امتیاز کے جواب دہندہ نمونے 127 ہیں جو کہ جملہ کا 42.33% ہے جن میں مرد 69 اور خواتین 58 شامل ہیں۔ انہوں نے بھی یہ کہا ہے کہ معذوری کی وجہ سے لاچاری محسوس ہوتی ہے لہٰذا چونکہ وہ کام نہیں کر سکتے خاموش اپنے آپ میں فکر میں لاحق ہو جاتے ہیں۔ خود کو معاشرہ سے دور رکھتے ہیں۔
2. امتیاز کا شکار ہونے والوں کا کہنا ہے کہ مسابقتی دور میں انہیں مواقع حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے مواقع کے متعلق معلومات حاصل نہیں ہوتیں اور اگر ہوتی ہیں تو ان کی دسترس سے دور ہوتے ہیں خاص طور پر معذور خواتین اس کو زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے۔
3. ڈپریشن کا شکار 97 ہیں جو کہ جملہ کا 32.33% ہے جن میں مرد 62 اور خواتین 35 شامل ہیں۔
4. یہ تمام مطلب داغ (صدمہ)، امتیاز اور ڈپریشن سے جڑے معذورین بھی 40 ہے جو کہ جملہ 13.33% ہے جن میں 22 مرد اور 18 خواتین ہیں ان کے حساب سے معذوری بڑھتی ہوئی عمر اور ذریعہ آمدنی کی کمی، ضروری اشیاء عدم دستیابی کی وجہ سے ان تمام کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

تحقیق کے ذریعہ معذورین کے پیش کردہ سفارشات

سوالنامے سے حاصل کردہ معذور چنندہ نمونوں کے جائزہ کے دوران جو اہم نکات اخذ کئے گئے اس کے متعلق چند سفارشات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ معذورین کے تعلیمی اور سماجی حالات میں مزید سدھار کی گنجائش ہے۔

☆ SADARAM کارڈ کے کیمپ کے انعقاد نہ ہونے پر آن لائن رجسٹریشن کی بھی سہولیات فراہم کی جائیں۔

☆ معذور خواتین کے لئے علیحدہ اسکیم یا پروگرام درکار ہے۔

☆ معاشرہ میں سب سے زیادہ امتیاز گھریلو اور خاندانی سطح پر ہوتا ہے۔لہٰذا افراد خاندان کو ورکشاپ کے ذریعہ معذورین کے ساتھ بہتر سلوک کے لئے ہدایات اور شعور بیدا کیا جائے۔

☆ ریاستی حکومت میں معذورین کی مختلف اسکیموں اور پروگراموں کے متعلق معذورین میں شعور بیداری کی مہم چلائے۔

☆ ضرورت مند معذورین کے لئے Helpline فراہم کی جائے جس کے استعمال سے وہ اپنی ضروریات اور مسائل کے متعلق مدد حاصل کرسکیں۔

☆ عوامی مقامات اور ادارہ جات میں سہولیات فراہم کی جائیں۔

☆ معذورین کے وظائف کو راست طور پر بینکوں سے منسلک کیا گیا لیکن وہ ماہانہ وظائف حصول میں دقتیں محسوس نہ کررہے ہیں کیونکہ بائیومیٹرک کا سسٹم ہے لہذا اس ضمن میں کام کیا جائے۔

☆ ریاستی حکومت کے ذریعہ فلاح و بہبود کے پروگراموں کے ساتھ شعور بیداری اور معذورین کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق آگاہی فراہم کی جائے۔

خلاصہ

اس باب میں معذورین کے فلاحی پروگراموں کے موقف اور تاثرات کو ریاست تلنگانہ کے تین اضلاع حیدرآباد، محبوب نگر اور نظام آباد سے حاصل کیا گیا ہے۔ دوران مطالعہ محقق نے کئی اہم مشاہدات پر بھی غور کیا۔ مشاہدے کے دوران یہ پتہ چلتا ہے کہ معذورین کو محض پروگراموں اور اسکیموں کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں مدد کے ساتھ حسن سلوک، اپنائیت اور ہمدردانہ رویہ درکار ہے۔ چونکہ یہ معذورین اپنی رکاوٹوں، تحدیدات کی وجہ سے ہمیشہ

معاشرے سے خود کو الگ تھلگ رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان کے لئے مناسب خوشگوار ماحول کی فراہمی دراصل معذورین کی ترقی میں سب سے کلیدی تقاضہ تصور کیا گیا۔

اس مطالعہ میں معذورین کی نجی معلومات، خاندانی موقف اور پروگراموں اور اسکیمات کے تاثرات کا جائزہ لیا گیا۔ محقق نے یہ اخذ کیا ہے کہ پروگراموں اور اسکیموں کے متعلق شعور کی کمی معذوری کی ہر قسم اور ہر عمر کے معذورین کا مسئلہ ہے۔ اس کی اہم وجہ افراد خاندان اور معاشرہ کا تعاون نہ ہونا ہے۔ اسکیمات اور پروگراموں کے حصول کے لئے وقت، دستاویزات اور تعاون ضروری ہے لہٰذا کئی معذورین خواہ مرد ہو یا عورت دشواری محسوس کرتے ہیں۔

محقق کے مطالعہ کے دوران یہ مشاہدہ بھی سامنے آیا ہے کہ ہومس اور ہاسٹل برائے معذورین میں رہنے والے معذورین خود کو بہتر ماحول میں محسوس کرتے ہیں۔ بہ نسبت وہ جو خاندان کے ساتھ رہتے ہیں اس کی اہم وجہ سلوک ہے چونکہ معذورین اور عام فرد کے درمیان گھر، خاندان، معاشرہ میں امتیاز کیا جاتا ہے جب کہ ہاسٹلس اور ہومس میں رہنے والے سبھی خود کو یکساں محسوس کرتے ہیں۔ یہ جائزہ ہمیں معذورین کے ساتھ ہو رہے امتیاز کی جانب توجہ کو مرکوز کرتا ہے۔

ریاستی حکومت کی جانب سے تعلیمی وظائف، ماقبل میٹرک، مابعد میٹرک وظائف، ضروری اشیاء اور آلات، کتابیں، شادیوں کی ترغیبی انعامات معاشی باز آبادکاری، عوامی مقامات پر سہولیات اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کا استعمال شامل ہیں اس سے متعلق اقدامات کیے جارہے ہیں لیکن وہی معذور طبقہ ان سے مستفید ہو رہا ہے۔ جاپان کا ماحول معذورین سے مطابقت رکھتا ہو۔ جو کہ ایک غور کا پہلو ہے اس کے علاوہ معذورین کو ان کے حقوق اور قوانین کے متعلق بھی جانکاری نہیں ہے۔ بیشتر اسکیمیں اور پروگرامس محقق کے سوالنامہ کے ذریعہ ان کے علم تک آئے۔

معذورین کے دیے جانے والے آلات اور اشیاء کے مطابق معذورین کا کہنا ہے کہ وہ وہ آلات ایک مرتبہ فراہم کئے تو گئے لیکن اس کی دیکھ ریکھ اور مرمت کے لئے انہیں مشکلات درپیش ہیں۔

شادی کے ترغیبی انعامات عام افراد کے ساتھ شادی کی صورت دی جاتی ہے لیکن معذورین کا کہنا ہے کہ کچھ افراد محض انعام کی لالچ میں شادی کرتے ہیں اور پھر بغیر بتائے دوری اختیار کر لیتے ہیں۔ محقق نے مرد اور خواتین معذورین سے اس مسئلہ کو حاصل کیا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ معذوری میں یہ انعام دیا جائے بلکہ مزید اضافہ رقم کر کے دیا جائے تاکہ وہ بہتر زندگی گذار سکیں۔ چونکہ معذورین کا جوڑا ایک ہی طرح کی نفسی کیفیات سے گذر رہا

ہوتا ہے جو کہ ایک قابل غور ذکر ہے معذورین کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا جائے تا کہ وہ عام انسانوں کے بغیر کسی بھی انسانی مدد یا سہارے کے خود سے حمل ونقل کر سکیں۔اس پہلو یہ اس بات پر غور کیا جانا چاہئے کہ کئی بصارتی ' ہاتھ پیر اور سماعتی رگویائی معذورین اپنی اندرونی صلاحیتوں کے پیش نظر آسانی سے بسیس ریلوے اور دیگر حمل ونقل کے ذرائع کا بہتر استعمال کر رہے ہیں۔

مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ ریاستی حکومت کی اسکیمیں اور پروگراموں کی کارکردگی بہتر ہے لیکن معذورین کے عزت نفس اور حقوق اور وقار کے لئے اور بہتر حکمت عملی کی گنجائش ہے۔سماجی دھارے سے جوڑنے کے لئے سماج میں شعور اور تعلیم کو بیدار کرنا لازمی تقاضہ ہے۔اس باب میں محقق نے چند سفارشات کو بھی پیش کیا ہے جو کہ مطالعہ کے دوران غور وفکر کا مرکز رہے۔

☆☆☆☆☆

حواشی

1. Das. PC., Financial Inclusion of the differently abled, youjna, may, 2016, p 13
2. http://en-wikipedia.org/wiki/hyderabad_india
3. Rekha, Rani, T., Lakes of hyderabad: Transformation of Common property to private property, department of regional studies, Hyderabad University, 1999, p 31
4. عبدالقیوم، ڈاکٹر، حیدرآباد عالمی شہر سہولتیں؟ روزنامہ سیاست، جنوری 2011، سنڈے ایڈیشن، ص5
5. www.hyderabad.ap.gov.in
6. ایضاً
7. Census of India 2011
8. اکبر، محمد، ریاست آندھراپردیش میں بچہ مزدور کا مطالعہ: بچوں کے حقوق، فلاح و بہبود اور تحفظ کے تناظر میں: تلنگانہ کے خصوصی حوالہ سے'' پی ایچ ڈی، شعبہ نظم و نسق عامہ، مانو، حیدرآباد، ص
9. https;//en.m.wikipedia.org/wiki/mahabubagar
10. ایضاً
11. محولہ 7
12. http://nizambad.Telangana.gov.in/about-district/history
13. محولہ 7
14. عبدالقیوم، ڈاکٹر، سماجی تحقیق کے طریقے، نصاب پبلشر، 2010 ص189

فلاحی پروگرامس برائے معذورین۔
ریاست تلنگانہ کا ایک مطالعہ

Welfare Programmes for Disabled Persons -
A Study of Telangana State

تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی
شعبہ نظم ونسق عامہ

محقق

فرحت سلطانہ

نگران تحقیق

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ
پروفیسر، نظم ونسق عامہ و پرووائس چانسلر

شعبہ نظم ونسق عامہ۔اسکول آف آرٹس اینڈ سوشیل سائنس
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

2022ء

اقرارنامہ

میں فرحت سلطانہ اقرار کرتی ہوں کہ یہ تحقیقی مقالہ بعنوان **''فلاحی پروگرامس برائے معذورین۔ریاست تلنگانہ کا ایک مطالعہ''** اسکول آف آرٹس اینڈ سوشیل سائنس کے شعبہ نظم نسق عامہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی سند کے حصول کے لئے پیش کیا جارہا ہے، یہ میرا اپنا تحقیقی کام ہے۔مقالہ نہ تو پہلے کبھی شائع ہوا اور نہ ہی کسی جامعہ یا ادارے میں ڈگری یا ڈپلوما کے حصول کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

مقام: حیدرآباد

تاریخ:

تحقیق کار

فرحت سلطانہ

رول نمبر: **A161453**

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
گچی باؤلی حیدرآباد تلنگانہ۔32

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ فرحت سلطانہ ولد محمد خواجہ معین الدین نے اپنا تحقیقی مقالہ بعنوان **''فلاحی پروگرامس برائے معذورین۔ریاست تلنگانہ کا ایک مطالعہ''** میری راست نگرانی میں تحقیق کے اصولوں کے مطابق مکمل کیا ہے۔

لہٰذا میں انہیں نظم ونسق عامہ میں پی ایچ ڈی (Ph.D) کی سند کے حصول کے لئے مقالہ ہذا کو نظم ونسق عامہ، اسکول آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسس، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں داخل کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

نگران کار

مقام: حیدرآباد

تاریخ:

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ

پروفیسر، شعبہ نظم ونسق عامہ و پرو وائس چانسلر

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی حیدرآباد تلنگانہ۔32

کلمات تشکر

اس تحقیقی مقالہ کی تکمیل کیلئے میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ادباً سجدہ شکرادا کرتی ہوں، جس نے مجھے اس مقالہ کی تکمیل کا حوصلہ عطا فرمایا۔اس کے بعد میں اپنے شعبہ کے صدر ڈاکٹر کنیز زہرا، پروفیسرس اور دیگر اساتذہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنے مقالہ کی تکمیل کیلئے اپنے مفید مشوروں سے نوازا، خصوصاً ڈاکٹر سید نجی اللہ صاحب اسسٹنٹ پروفیسر کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس مقالہ کی تکمیل کیلئے مدد وحوصلہ افزائی کی اور ضروری وقت پر رہنمائی بھی کی۔

اس مقالہ کی تکمیل کیلئے میرے نگران کار پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ، پروفیسر شعبہ نظم ونسق عامہ و پرووائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کی خصوصی شکر گذار ہوں۔جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے اس تحقیقی موضوع کے انتخاب میں نہ صرف میری مدد کی بلکہ مجھے اپنی نگرانی میں اس مقالہ پر تحقیقی کام کرنے کا موقع دیا، میری ضروری رہنمائی اور تربیت کی مواد کی ترتیب حصول وتجزیہ میں میری مدد کی، اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔جس کے بغیر اس مقالہ کو تکمیل کرنا میرے لئے ناممکن تھا۔

میں اس مقالہ کی تکمیل کیلئے سنٹرل لائبریری مانو کے ڈپٹی لائبریرین وانچارج اور ان کے عملہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جن کے مدد وتعاون سے مجھے مقالہ کو مکمل کرنے میں آسانی ہوئی۔

میں تلنگانہ کے محکمہ فلاح و بہبود معذورین ومعمرین کے اسٹینٹ ڈائریکٹر اور وہاں کے عملہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔جن سے مواد دستیاب ہوسکا۔اور تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹو کارپوریشن کے عملہ اور خاص کر سریندر سر کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔میرے سروے میں تعاون کرنیوالے چنندہ حیدرآباد کے معذورین کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرتی ہوں اور خاص کر محبوب نگر کے چیتنیہ وکلانگولا حقولا ویدیکا کے عبدالساجد صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اسکے ساتھ ساتھ نظام آباد کے چیتنیہ وکلانگولا حقولا ویدیکا کی جانکی میڈم کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔جن کی مدد سے میری ابتدائی مواد کے حصول کا مرحلہ ممکن ہوا۔

میں ترجمہ کے لئے نور عارفین اور سید نوید کا بھی شکرایہ ادا کرتی ہوں۔آخر میں، اپنے افراد خاندان خصوصاً میرے والد الحاج محمد خواجہ معین الدین صاحب اور والدہ مرحومہ ماجدہ بیگم کی دل کی گہرائیوں سے مشکور ہوں کہ انہوں نے کام کی تکمیل کیلئے اپنی دعاؤں اور تحریک سے مجھے نوازا۔میں اپنی بہنوں اور بہنوئی کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں اور میرے برادر محمد اظہر الدین اور ان کی اہلیہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس مقالہ کی ترتیب وتکمیل میں میری مدد کی۔ افرا امرین کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتی جن کی بھر پور مدد کی بناء پر میں اپنے تحقیقی کام کو مکمل کرسکی۔

میں شعبہ کے ساتھیوں ڈاکٹر محمد اکبر، ڈاکٹر احمدی بیگم، (ڈاکٹر) شیخ حاجی حسین، پی ایچ پی اسکالر صدرہ متین اور محمد جیلانی کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے مواد اکٹھا کرنے اور مقالہ کی تکمیل میں میری ضروری رہنمائی کی۔ اسکے علاوہ اپنے دیگر ساتھیوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ بلا آخر میں ان تمام افراد کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے دانستہ اور غیر دانستہ طور پر میرے مقالہ کی تکمیل میں رول ادا کیا۔

فرحت سلطانہ

شعبہ سیاسیات و نظم و نسق عامہ، مانو

رول نمبر A161453

ابواب کی فہرست

شمار	باب نمبر	ابواب کا نام	صفحہ نمبر
1	باب1	ابتدائیہ ***Introduction***	1-30
2	باب2	ریاست تلنگانہ میں ادارہ جات اور محکمہ جات برائے معذورین *Institutions and Organizations for the Disabled Persons in Telangana State*	31-78
3	باب3	ریاست تلنگانہ میں قوانین اور فلاحی پروگرامس برائے معذورین *Legal Framework and Welfare Programmes for Disabled Person in Telangana State*	79-136
4	باب4	ریاست تلنگانہ میں معذورین کی فلاحی پروگراموں کی عمل آوری کا جائزہ *Implementation of Welfare Programmes for the Disabled Perons - An Analysis*	137-174
5	باب5	ریاست تلنگانہ میں فلاحی پروگراموں پر معذورین کے تاثرات *Perceptions of Disabled Persons on their welfare Programmes in Telangana State*	175-216
6	باب6	اختتامیہ *Conclusion*	217-231
7		کتابیات *Bibliography*	233-247
8		ضمیمہ جات *Apendex* سوالنامہ اردو *Questionnaire Urdu* سوالنامہ انگریزی *Questionnaire English* ریاست تلنگانہ حقوق برائے معذورین (اصول) 2018	

جدول کی فہرست

شمار	جدول نمبر	جدول	صفحہ نمبر
1	3.1	ADIPاسکیم کے تحت امداد کی مقدار اور آمدنی کی حد	93
2	3.2	ہاسٹلس برائے معذورین	98
3	3.3	ہومس برائے معذورین(Homes for disabled persons)	99
4	3.4	اقامتی مدارس برائے بصارتی ؍سماعتی معذورین	100
5	3.5	ہومس ہاسٹلس اور اقامتی مدارس میں دی جانے والی سہولیات	101
6	3.6	ماقبل میٹرک طلباء کے الاؤنس	102
7	3.7	:مابعد میٹرک وظائف برائے معذورین	103
8	3.8	معذورین کو منظور کردہ امتحانات میں رعایتیں	104
9	3.9	ذمہ دار عہدیداران کی تفصیل	105
10	3.10	معاشی باز آبادکاری اسکیم کی تفصیل	106
11	3.11	گاڑی کی قسم(Type of vehicle)	108
12	3.12	روزگار میں 3 فیصد تحفظات	112
13	3.13	امدادی آلات اور مصنوعی اعضا	114
14	3.14	A۔مصنوعی اعضاء سے متعلق امداد Prosthetic Aids	114
15	3.15	B۔ نقل وحرکت کی امداد:Mobility Aids	115
16	3.16	C- تعلیمی امدادEducational Aids	116
17	3.17	اقسام معذوری سے متعلقہ میڈیکل بورڈ کی تفصیل	128
18	4.1	ریاست تلنگانہ میں ضلع واری آبادی2011ء	138
19	4.2	ریاست تلنگانہ میں معذوری کی اقسام کے لحاظ سے آبادی2011ء	139
20	4.3	ریاست تلنگانہ میں معذورین کی ضلع واری آبادی2011ء	139

140	(i) بصارتی معذورین کا موقف	4.4	21
141	(ii) سماعتی معذورین کا موقف	4.5	22
142	(iii) گویائی سے محروم معذورین کا موقف	4.6	23
142	(iv) حرکیاتی معذورین کا موقف	4.7	24
143	(v) ذہنی معذورین کا موقف	4.8	25
144	(vi) ذہنی بیماری متاثرہ افراد کا موقف	4.9	26
144	(vii) کثیر معذوری سے متاثرہ افراد کا موقف	4.10	27
145	(viii) دیگر معذورین کا موقف	4.11	28
146	ریاست تلنگانہ میں دیہی اور شہری معذورین کی آبادی کا موقف	4.12	29
148	معذورین کے لئے ہومس اور ہاسٹل بجٹ 2014-2019ء	4.13	30
149	ہومس اور ہاسٹلس میں رہنے والے معذورین کا موقف	4.14	31
152	اقامتی مدارس برائے معذورین بجٹ 2014-2019	4.15	32
154	Residential School for Visually and Hearing Disabled	4.16	33
155	ماقبل میٹرک وظائف بجٹ 2014-2019ء	4.17	34
156	مابعد میٹرک وظائف کا بجٹ 2014-2019	4.18	35
158	معاشی بازآبادکاری اسکیم کا بجٹ 2014-19ء	4.19	36
159	شادی کے ترغیبی انعامات کا بجٹ 2014-2019ء	4.20	37
161	معذوری کے لئے بغیر رکاوٹ ماحول کی فراہمی کا بجٹ 2014-2017ء	4.21	38
162	معذورین کے لئے کھیل کود کی فراہمی کا بجٹ 2014-2019ء	4.22	39
164	تلنگانہ وکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن کی 2014-2019ء سالانہ رپورٹ	4.23	40
166	ہاتھ پھرسے معذورین کی اشیاء اور آلات کا بجٹ 2014-18	4.24	41
168	بصارتی معذورین کو دی جانے والی اشیاء اور امداد	4.25	42

169	سماعتی معذورین کودی جانے والی اشیاء	4.26	43
179	چنندہ معذورین کے نمونوں کا موقف	5.1	44
179	چنندہ نمونوں کے مذاہب اور ذات کا موقف	5.2	45
181	چنندہ معذورین کے والدین اور سرپرستوں کا تعلیمی موقف	5.3	46
183	چنندہ نمونوں کے والدین کا پیشہ ورانہ اور آمدنی کا موقف	5.4	47
184	معذورین کا رہائشی موقف	5.5	48
185	معذوری کی وجوہات	5.6	49
186	کیا آپ کے پاس SADAREM کارڈ ہیں؟	5.7	50
187	معذورین کا تعلیمی موقف	5.8	51
188	معذورین کے ذریعہ تعلیم کا موقف	5.9	52
189	اشیاء آلات سے متعلق معلومات	5.10	53
190	معذورین کودی جانے والی اسکالرشپ کی قسم	5.11	54
191	معذورین کے روزگار کا موقف	5.12	55
192	معذورین کا ازدواجی موقف	5.13	56
194	معذورین کے اشیاء اور آلات کا موقف	5.14	57
195	معذورین کودیے گئے آلات اور اشیاء	5.15	58
196	ماہانہ وظائف کا موقف	5.16	59
197	شادی کے ترغیبی انعامات	5.17	60
198	عوامی اداروں کی عمارتوں کی سہولیات	5.18	61
199	اطلاعاتی ٹکنالوجی استعمال کرنے والے معذورین کا موقف	5.19	62
200	ریاست تلنگانہ میں چنندہ معذورین میں معذوری کی بناپر امتیاز کا شکا	5.20	63
201	ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات سے متعلق معذورین کے تاثرات	5.21	64
202	معاشی بازآبادکاری اسکیم کے تاثرات	5.22	65

66	5.23	شادی کی ترغیبی انعامات کے تاثرات	204
67	5.24	محکمہ معذورین کے ادارہ جات کے تاثرات	205
68	5.25	آسرا وظائف کے تاثرات	207
69	5.26	معذورین کو دیے جانے والے اشیاء اور آلات کے تاثرات	208
70	5.27	معذورین کے فلاحی پروگرامس کے تاثرات	210
71	5.28	معذورین کے امتیاز سے متعلق تاثرات	211

ترسیم کی فہرست

شمار	ترسیم نمبر	ترسیم کا عنوان	صفحہ نمبر
1	4.1	معذورین کے لئے ہومس اور ہاسٹل بجٹ2014-2019ء	148
2	4.2	اقامتی مدارس برائے معذورین بجٹ2014-2019	153
3	4.3	:ماقبل میٹرک وظائف بجٹ2014-2019ء	155
4	4.4	مابعد میٹرک وظائف کا بجٹ2014-2019	157
5	4.5	معاشی باز آبادکاری اسکیم کا بجٹ2014-19ء	158
6	4.6	شادی کے ترغیبی انعامات کا بجٹ2014-2019ء	160
7	4.7	معذوری کے لئے بغیر رکاوٹ ماحول کی فراہمیکا بجٹ 2014-2017ء	162
8	4.8	معذورین کے لئے کھیل کود کی فراہمی کا بجٹ2014-2019ء	163
9	5.1	چنندہ معذورین کے والدین اور سرپرستوں کا موقف	182
10	5.2	چنندہ نمونوں کے والدین کا پیشہ ورانہ اور آمدنی کا موقف	183
11	5.3	معذورین کا رہائشی موقف	184
12	5.4	معذوری کی وجوہات	185

13	5.5	کیا آپ کے پاس SADAREM کارڈ ہیں؟	186
14	5.6	اشیاءآلات سے متعلق معلومات	189
15	5.7	معذورین کو دی جانے والی اسکالرشپ کی قسم	190
16	5.8	معذورین کے روزگار کا موقف	191
17	5.9	معذورین کا ازدواجی موقف	193
18	5.10	معذورین کے اشیاءاور آلات کا موقف	194
19	5.11	ماہانہ وظائف کا موقف	196
20	5.12	شادی کے ترغیبی انعامات	197
21	5.13	عوامی اداروں کی عمارتوں کی سہولیات	198
22	5.14	اطلاعاتی ٹکنالوجی استعمال کرنے والے معذورین کا موقف	199
23	5.15	یاست تلنگانہ میں چنندہ معذورین میں معذوری کی بناپر امتیاز کا شکار	200
24	5.16	ہومس اور ہاسٹلس کی سہولیات سے متعلق معذورین کے تاثرات	202
25	5.17	معاشی بازآبادکاری اسکیم کے تاثرات	203
26	5.18	شادی کی ترغیبی انعامات کے تاثرات	204
27	5.19	محکمہ معذورین کے ادارہ جات کے تاثرات	205
28	5.20	آسراوظائف کے تاثرات	207
29	5.21	معذورین کو دیے جانے والے اشیاءاور آلات کے تاثرات	209
30	5.22	معذورین کے فلاحی پروگرامس کے تاثرات	210
31	5.23	ورین کے امتیاز سے متعلق تاثرات	212

باب6

اختتامیہ

Conclusion

معاشرہ میں مختلف طبقات اپنے حقوق کے لئے جدو جہد کر رہے ہیں۔ مثلاً درج فہرست ذات‘ درج فہرست قبائل‘ ذاتیں‘ معمرین‘ خواتین‘ اطفال اور معذورین وغیرہ چونکہ یہ طبقات سماج کا اٹوٹ حصہ ہیں لہٰذا حکومتوں اور معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ ان کے لئے پہل کریں اور معاشرہ میں ان کے حقوق کے حصول کے لئے تحریک فراہم کریں۔ زندگی کے مختلف مسائل کی یکسوئی کے لئے معذور طبقہ سماج کے دیگر افراد پر انحصار کرتا ہے۔ المیہ یہ بھی ہے کہ معذورین لاپرواہی‘ اکتاہٹ اور امتیاز کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسے میں اپنے حقوق اور زندگی کے لئے جدو جہد کرنے سے قاصر ہے اور چونکہ دوسروں پر انحصار کرتے ہیں اس لئے احساس کمتری اور سماجی دباؤ کی بنا پر خود کو معاشرے سے الگ تھلگ محسوس کرتے ہیں۔

بین الاقوامی سطح کے اعلامیہ کے اعلانات کے باوجود معذورین کا یہ طبقہ اپنے حقوق کے لئے ہنوز کاغذ کی رونق بنے ہوتے ہیں۔ معذورین کے حالات سے واقفیت اور جائزہ کے مقصد سے 1975 ‘1971 کے بین الاقوامی اعلامیہ کے علاوہ اور حالیہ بین الاقوامی کنونشن برائے معذورین 2006 میں منظر عام پر لایا گیا۔

بدلتے حالات کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ان اعلامیوں کے ذریعہ تمام ممالک اور مقامی حکام کو معذورین کی فلاح و بہبود‘ عزت و وقار اور حقوق کے لئے پابند کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے دستوری قوانین میں گنجائش فراہم کی گئی ہے اور رہنمایانہ اصولوں میں معذوری کے لئے مخصوص موجود دفعہ کہتا ہے کہ مملکت کو چاہیئے ان کی معاشی کا فروغ کے لئے مواقع فراہم کئے جائیں۔ اس کے علاوہ معذورین کے لئے قوانین بھی بااختیاری‘ وقار اور حقوق کے تحفظ کے لئے بنائے گئے ہیں جن کا ذکر ہم تحقیق کے ابواب میں دیکھ چکے ہیں۔ مرکزی حکومت نے 1995 قانون برائے معذور

افراد کومنسوخ کرتے ہوئے نیا قانون 2016ء قانون حقوق برائے معذورین کو متعارف کیا تاکہ معذورین کی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ ان کے لئے اہم موضوعات پر بھی حکمت عملیوں کو یقینی بنایا جائے۔ 2016ء قانون میں جن موضوعات کو شامل کیا گیا ہے وہ دراصل 2006 بین الاقوامی کنونشن اور 2006 پالیسی برائے معذورین کے اہم نکات کی ترجمان ہے۔ 1995 قانون برائے معذور افراد کی ناکامی کے سبب یہ قانون منظر عام پر لایا گیا۔

تذکرہ کردہ قوانین کے علاوہ علیحدہ طور پر 1987ء میں دماغی صحت قانون کو بھی پیش کیا گیا جس کے تحت دماغی بیماری اور ذہنی صحت کی وجہ سے وقوع ہونے والی ذہنی معذوری اور تناؤ کی روک تھام کے لئے احکامات جاری کئے گے ہیں کہ کس طرح نفسیاتی علاج اور نفسیاتی مراکز کے ذریعہ ذہنی معذوری کو روکا جاسکتا ہے۔ 1999 کے قانون جسے عام طور پر نیشنل ٹرسٹ ایکٹ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اس میں مختلف معذوری کی صورتحال مثلاً جذام، آٹزم، ذہنی معذوری اور کثیر معذوری کے متعلق معلومات کو رکھا گیا ہے کہ اس قسم کے معذورین کی راحت رسانی کے لئے حکومتیں مرکزی اور ریاستی سطح پر خدمات اور فلاح کو یقینی بنائے۔

1995ء کے قانون حقوق برائے معذورین جو کہ مختلف اقسام کی معذورین کے لئے خدمات، فلاح و بہبود، مکمل شراکت داری، مساوی مواقع اور حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ قانون کی مکمل مثبت عمل آوری نہ ہونے کی صورت میں منسوخ کردیا گیا۔ باوجود اس کے اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ معذورین کے موضوع کے مسائل اور تحفظ کے اقدامات کے لئے اس قانون میں کئی دفعات میں اہم موضوعات کو شامل کیا گیا تھا۔ حالیہ دور میں بھی کئی پروگرامس اور اسکیمات اس قانون کے تحت دیے گئے اقدامات کے ساتھ برقرار ہیں۔

2016 قانون حقوق برائے معذورین میں معذورین کے حقوق، شخصی آزادی، سماجی تحفظ، شمولیت اور رسائی کو اہمیت دی گئی ہے اس کے علاوہ یہ قانون معذورین کی فلاح و بہبود، بازآبادکاری اور آزاد بغیر رکاوٹ کے ماحول تک رسائی کے لئے گنجائش فراہم کرتا ہے۔ خواتین اور بچے معذورین کے لئے پہلی مرتبہ اس قانون میں ان کے متعلق موضوع کو علیحدہ طور پر رکھا گیا اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے حکومتوں کو پابند بھی کیا گیا ہے۔ انتخابی عمل میں شرکت، شمولیتی تعلیم، بغیر امتیاز کے تعلیمی اداروں اور دیگر مقامات تک رسائی، پیشہ ورانہ تربیت، صحت کی دیکھ بھال وغیرہ جیسے موضوعات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ بالخصوص طور پر ریاستوں میں کمشنریٹ کے قیام، معذوری کے سائنٹفک اسناد کی اجرائی، ریاستوں کے مالیہ کے استعمال سے متعلق رپورٹس طلب کرنے اور فنڈس کو فلاح و بہبود کے لئے جمع کرنے کی جانب بھی ریاستی حکومتوں کو متوجہ کیا گیا ہے۔

اگر ہم معذورین کی پالیسی کا جائزہ لیں تو ہندوستان میں معذورین کے لئے واحد پالیسی برائے معذور افراد 2006 کا ذکر ملتا ہے جس بھی معذورین کے لئے خصوصی احکامات اور خاص توجہ برائے معذور افراد کے موضوع پر بحث کی گئی ہے اور معذوری کی روک تھام' سماجی اور معاشی باز آبادی کے لئے اقدامات کی جانب توجہ مبذول کی گئی ہے۔

پالیسی برائے معذورین میں غیر سرکاری اداروں کے تعاون' معذور افراد کے کھیل کود میں فروغ' بطور انسانی وسائل ان کی ترقی کے لئے ہدایات دی گئی ہیں۔معذورین کی مخصوص پالیسی کے علاوہ قومی تعلیمی پالیسی میں بھی معذورین کی تعلیم کے لئے خصوصی دفعات کو شامل کیا گیا ہے۔معذور طلباء کے لئے مخصوص ماڈل اسکولس کا قیام' ان کے لئے تدریسی عمل کو قابل فہم بنانے کی بات رکھی گئی ہے اس کے علاوہ معذور طلباء کے لئے اساتذہ کی تربیت اور تعلیمی مواد کی فراہمی کے متعلق معلومات دستیاب ہیں۔

معذور افراد کے حقوق اور قوانین کے تئیں حکومتیں دستاویزی کاروائی قابل تعریف کرتے ہیں لیکن ان قوانین کی عمل آوری اور معذورین تک یا معاشرہ میں شعور حقیقت سے دور دیکھا جاتا ہے مرکزی اور ریاستی حکومتیں کئی معاملات میں دستوری' قانونی گنجائش کے ہونے کے باوجود معذورین کے ساتھ لاپرواہی برتی ہے۔معذور افراد کے لئے قوانین میں پیش کردہ احکامات کے پیش نظر مرکزی اور ریاستی سطح پر انتظامی سہولت کے لحاظ سے قومی ادارہ جات اور محکمہ جات برائے معذورین کو قائم کیا گیا ہے۔قومی مرکزی سطح پر وزارت برائے سماجی انصاف واختیار کے تحت محکمہ برائے معذورین سے متاثرہ افراد (دیویجگن 2017) میں قائم کیا گیا جو کہ وزارت کے تحت خود مختار محکمہ کے طور پر کارکردگی معذورین کی فلاح کے لئے انجام دے رہا ہے۔مرکزی سطح پر قومی ادارہ جات برائے مختلف معذور افراد قائم کئے گئے ہیں جن کا تفصیلی ذکر محقق نے تحقیق کے دوسرے باب میں کیا ہے۔اگر ہم سرسری جائزہ لیں تو ان ادارہ جات کی نوعیت مختلف معذوری کے لئے علیحدہ قائم کئے گئے ہیں۔قومی ادارہ برائے علی یاور جنگ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسپیچ اینڈ ہیرنگ ڈس ایبلٹیز (دیویجگن) ممبئی میں ہے وہ سماعتی معذور افراد کے لئے تعلیمی پروگرامس' تحقیق' خدمات کی سہولیات' سماجی معذور بطور افراد قوت کے فروغ کے میدان میں کام کر رہا ہے۔قومی ادارہ برائے بصری معذورین کی بااختیاری (دہرادون) میں قائم ہے یہ ادارہ بصارتی معذورین کی بااختیاری کے لئے تعلیم' تربیت' خصوصی آلات کی فراہمی اور تعلیمی امداد کی فراہمی وغیرہ کے لئے معاون طور پر خدمات انجام دے رہا ہے۔قومی ادارہ برائے حرکیاتی معذورین (کولکتہ) اس ادارے کے ذریعہ ہاتھ پیر سے معذور افراد جو کہ اعضا

کی معذوری سے روزمرہ کی سرگرمیوں کو انجام دینے میں دقت محسوس کررہے ہوں انہیں اشیاء اور آلات کی امداد عطا کی جاتی ہے۔ سرجری' پیشہ ورانہ معالج اور دیگر اہم خدمات انجام دی جاتی ہیں۔ قومی ادارہ برائے دانشورانہ معذوری سے متاثرہ افراد کی بااختیاری (سکندرآباد) یہ ادارہ اپنی نوعیت کا واحد مرکز ہے۔ کیونکہ یہ معذوری میں ذہنی معذوری' اکتسابی معذوری' سوجھ بوجھ کی دشواری جیسے امور کو متعلق خدمات انجام دیتا ہے یہاں پر ذہنی معذورین کے لئے تحقیق' ترقی' دیکھ بھال' تعلیم اور انسانی وسائل کی ترقی وغیرہ کے لئے تربیت دی جاتی ہے اس ادارہ کے ذریعہ والدین اور کمیونٹی کے اہم بارسوخ افراد کو بھی تربیت دی جاتی ہے تاکہ ان کے برتاؤ کے معاملے میں محتاط رہا جاسکے۔ دین دیال اپادھیائے قومی ادارہ برائے جسمانی معذورین دراصل ایک ایسا قومی ادارہ ہے جہاں جسمانی معذوری سے الگ الگ معذوریوں کے لئے خدمات فراہم کی جاتی ہیں مثلاً ہاتھ پیر سے معذور افراد کے لئے مصنوعی اعضاء' سماعتی' گویائی محروم معذور افراد کے لئے Speech تھراپی وغیرہ شامل ہیں۔ غیر سرکاری اداروں کی مدد سے دور دراز کمپنیوں کا انعقاد کرتے ہوئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ قومی معاشی اور ترقیاتی کارپوریشن برائے معذورین یہ ادارہ ضرورت منداور قابل معذورین کے لئے معاشی امداد فراہم کرتا ہے جس کے لئے ذریعہ وہ روزگار سے منسلک ہوسکتے ہیں۔ معذورین کے لئے سرگرم یہ ادارہ جات معذورین کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لئے خدمات اور پروگراموں کو مرکزی سطح پر پہنچاتے ہیں۔ باوجود اس کے ان کی عمل آوری اور معذورین تک دسترس کے لئے کافی وقت درکار ہے۔

معذور افراد کی فلاح و بہبود کی بنیادی ذمہ داری ریاستوں کو رہنمایانہ خطوط کے ذریعہ فراہم کی گئی ہے لہٰذا ریاستی سطح پر تلنگانہ میں معذورین کے لئے وزارت برائے خواتین' بچے' معذورین اور معمرین کے ذریعہ ریاستی حکومت معذور افراد تک فلاح و بہبود کی ضامن ہے۔ تلنگانہ میں وزارت کے علاوہ کمشنریٹ 2016 قانون کے اصول کے بنا پر مزید مستحکم کیا گیا ہے۔ یہ کمشنریٹ ریاستی سطح پر معذورین کی حکمت عملیوں اور سرکاری سرگرمیوں پر نظر رکھتی ہے اور سالانہ رپورٹس طلب کرتی ہے کمشنریٹ کو خصوصی عدالت کا درجہ معذورین کے معاملات میں حاصل ہے۔ معذورین کی فلاح و بہبود' تعلیمی' معاشی' سماجی اور تحفظ کے لئے بنیادی طور پر محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین کارکرد ہے۔ اس محکمہ کے ذریعہ معذورین تک فلاحی پروگراموں اور اسکیمات کے نفاذ اور عمل آوری کو یقینی بنایا جاتا ہے ریاستی محکمہ کے اضلاع کی سطح پر ذیلی دفاتر برائے فلاح و بہبود معذورین کام کرتے ہیں جن کے ذریعہ اسکیموں اور پروگراموں کو بہم معذورین تک پہنچایا جاتا ہے۔ قوانین کی عمل آوری اور اثر اندازی کے لئے بھی یہ محکمہ

ذمہ دار ہوتا ہے۔ محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین دیگر محکمہ جات سے ہم آہنگی کے ذریعہ کام کرتا ہے تاکہ معذورین تک فلاح و بہبود کی اسکیموں اور پروگراموں کی عمل آوری کو یقینی بنایا جاسکے۔

ریاست تلنگانہ میں محکمہ کے علاوہ کارپوریشن TVCC کارکرد ہے۔ تلنگانہ ویکلانگولا کوآپریٹو کارپوریشن ہے جو کہ معذورین کے لئے بازآبادکاری تعلیمی امداد' سماجی' معاشی امداد کے لئے اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ضرورت مند معذورین تک مصنوعی اعضاء کی سربراہی' تعلیمی امداد جیسے بریلی کتابوں کی سربراہی' ورکشاپ کا انعقاد وغیرہ شامل ہیں۔ مندرجہ بالا تذکرہ کردہ محکمہ اور کارپوریشن کے علاوہ دیگر محکمہ جات بھی ریاست تلنگانہ میں معذورین کے لئے فلاحی اقدامات کی انجام دہی کے لئے سرگرم ہیں۔ محکمہ برائے صحت اور طب کے ذریعہ معذوری کی روک تھام کے لئے حاملہ خواتین کو ٹیکہ اندازی' تغذیہ بخش غذا کی فراہمی اور ضروری تربیت و ترغیب دی جاتی ہے تاکہ معذوری کا جلد از جلد پتہ چلاتے ہوئے احتیاطی تدابیر اپنائی جاسکیں۔ خاص طور پولیو جیسی معذوری کی وجہ سے اس محکمہ کے اشتراک سے مکمل قابو پایا جاسکا ہے۔ پنچایت راج اور دیہی ترقی کا محکمہ بھی معذورین کے لئے Self Help group کے ذریعہ مالی امداد قرضوں کی صورت میں فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ معذورین کو روزگار سے منسلک کرنے کی حمایت کرتا ہے۔ آسرا وظائف بھی اس محکمہ کی جانب سے فراہم کی جاتی ہے محکمہ برائے رہائش (عمارتیں) غریب معذور افراد کے لئے رہنے کے لئے گھر کی فراہمی کے لئے اس محکمہ کے ذریعہ خدمات انجام دی جاتی ہے۔ تعمیر کے دوران معذورین کی ضروریات اور سہولیات کے لحاظ سے تیاری کے لئے بھی یہ محکمہ ذمہ دار ہے۔ مندرجہ بالا ریاستی محکمہ جات کے مطالعہ کو تفصیلی طور پر باب دوم میں بیان کیا گیاہ تاہم ان کی سرسری تفصیل اور خدمات کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کے جائزے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ جات کی کارکردگی کے باوجود زمینی سطح پر صورت حال میں کافی فرق واضح طور پر نظر آتا ہے اس ضمن میں مزید بہتری کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

فلاح و بہبود' تعلیمی ترقی اور سماجی تحفظ وغیرہ کی فراہمی کے لئے مرکزی اور ریاستی سطح پر پروگراموں اور اسکیموں کو نافذ کرتے ہوئے ان کی عمل آوری کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ مرکزی سطح پر ADIP کی اسکیم کے ذریعہ ضرورت مند اور معذور افراد کو مصنوعی اعضا اور آلات غیر سرکاری اداروں کے ذریعہ فراہم کئے جاتے ہیں۔ دین دیال بازآبادکاری اسکیم کے ذریعہ معذورین کے لئے پیشہ ورانہ تربیتی مراکز کو قائم کرنے اور ان کے لئے خدمات کو فراہم کیا جاتا ہے۔ معذورین کی بازآبادکاری کے لئے پراجیکٹس تیار کئے جاتے ہیں۔ معذور افراد میں اعلیٰ تعلیم کو فروغ دینے کے مقصد سے اسکالرشپ برائے معذوری سے متاثرہ افراد دی جاتی ہے۔ اس اسکیم کے حصول کے

لئے رہنمایانہ خطوط اخباروں اور ویب سائیٹ کے ذریعہ مہیا کی جاتی ہے۔ معذورین میں بااختیاری اور خوداعتمادی کو بحال کرنے کے مقصد سے قومی انعامات برائے بااختیاری معذوری سے متاثر افراد کو عطا کئے جاتے ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی اور ترغیب کے مدنظر یہ انعامات فراہم کئے جاتے ہیں تاکہ دیگر معذور افراد کو ترغیب مل سکے اور معاشرہ میں معذور خود کو بااختیار محسوس کر سکے۔

ریاست تلنگانہ میں معذور افراد کے لئے فلاحی بہبودی پروگراموں اور اسکیموں کی تعداد اچھی ہے۔ ریاست تلنگانہ میں معذورین کے پروگراموں کو ان کی نوعیت اور ہیئت کی مناسبت سے درجہ بندی کی گئی ہے ان کے متعلق تفصیل تیسرے باب میں پیش کی گئی ہے۔ تعلیمی پروگرامس میں معذوری کو تعلیم سے جوڑنے کے لئے ادارہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں ہومس، ہاسٹل اور اقامتی مدارس شامل ہیں۔ ماقبل میٹرک اور مابعد میٹرک وظائف بھی تعلیمی ترغیب کے لئے فراہم کی جاتی ہے۔ ان تعلیمی ضروریات کے لئے کتابیں، کاپیاں اور تدریسی مواد وغیرہ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ سماجی تحفظاتی پروگرامس میں معاشی بازآبادکاری اسکیم، شادی کے ترغیبی انعامات، پیٹرول اور ڈیزل کی سبسیڈی، بغیر رکاوٹ کا ماحول اور آسرا وظائف شامل ہیں۔ معذورین کے لئے تحفظات کو بھی تعلیمی اور روزگار کے میدان میں فراہم کیا گیا ہے جو کہ 3 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ کارپوریشن کی جانب سے امداد، آلات اور مصنوعی اعضا کی فراہمی کا کام تیزی سے شفافیت سے کیا جا رہا ہے۔ تربیتی پروگرامس میں اساتذہ کی ترتیب برائے بصارتی معذورین بھی ہے متعلقہ محکمہ جات جو کہ محکمہ برائے فلاح و بہبود معذورین اور معمرین کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ کام کر رہے ہیں ان کے ذریعہ راشٹریہ بال سواتھا کاریکرم، شمولیتی تعلیم، سوسائٹی ایلی مینیشن رورل پورٹی (SERP)، مہاتما گاندھی قومی دیہی ضامن روزگار اسکیم تلنگانہ اور حمل ونقل کے لئے TSRTC کی سہولیات قابل ذکر پروگرامس اور اسکیموں کی تفصیل ہے جس کے ذریعہ معذورین کو سماجی دھارے سے جوڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ریاست تلنگانہ میں معذورین کی فلاح و بہبود کے پروگراموں کی عمل آوری کے جائزہ کے دوران اہم نکات جو اخذ کئے گئے کچھ اس طرح ہیں:

ریاستی حکومت کے پیش کردہ سالانہ بجٹ کی رپورٹس میں 5 سالہ (2014-2019) کا جائزہ لیا گیا اور ان کے تجزیہ کرتے ہوئے تحقیقی مطالعہ کو فروغ دیا گیا ہے۔

معذورین کے ہومس، ہاسٹلس کی تعمیراتی کام کے لئے منظور کردہ بجٹ میں جملہ 5 سالوں میں

460.00 لاکھ روپئے تخمینہ بجٹ رہا جس میں سے 371.39 لاکھ روپئے خرچ کئے گئے۔ سال 16-2014 کے دورانیہ میں جملہ 4 عمارتوں کی تعمیر کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہے۔

زائد بجٹ سال 18-2017 میں 226.00 لاکھ روپئے استعمال کئے گئے جب کہ دیگر سالوں کی بجٹ کی حالت مختلف ہے۔

ہومس اور ہاسٹلس میں رہنے والوں میں منظور شدہ جملہ 2258 نشستیں ہیں جن میں 1912 موجودہ معذورین سے اور 346 نشستیں خالی ہیں۔

اقامتی مدارس برائے معذورین کی دیکھ ریکھ کے لئے چار سالہ مواد حاصل ہوا جس میں جملہ 2230.85 بجٹ تخمینہ لگایا گیا اور 2555.97 لاکھ روپئے خرچ شدہ بجٹ رہا۔ استفادہ کنندگان کی تعداد 1610 ہے۔ اقامتی مدارس کے بجٹ میں 17-2016 میں 734.3 لاکھ روپئے تخمینہ لگایا گیا جب کہ منظور شدہ ......اور رقم زائد 1082.09 لاکھ روپئے ہیں۔ مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے ہر سال بجٹ کی صورتحال منفرد ہے۔

اقامتی مدرس برائے بصارتی اور سماعتی معذورین کے لئے منظور کردہ نشستیں 830 ہیں جس میں 525 میں طلباء موجود ہیں جب کہ 305 نشستیں خالی ہیں جو کہ تشویش کا پہلو ہے کیونکہ ضرورت معذور ریاست میں جملہ آبادی کا بہت کم حصہ ہے۔

ماقبل میٹرک وظائف میں 5 سالوں میں متواتر طور پر بجٹ کم و بیش یکساں رہا۔ پانچ سالوں میں جملہ 137.47 لاکھ روپئے منظور کئے گئے جب کہ صرف 57.08 بجٹ استعمال کیا گیا اور 42.91% بجٹ خرچ نہیں کیا گیا۔ جو کہ اسکیم کی ناکامی کی سمت دلیل ہے۔

پوسٹ میٹرک وظائف کی بجٹ کی حالت بھی دیگر اسکیموں کی طرح ہی ہے۔ 15-2014 میں زائد بجٹ منظور کیا گیا جو کہ 102.10 لاکھ روپئے ہے جس میں سے 43.50% لاکھ روپئے حرچ کئے گئے 56.49% باقی رقم رہی جو کہ منظور کا بڑا حصہ ہے۔

ریاست تلنگانہ میں منظور کردہ بجٹ میں معاشی امدادی اسکیم کو پانچ سالوں میں جملہ 2019.28 لاکھ روپئے منظور کئے گئے جس میں سے 87.16% استعمال شدہ بجٹ اور جب کہ 12.83% استعمال نہیں کیا گیا۔ سال 18-2017 میں 1022.50 لاکھپ روپئے بجٹ مختص کیا گیا جس میں سے 991.50 لاکھ روپئے خرچ کئے گئے اور بقیہ رقم 31 لاکھ روپیہ رہی۔ منظور کردہ بجٹ کا مناسب استعمال اس سال دیکھا گیا۔

شادی کے ترغیبی انعامات کے لئے پانچ سالوں میں جملہ 2082.5 لاکھ روپے بجٹ منظور کیا گیا جب کہ 987.74% استعمال شدہ بجٹ رہا اور بقیہ 12.25% رہا استفادہ کنندگان 3618 ہے۔ اس اسکیم کی عمل آوری میں مزید مستعدی کی ضرورت محسوس کی گئی۔

بصارتی معذورین کو دی جانے والی اشیاء اور آلات کا نشانہ گرہو اور منظور کردہ بجٹ اور استفادہ کنندگان میں خلاء موجود ہے چار سالوں میں 187.62 لاکھ روپے اور 7164 استفادہ کنندگان نشانہ گروہ رہے جس میں سے 174.44 لاکھ روپے اور 11361 استفادہ کنندگان کے لئے منظور کردہ تفصیل ہے۔ غور وفکر کی بات یہ ہے کہ منظور کردہ بجٹ کم ہونے کے باوجود استفادہ کنندگان کی تعداد اچھی ہے۔

حرکیاتی معذورین کے لئے 673.76 لاکھ روپے 6125 افراد نشان گرد ہو رکھا گیا جب کہ منظور شدہ رقم 679.82 لاکھ روپے رہی لیکن استفادہ کنندگان نے 654 ہیں۔ جو کہ سوالیہ نشان برپا کرتا ہے۔

سماعتی معذورین کی صورتحال دیگر معذورین کے بجٹ سے مختلف رہی۔ 122.2 لاکھ روپے اور 4050 نشانہ گروہو تھے جب کہ 70.00 لاکھ روپے اور 2461 استفادہ کنندگان درج کئے گئے جو کہ ان معذورین کی فلاحی خدمات کے متعلق تشویش پیدا کرتی ہے۔

ریاست تلنگانہ کے معذورین کے فلاحی پروگراموں کے موقف اور تاثرات کو حاصل کرنے کے مقصد سے تلنگانہ کے تین اضلاع حیدرآباد، محبوب نگر نظام آباد سے 300 نمونوں کو بطور مطالعہ حاصل کیا گیا۔ سروے کے دوران حاصل چند اہم نکات اس طرح ہیں۔

چند نمونوں کی تعلیمی معلومات حاصل کی گئیں جس میں 30% اول تا دہم والدین/سرپرست اور 37.66% غیر تعلیم یافتہ والدین جو...... کی تفصیل ہے چونکہ والدین تعلیم کی سطح سے لہٰذا معذورین میں شعور کی کمی کی وجہ گھر کا ماحول بھی ہے۔

حاصل کردہ معذور نمونوں میں کرایہ کے مکان میں رہنے والے 47.66% فیصد ہے جب کہ ہومس اور ہاسٹلس میں رہنے والے 16.66% اور 16.66 بالترتیب ہے جو کہ ان کے سماجی موقف کو بھی ظاہر کرتی ہے۔

معذوری کی وجوہات میں پیدائشی 39.33%' حادثاتی 25.69%' پولیو سے متاثرہ 25.33% اور دیگر وجوہات میں 9.66% شامل ہیں۔ اس کی روک تھام کے لئے اقدامات کیے جارہے ہیں لیکن بڑی وجوہات میں پیدائشی وجوہ ہی شامل ہیں۔

معذورین کوفراہم کی جانے والی اسکیمات / پروگراموں کے متعلق سوال پر معذورین میں %84.33 ہاں اور %15.66 نے نہیں میں جواب دیا۔غور کا پہلو یہ ہے کہ ان میں جو جانتے ہیں وہ صرف کسی ایک پروگرامس یا صرف وظائف سے واقف ہیں۔

معذورین کے روزگار کے سوال کے جواب میں ہاں کہنے والے %48.62 اور نہیں کہنے والے %51.37 شامل ہیں۔خواتین میں %56.81 روزگار سے منسلک ہیں اور مرد %43.07 روزگار سے جڑے ہوئے ہیں جو کہ تشویش کا پہلو ہے۔

معذورین میں امتیازی سلوک اکثر و بیشتر دیکھا جاتا ہے اس سوال پر جواب دہندوں نے %47 ہاں کہا اور %53 معذورین نے نہیں کہا۔اگرچیکہ نہیں والوں کا فیصد زیادہ ہے باوجود اس کے %47 بھی کم نہیں ہیں اس ضمن میں کاروائی معاشرہ کی سطح پر ہونی چاہیئے۔

تاثرات کے معلوم کرنے کے لئے کئے گئے سوالات کے جوابات میں بہتر تشفی بخش اور غیر تشفی بخش، مزید گنجائش ہے کہنے والوں کا فیصد نصف رہا۔مطلب یہ کہ بہتر کہنے والے اور تشفی بخش کہنے والے کسی حد تک کی مطمئن ہے جب کہ غیر تشفی بخش اور مزید گنجائش ہے کہنے والے کئی معاملات میں بہتری کی درخواست کرتے ہوئے پائے گئے۔

مثال کے طور پر ادارہ جات کے متعلق تاثر میں بہتر کہنے والے %33، تشفی بخش %20، غیر تشفی بخش %25.66 اور مزید بہتری کی گنجائش والے %21.33 شامل ہیں۔

سوائے وظائف کے یہ اسکیم کے متعلق معذورین کے تاثرات ملے جلے حاصل کئے گئے۔وظائف کی اسکیم سے معذورین کسی حد تک بہتر %53.33 کے زمرہ میں زائد تشفی بخش %23.66، غیر تشفی بخش %13.66 اور مزید بہتری کی گنجائش والے %9.33 جواب دہندہ کا مواد کا حاصل رہا۔

اگر ہم امتیاز......معذورین کو پیش آنے والی صورتحال کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ سماج میں یہ طبقہ ان مسائل سے دوچار ہے۔معذوری کو داغ / دھبہ یا بدنامی سمجھنے والے معذورین جملہ کا %12 ہے۔امتیازی سلوک %42.33، احساس کمتری تناؤ، مایوسی %32.33 معذورین جواب دہندہ شامل ہیں۔جب کہ %13.33 یہ تینوں محسوس کرتے ہیں یا معاشرہ میں افراد خاندان، پڑوس اور دیگر......لوگوں سے انہیں محسوس کروایا جاتا ہے۔محقق کے مشاہدہ کے دوران یہ پہلو بہت دل خراش محسوس ہوا کیونکہ امتیازی سلوک، عدم مساوات، عام انسانوں کے لئے

بھی قابل قبول نہیں ہے ایسے میں معذورین کی حالت غور وفکر پر مجبور کرتی ہے۔لہٰذا ضرورت ہے ایسے ماحول کی جہاں ان کی معذوری سے ہٹ کر ان کی قابلیت اور خصوصیات کی جانب توجہ دی جائے۔

مفروضات کی جانچ

تحقیق کو مقصدی اور مطالعہ کے قابل بنانے میں مفروضات کا عمل دخل ہوتا ہے کیونکہ صحیح یا غلط ثابت کرتے ہوئے تحقیقی مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے۔

1. پروگراموں اور اسکیموں کی عمل آوری اور معذورین تک رسائی میں ایک خلا موجود ہے۔

ریاست تلنگانہ میں معذورین کے لئے مختلف پروگراموں کی عمل آوری دیکھی جارہی ہے۔جن میں کم وبیش کئی پروگراموں کے لئے بجٹ بھی مختص کیا جاتا ہے۔اس منظور کردہ بجٹ اور استفادہ کنندگان کا جائزہ لیں تو استفادہ کنندگان کی تعداد' ریاست کی جملہ معذورین آبادی میں سے بہت کم ہے' جس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً معذورین کی اسکیموں اور پروگراموں کی عدم سربراہی شامل ہے۔ماقبل میٹرک کے لئے 78.47 لاکھ روپئے خرچ کئے گئے لیکن استفادہ کنندگان 7757 ہی ہیں۔

اسی طرح مابعد میٹرک 143.18 لاکھ روپئے خرچ کئے گئے۔استفادہ کنندگان 2029 ہی ہیں۔معاشی امدادی اسکیموں کے لئے 1760.02% لاکھ روپئے خرچ کئے گئے اور استفادہ کنندگان 1993 ہیں۔مندرجہ بالا کچھ اسکیموں کے جائزے سے جو کہ بڑے پیمانے پر شہر میں ہیں باجود اسکے استفادہ کنندگان اور پروگرام کی عمل آوری میں خلا موجود ہے۔

اس طرح یہ مفروضہ سچ ثابت ہوتا ہے۔

2. معذورین میں پروگراموں کے متعلق شعور کی کمی ہے:

معذور افراد چونکہ سماجی دھارے سے دور رہتے ہیں اس لئے بھی ان میں شعور کی کمی ہوسکتی ہے باوجود افراد خاندان' پڑوس' معاشرہ کا رجحان بھی اس کی جانب کم ہوتا ہے۔تعلیم کی کمی اور سماجی دوری کے باعث وہ پروگراموں سے واقفیت حاصل نہیں کر پاتے۔تحقیق کے دوران اس سوال پر کہ معذورین کے فلاحی پروگرامس سے کیا آپ واقف ہیں ان میں 84.33% نے ہاں کہا اور 15.66% نے نہیں میں جواب دیا گیا۔حالانکہ ہاں کہنے والوں کا فیصد زائد ہے لیکن وہ پروگراموں سے نہیں بلکہ پروگرام سے وابستہ ہے وہ ہے وظائف اس کے لئے مشاہدہ کے دوران محقق سے کہا کہ معلوم نہیں ہے۔نہ تو وہ معاشی بازآبادکاری اسکیم جانتے ہیں نہ ہی شادی کی ترغیب کی

اسکیمات اس طرح یہ مفروضہ ملے جلے معلومات کا جز ہے یہ مفروضہ کسی حد تک سچ اور کسی حد تک غلط ثابت ہوتا ہے۔

3. مفروضہ: معذور خواتین کے لئے کوئی مخصوص اسکیم یا پروگرام کی عدم دستیابی۔

ریاست تلنگانہ کی جملہ معذورین کی آبادی 10,46,822 کروڑ ہے جس میں مرد 54.01% اور خواتین 45.98% شامل ہیں۔ جہاں ریاست میں 45.98% خواتین معذورین شامل ہیں ان کے پروگرامس/اسکیم کی عدم دستیابی ایک تشویش اور غوروفکر کا پہلو ہے کیونکہ 2016 قانون میں معذور خواتین کے لئے 3% سے 5% اسکیموں میں اضافہ کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ قانون کے عمل آوری 5 سالوں میں بھی کوئی بھی مخصوص اسکیم خواتین معذورین کے لئے نہیں ہے۔ حالانکہ معذورین کی بنا پر امتیاز مرد اور عورت دونوں برداشت کرتے ہیں لیکن معذوری خواتین میں ہو تو زندگی زیادہ محال ہو جاتی ہے۔ خاص کر خواتین کو معذوری کی وجہ سے ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لڑکیوں کو عام طور پر بھی بوجھ تصور کیا جاتا ہے اور اگر لڑکی معذور بھی ہو تو مشکلات اور بڑھ جاتی ہیں۔ اس ضمن میں غوروفکر اور عملی تدابیر کی اشد ضرورت لاحق ہے۔ اس مطالعہ کا تیسرا مفروضہ معذور خواتین کے لئے کوئی مخصوص اسکیم/ پروگرام کی عدم دستیابی صحیح ثابت ہوتا ہے۔

4. مفروضہ:

''معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے جاری کردہ مالیہ کا مناسب استعمال نہیں دیکھا جا رہا ہے''۔

اس مفروضہ کے مطالعہ کے دوران محقق نے اس بات کا اندازہ لگایا ہے کہ یوں تو سبھی پروگراموں اور اسکیموں کے لئے بجٹ مختص نہیں کیا جاتا ہے اور جن پروگراموں کے لئے مختص کیا جا رہا ہے ان کا استعمال مکمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ ماقبل میٹرک وظائف کے لئے 212.5 لاکھ روپئے تخمینہ لگایا گیا اور منظور شدہ رقم 137.47 لاکھ روپئے جب کہ استعمال شدہ رقم 78.47 لاکھ روپئے ہیں اور 59 لاکھ روپئے باقی درج کیا گیا ہے۔ ایک اسکیم ہی نہیں بلکہ کم وبیش ہر اسکیم/ پروگرام کی حالت تقریباً یکساں ہے۔ بجٹ کو لے کر محکمہ کے عہدیداروں کی دلچسپی' اندازہ جات اور حاصل رقم کے استعمال میں غیر ذمہ داری کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ پوسٹ میٹرک کے لئے 280 لاکھ روپئے منظور کئے گئے جب کہ 143.18 لاکھ روپئے خرچ کئے گئے اور بڑی رقم 136.82 باقی میں جمع ہو رہی ہیں۔ محقق نے اس طرح مطالعہ کے ذریعہ یہ مفروضہ کے معذورین کی فلاح و بہبود کے لئے جاری کردہ مالیہ کا مناسب استعمال نہیں دیکھا جا رہا ہے' صحیح ثابت ہوتا ہے۔ نہ صرف غیر مناسب استعمال بلکہ غیر ذمہ داری بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

تجاویز/سفارشات(Suggestions)

☆ معذورین کی فلاحی پروگرام کی موثر عمل آوری کو یقینی بنانے کے لئے مانیٹرنگ میکانزم کو فروغ دیا جانا چاہیئے۔اور میکانزم اتھاریٹی کے ذریعہ مرکز اور ریاستی سطح پر قوانین اور پروگرامس کی جانچ کیجئے جس کے لئے باضابطہ ریاستی سطح پر اس طرح کی اتھاریٹی کو نافذ کیا جائے۔محقق نے اس قسم کی اتھاریٹی کو ترتیب دینے کی سفارش کی ہے جو کہ مرکزی ریاستی اور اضلاع کی سطح پر ذمہ دار ہوگی۔اس کے لئے آئی اے ایس آفیسر کے مماثل عہدیداروں کو ترجیح دی جانی چاہیئے جو کہ ذمہ داری سے ان کی عمل آوری کو یقینی بنائیں۔میکانزم کے لئے مقصد کچھ اس طرح ہونا چاہیئے۔

1۔ آئی اے ایس عہدیداروں کا تقرر کیا جائے۔

2۔ ریاستی اور اضلاع کی سطح پر قوانین کی عمل آوری اور پروگراموں کی نگرانی جانچ کو یقینی بنایا جائے۔

3۔ سالانہ دومرتبہ رپورٹس اخذ کئے جائیں۔

4۔ اضلاع کے ضلعی دفتروں کی رہنمائی کی جائے ضروری صلاح ومشورہ کی گنجائش فراہم کی جائے۔

5۔ قوانین اور پروگراموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے ان میں مزید ترقی کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

6۔ اس طرح کی مانیٹرنگ میکانزم کی ضرورت کو محقق نے تحقیقی مطالعہ کے دوران تجویز کیا تا کہ معذورین کی فلاح کو انتظامی بنیادی اکائیوں تک پہنچایا جاسکے۔

☆ معذورین کے پروگراموں اور اسکیمات کی منصوبہ بند تشہیر کی ضرورت ہے۔

☆ معذورین میں قوانین کے متعلق آگاہی کے لئے ریاستی سطح،ضلعی سطح پر ورک شاپ منعقد کئے جائیں۔

☆ غیرسرکاری تنظیموں کے تعاون کے ذریعہ پروگراموں کو مزید معذورین تک پہنچایا جائے۔

☆ قومی اداروں کے ذیلی مراکز ریاستوں میں قائم کئے جائیں۔

☆ قومی اداروں کی کارکردگی کو ممکنہ حد تک ریاستوں اور غیرسرکاری تنظیموں سے منسلک ہونا چاہیئے۔

☆ قومی اداروں تک معذورین کی دسترس کی رسائی کے اقدامات کئے جائیں۔

☆ ریاستی سطح پر دیگر محکمہ جات جو معذورین سے متعلقہ سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں ان کی تشہیر کی جائے۔
☆ شناختی کارڈ کے حصول کے مرحلہ کو مزید آسان بنایا جائے۔
☆ ریاستی حکومت کے ذریعہ منظور کردہ بجٹ کا مکمل اور مناسب استعمال کیا جائے۔
☆ معذورین کے پروگراموں اور اسکیموں کے متعلق ضلعی اور منڈل کی سطح پر مزید فروغ دیا جائے۔
☆ ریاستی حکومت کے ذریعہ منظور کردہ بجٹ، تخمینہ اور خرچ شدہ بجٹ پر نگرانی کے لئے کمیٹی کو تشکیل دیا جائے۔
☆ معذورین کو ابتدائی تعلیمی سطح پر دیے جانے والے الاؤنس میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔
☆ TSRTC کے ذریعہ اضلاع اور دیہاتوں کے سفر کو بھی مفت فراہم کیا جائے۔
☆ معذورین کے لئے ماحول تک رسائی کے لئے بہتر خدمات کی اشد ضرورت ہے۔
☆ بصارتی اور سماعتی رگویائی سے محروم معذور طلباء کے لئے تربیتی اساتذہ کا تقرر کیا جائے۔
☆ شمولیتی تعلیم کو دیہاتی منڈل، ضلعی اور ریاستی سطح پر فروغ دیا جائے۔
☆ معذورین کے عزت ووقار اور خود اعتمادی کو بحال کرنے کے لئے انہیں وقتاً فوقتاً کونسلنگ اور مواقع سے ہمکنار کیا جائے۔
☆ موجودہ دور چونکہ اطلاعاتی ٹکنالوجی کا دور ہے لہٰذا اس کے وافر مقدار میں استعمال کے ذریعہ Online سہولیات، پروگراموں اور اسکیموں کی تشہیر مقامی زبانوں میں کی جائے۔
☆ بصارتی اور سماعتی معذورین کے لئے بریلی اور Sign زبان کو فروغ دیا جائے۔
☆ سالانہ منظور کردہ بجٹ سے باقی رقم کیوں رہ رہی ہے اس پر جائزہ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔
☆ محکمہ برائے معذورین اور معمرین اور تلنگانہ ویکلانگولا کوآپریٹیو کارپوریشن کے درمیان تال میل سے خدمات معذورین تک بہم پہنچائی جاسکتی ہیں لہٰذا اس ضمن میں مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے۔
☆ اشیاء، آلات، تعلیمی تربیتی اور ترغیبی پروگراموں کو وقت اور حالات کے لحاظ سے تبدیل یا ترمیم کرنے کی گنجائش ہے۔
☆ ویب سائٹس پر دستیاب معلومات تک معذورین کی رسائی کے لے آسان شفاف معلومات فراہم کی جائیں۔ مبہم یا مشکل زبان کا استعمال نہ کیا جائے۔
☆ معذور طلباء جو ہومس اور ہاسٹلس برائے معذورین میں رہتے ہیں ان کے لئے ریڈر الاؤنس اور خدمات

میں مزید فروغ کی ضرورت ہے۔حکومت کی جانب سے معذور کے لئے اسکیموں اور پروگراموں کے علاوہ مددی اور ہمت افزائی کے لئے سیاسی / رسوخ افراد کے ذریعہ مثبت پیغام رسانی کی جائے۔

☆ غربت بھی معذوری کی وجوہات میں ایک ہے لہٰذا غربت کے خاتمے کے پروگراموں میں معذورین کو ترجیح دی جائے۔

☆ معذوری کی روک تھام کے لئے حاملہ خواتین کو تغذیہ بخش غذا فراہم کی جائے۔بچوں کی ٹیکہ اندازی اور پولیو وغیر منظّم طریقہ سے ریاست میں دوردراز کے مقام تک بھی بہم پہنچایا جائے۔

☆ معذورین کو دی جانے والی اشیاء تشفی بخش ہے باوجود اس کے اگر مرمت درکار ہو تو معذورین کے لئے مسئلہ ہوتا ہے۔لہٰذا اس کے مرمت کے مراکز ضلعی سطحوں پر قائم کئے جائیں۔

☆ معاشی بازآبادکاری کی اسکیم میں کاروبار کے مطابق رقومات کو مختص کرنے کی گنجائش ہے۔

☆ شادی کے ترغیبی انعامات کی رقم معذورین کے مالی حالات کے پیش نظر ST, ST اور BC طبقہ کو اضافی رقم فراہم کی جائے۔

☆ معذورین کی شادی کی صورت میں شادی کے ترغیبی انعامات میں مزید اضافہ رقم کے ساتھ فراہم کی جائے۔

☆ معذورین اور ان کے افراد خاندان کی کونسلنگ کے لئے سالانہ 3/ڈسمبر کو معذورین کے دن کے خصوصی پروگرامس ضلعی، دیہی سطح پر منعقد کئے جائیں۔

☆ معذوری کے لئے روزگار میں مواقع حکومتی جائیدادوں کے تحفظات کے ساتھ خانگی شعبہ جات میں روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

قومی و بین الاقوامی دستاویزات میں اس طرح کے غیر معمولی اعلانات کے باوجود معذورین کے حقوق ہنوز کاغذ کی رونق بنے ہوئے ہیں۔سرکاری پالیسیاں، مقنّنہ کے اقدامات، اسکیمات، بازآبادکاری پروگرام وغیرہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت معذور افراد کے حقوق کے تئیں پابند عہد ہے۔لیکن عملی طور پر یہ تمام باتیں حقیقت سے دور ہیں۔حکومتوں کی مداخلتیں کئی لحاظ سے ناکام ہیں۔بات یہ کہ چند بازآبادکاری پروگرامس کی بنیاد حقوق کے بجائے بہبودی ہے۔معذورین بالخصوص معذوری سے جڑے داغ اور امتیازی سلوک کے بارے میں شعور کو عام کرنے اور معذوری کے تدارک کی پہلوؤں کو اجاگر کرنے بہت زیادہ کوششیں نہیں کی گئیں۔تدارک کے پروگرام زیادہ تر طبی نوعیت کے بنائے گئے نہ کہ سماج پر مبنی بازآبادکاری کے پہلو کو ملحوظ رکھا گیا۔طبی مدد بھی معذوری کی محض چند اقسام تک

محدود رکھی گئی۔مثال کے طور پر پلس پولیو کے متاثرین کے لئے بہرہ پن اور اعصابی خلل کے متاثرین کے مقابل زیادہ کوششیں کی گئیں۔ان پروگراموں کی عمل آوری کے لئے جن سرکاری محکمہ جات کو نگران کاراداروں کی حیثیت سے نامزد کیا گیا' وہ خود ہی مطلوبہ مہارت سے عاری ہوتے ہیں۔معذ رین کے پروگرامس اور اسکیمات کے لئے مناسب بجٹ اختصاص اور نگرانی یا تنقیح نہیں ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں ان کی کارکردگی بڑی حد تک متاثر ہوتی ہے۔

☆☆

کتابیات

Bibliography

1۔ ایفروم روزن ''ابنارمل نفسیات'' نئی دہلی 1985ء

2۔ قیوم، عبدل ڈاکٹر ''ہندوستان کا نظم ونسق، نصاب پبلیشرس حیدرآباد 2003ء

3۔ منتقم، خواجہ عبدل ''انسانی حقوق'' قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، نئی دہلی 2000ء

4۔ موسیٰ محمد ملک، شازیہ رشید، 'معاشرمیں معذور افراد' لاہور 2006۔

5۔ قیوم عبدل ڈاکٹر ''ہندوستان کی حکومت اور سیات'' نصاب پبلیشرس حیدرآباد، 2003ء

6۔ سرورعلی افسر محمد ''تاریخ آندھرا'' معین بک اسٹال، ورنگل۔

7۔ قیوم، عبدال، ڈاکٹر، سماجی تحقیق کے طریقے، نصاب پبلشرس، حیدرآباد، 2010

Book Names

1- A Turk Marget, R. Mudrick Nancy, Albert L, Rehablition Interventions, Sage Reference, New Delhi, 2013

2- Addalakha Renu. Osamu Nagase Myriam Winance, Patric Blume Devlienger, Stuart "Disability & Society Orient Block Swam. 2009

3- Addlakha Renu, Contemporary perspectives on disability in India 2011, LAP Lambert Academic Publishing.

4. Addalka Renu, Disability Studies in India 2013, Routledge India.

5. Addalkha Renu, Disability studies in India. Global discourses, local Realities 2013, Raultledge taylor and francis group, New Delhi.

6- Advani lal pandey R.S "Respectives in Desability & Rehbitation." pub: vikas Publishing House 1995.

7- Ahuwalia H.P.S Major, Singh Dr. J.P " Human Resources Develelopment in the Area of Disability Rehabitation."

8. Alpert J. Merna, the cronically disabled elderly in society (contribution to the study of disability) 1994 Greenwood pub group inc.

9. Albert C, Patterson, Financial incentives for americans with disabilities 2010, Nova Science Publishers inc.

10. Bariks Disabled in India 2009, Adhyayan Publishers and distributors.

11. Barnes Disability, Poliety press.united kingdom, 2003.

12. Barton Oliver, Barners, disability studies today 2002, Black well Publishers.

13. Bhaskar Rao Digourti, Discovery Publishing House Pvt. Ltd, New Delhi 2013. web. www.discovery publising group.com

14- Bhattachariya Sanjay "Social Work Administration and Development, Hyderabad 2006.

15. Biplab Sarkar, Impact of welfare schemes on disabled youth in Falakata Block, A study in 2012 LAP Lamber Academic publishing.

16. Brueggemann Jo Brenda and Alberecht L, Arts and Humanities, Sage references, New Delhi 2012.

18- Chakraborthy Ashok, Cheterji Dr. Atana, Gangululy Dr. G.P, Mukhapandey Abhra " Mental Retradation Kincsiology & First aid part-I- (RCI) kanishka publication 2006.

19. Colin Barnes in 1997, Published A Legacy of oppression: A history of disability in western culture in Barton and Mike Oliver (eds) Disability studies today cambridge polity press.

20. Corker Mairian and French Sally, Diasbility discourse, open

university press, Buckingham 2002.

21- Dash Dr. MK, Singh Dr. J.P "Disability Development in India" Kanishka publishersm Distributors New Delhi 2005.

22. Depoy Elizabeth, Gilson French Stehen, 2011, Sage Publication, New Delhi.2011

23- Devi K. Ranjana "Social Welfae Models Concepts & Theories". Omega Publications New Delhi - 2009.

24- Devi K. Ranjana "Social Work philosphy Concepts and Dimentions. New Delhi 2009.

25- Dhawan Sikha, "Disability and Rehbitation". pup Arisc publishers & Distributors New Delhi 2011.

26- Dutt B.S.V, Krishna V.V, Rao K.H "Disabled person" Discovery publishing house New Delhi 2001.

27. Etmanski Al, Safe and secure, six steps to creating a good life for people with disabilities, RDSPED in 2009.

28. Feldman Heldi, Regesigning health care for children with disabilities strengthenining inclusion contribution and health 2014, Brookers publising.

29- Gandhari P.K, Mohsini s.P "The physically Handicaped & the Government" Seema publications Delhi 1982.

30- Goel S.L. "Social Welfare Administration (1) Addintion 2010.

31- Goel S.L "Social Welfare Administration (Social Justice & Empowerment) ED (2) Deep & Deep publication. New Delhi 2010.

32- Goodey Dan "Disabilities Studies. An Interdisciplinary Introducation". Sage publication London 2010.

33- Goodey Dan "Disablity Studies, An Interdisciolinary Introduction pub: Sage New Delhi 2011.

34- Govinda Dr. L Rao "Percpectives on Special Education (Vol 1)" pub :Neelkamal publications & Pvt Ltd. Educational publishers. New Delhi 2007.

35- Gururani G.D "Menral Health & Hygiene" Akansha publication House New Delhi 2006.

37- Hans Asha, patri Annie "Woman Disability & Identity" Sage publication New Delhi 2006.

38- Henderson Bruse & O Strander Noam "Understanding Disability Studies & Performance Studies" pub: Rautledge London & Newyork 2010.

39- nsa Kalsing "Disability & Social exclusion in Rural Development" Rawat publication Hyderabad 2006.

40. J. Davis Lennard, the disability studies Reader, Second edition, Routlege New York 2006.

41. Jayate Satyameva, Rights of the Disabled Persons http/Scholar.google.co.in, www.satyamevajayate.in in 2015.

42- Tha Jainendra Kumar "Encyclopaedia of Socail Work." New Delhi.

43- Karna G,N " Disability studies in India". Rstrospects and prosospects". pub: Gyan publishing house New Delhi-2001.

44. K. Devi Ranjaa, social welfare, models concepts and theories 2009, Omega publications, New Delhi.

45- Kannedy paul "psycological Management of Physical Disabilities a practitioners Guide". pub: Rutled London & New York-2007.

46. JR. O William, Maccag, The disabled in the Soviet Union past and present, theory and practice 1989, University of Pitts burgh.
47. Kelstern win Man, Jongss S.Ed M.A Winkelstern, Hulie Ir, Jr, Jangsma, E Authur, The special education treatment Planner 2001.
48. Klaring Insa, Disability and Social Exclussion in Rural India, 2007, Rawat Publication.
49. Kohli SA, Social services to disabled (Research in Social Welfare) Vol.2, 1997, Anmol publications pvt. Ltd.
50. Kothari Jayria, the future of disability law in India / 2012 OUP India publication.
52. Leygood 'disability studies 2010' Sage Publications Ltd.
53- Liebig & Phoeb, Rajan Unduraya S "An Aging India".(perspective, prospective, & policies) pub: Rawat publication New Delhi 2005.
54. Linton Simi, Bastos Augusto claiming disability, knowledge and identity (Cultural front series) 1998 New York University press.
55. M. Parker Randall, Carl, Hansen E. Rehabilitation Counselling (Foundations-Consumers-Service Delivery) 1981, Allwyn and Bacon, Inc. Boston. London.
56- Machanic David "Mental Health & Social Policy". Pub: Prenctice Hall Englewood Cliffs 2006.
57. Dr. Kumar Subodh, Prof. P. Chandra Jaya, Dr. Roy Sumit, DSE (MR) Children with Mental Retardation and Associated Disabilites, Knishka publication Distribution, New Delhi 2007.
58. Maczka, Assessing physically disabled people at home 1990, Springer pub.

59. Maclachlan Malcolm, Swartz Leslie, disability and international development, towards inclusive Global health, 2009 Springer.

60. Mallika Iyer Rajive, Disability and the law Raturi in 2011, Universal Law Publication co pvt ltd.

61. Mandal B.B, the Physically Handicapped in Bihar, Institute of Social Research and Applied Anthropology Calcutta 1979.

62. Menderson Bruce and Ostrander Noam, understanding Disability studies and performance studies 2010, Routledge , NewYork.

63. Marlkani A.K, welfare of the disabled 01 edition mohit publication.

64. Mercer Barners, Exploring disability 2010, IInd edition, Blackwell Publishers.

65. Mercer Barnes, Disability 2003 Polity press. united kingdom, 2003

66. Metrotra Nilika Disability Gender Custate Policy, Exploring Margins, Rawat publication, Hyderabad 2013.

67. Mohsini S.R, Gandhi K, the physically Handicapped and the Government, 1982, Seema publication, Delhi.

68. Mori Yamagata, poverty reduction of the disabled 2014, Routledge.

69- Mulkherjee Manjomohan "Problems of Disabled People". The Associated publishers Delhi 2006.

70. Norrbam C.E Grigas J, Norrbam eric claes, mobility and transport for elderly and disabled persons, 1991 Gorden and Breach sciences.

71. Mercer Geof, Shakespear Tom, Barner Colin, Exploring disability, Asociological introduction 2009, Blackwell publishing Ltd. Ur.

72. Oliker Michael, Understanding disability from theory to practice second edition 2009, Macmillan. Germany 2009

73- Philip L.Safford, J.Elizabeth "Childre with Disabities in America A Historical Handbook & Guide". Pub: Greenwood press Westpost Connecticut Space London 2006.

74. Racino Ann Julie, Public administration and disability community services administration in the VS 2014, CRC10 Press.

75- Rao T.V "Human Resources & Development Experiences space Interventions, Strategies". New Delhi 2006.

76. Sally Swinsbury, Registered as disabled (LSE Social administration occasional papers) 1970. Harper Collins distribution services.

77. Singh P.J, Disability Development in India 2005, Neha Publishers and Distributors.

78- Shariff Abusaleh India: Human Development Report, Pub Oxford University Press, 1999.

79- Sharma S,K "Projection of Human Resources requirment in the field of Rehabiltation of persons with Disabilities.

80. Shildrick Margrit, Dangerous Discourses of disability subjective and sexuality, palgrave macmillan New York.2012

81. Spicker Paul, Social Policy (Themes and approaches 2010, Rawat publicationa Jaipur, India PG (121-127)

82. Swartz Leslie, Maclachlan Malcom, Disability and international development: Towards inclusive Global health, 2009, Springer.

83- Therissia Kutly A.T "Principles of Mangament in Employment of persons with Mental retardation". Kanishka publication New Delhi 2006.

84. Thulral Ganguly Enakshi, Every Right for Every child Governance

and accountability 2011. Routledge taylor and Francis Group New Delhi.

85. Tremain, Foucault and the government of disability, 2005 University of Michigan press.

86- Uma Dr. Tuli "Better care of children with locotomotor Disabilities, Marching A Head of better locomotor. Pub; Volentary Health Association of India. New Delhi 2000.

88. Vaugh Jacqueline, Switzer disabled Rights 2003, Georgetown University pr.

87. Vanags Alise, Creating livable communities for people with disabilities (disability and the disabled issues, Laws 2010 Nova Science publishers inc.

89. Vaughri Jacqueline, Disabled Rights: American disability policy and the right for equality, Switzer 2003, Georgetown University press.

90. Watson Nik, Disability Major themes in health and social welfare, Routeledge laytor and fronsic group, London 2008.

91. Wilson John Sir, Disability prevention the Global Challanges Oreford University Process New York 1953.

92- Wilson Sir Joan "Disabity Prevention the Global Challenge Oxford University press New York 1993.

93- Yugandhar B.N "Awarness Rising of Public Administration in mainstream Development Core-carriculum Unit V2 -Development for the Disability programme Espac spidgs.

مضامین

1۔اثر اظہار، ہمادری کے مستحق معذور بچے، ماہنامہ، یوجنا نئی دہلی، اپریل2009،ص:39-38۔

2۔اصلاحی نظام الدین، معذوروں کا سماج میں مقام سیرت کی روشنی میں افکار ملی، ستمبر2001،ص:93-90۔

3۔اقبال عظیم، معذوروں کی آخری امید، جئے پور فورٹ، ماہنامہ یوجنا، نئی دہلی، نومبر2011،ص:44-43۔

4۔اکبر محمد، ہندوستان میں معذور کا موقف، ماہنامہ یوجنا، نئی دہلی، اپریل2013،ص:39-36۔

5۔اوشا پروفیسر مشرا، سروج موینکا، دیہی معذورین، ماہنامہ یوجنا، نئی دہلی، اپریل2013،ص:30-28۔

6۔اوماڈاکٹر تلی، شمولیت پر مبنی تعلیم کو حقیقی بنانا، ماہنامہ یوجنا اپریل2013،ص:15-10۔

7۔جگل کشور، راجیش ساگر، بھارت میں دیہی صحت، ماہنامہ یوجنا نئی دہلی، مئی2007،ص:28-37۔

8۔جہاں ثریت، صحت اور ہمارا بجٹ، ماہنامہ، نئی دہلی، مارچ2003،ص:44-42۔

9۔حبیب اللہ M.J، معذور افراد کیلئے ٹکنالوجی آلات، ماہنامہ، یوجنا نئی دہلی، مارچ2003،ص:21-18۔

10۔سریتا ابراد، نینالوگوں کو نابینا افراد کی دنیا سے متعارف کرانے کی کوشش ماہنامہ یوجنا نئی دہلی، جنوری2013،ص:10-5۔

11۔سنگل ڈاکٹر ندھی، معذور بچوں کی تعلیم، ماہنامہ یوجنا، اپریل2013،ص:20-18۔

12۔شیاما چونا اور ریتو جنچہ، عام اسکول میں اپاہجوں کی تعلیم، ماہنامہ یوجنا، نئی دہلی، جون2010،ص:15-14۔

13۔عابدی جاوید، شرما درودی، معذور افراد اور انکے مسائل، ماہنامہ یوجنا، اپریل2013،ص:9-7۔

14۔علی عرفان، موتیابند، اسباب وعلاج، ماہنامہ یوجنا نئی دہلی، دسمبر2007،ص:33-32۔

15۔ککڑ سوتی، معذوری کی تفہیم، ماہانہ یوجنا، اپریل2013 میں 6-3۔

16۔گپتا جگدیش، بھراپن ماہنامہ یوجنا نئی دہلی، اپریل2003،ص:41-40۔

17۔نازنین رخسار، ہم بھی انسان ہیں تمہاری طرح، ماہنامہ یوجنا، نئی دہلی، جنوری2012،ص:65-64۔

Articles:-

1- Abidi Javed, Sharma Dorodi, Disability as a Human Rights Issue: Inida's Invisible minority in the policy Realm, Youjna April 2013,

Page No. 9-11.

2- Addlakha Renu, women with visual disabilities and the women's movement, (EPW) February 4, 2017, Vol:5, Page no: 12-15

3- Biswas Ranita, playing Blind Social Welfare, February 2013, page no. 10-12.

4- Brein V.O, Gerald, Eugenics Gentetics and The Minority Model of Disabilities: Implications for Social Work Advocacy, Social Work, October 4, 2011, Volume 56, Pg. No. 347-354.

5- Chaudhuri Leni, Women with Disabilities: Gendered Impairment, Youjna april 2013, page no.44-48.

6- Chaurasia Devarshi, Accesibility in Transport: Inclusive Designs, Youjna, May 2016, Page no: 58-61

7- Chhangte Lalhruaitluangi and Sarathy Kalpana, psyco Social challenges of women with Disability in Aizwal. Maizoram, social welfare , February 2013,Page No.25. 29.

8- Davar Bhargavi v, social Definiation of phyco-social Disability, Youjna April 2013, page no. 34-35.

9- Das PC, Financial Inclusion of the Differently-abled, Yojana May 2016, Page no 13-15

10- Dey Arunima, Empowering the Differently-abled: Best Practices Approach, Ypujna May 2016, Page no: 55-57

11- Dhar Pranjal. Portayal of Disability in Literature and cinema, Youjna april 2013, page no. 31-33.

12- Gupta Ruchika, Mishra A.K, "Disability Index a Measure of Deprivation among Disabled." Economic and Political Weekly, September 23, 2006. Pg. No. 4026-4029.

13- Gurpur Shashikala, Sekhar Viswesh, Empowerment of the Disabled from objects of charity to subjects with Rights, (EPW) February 25,

2017, Vol no:8, Page no: 17-21

14- Jagdish, K. Patel, Durgabai Deshmukh Programme Workshop on Integrated Education Employment of the Blind-A new Perepective Published by Council for Scocial Development October 21-22, 1982 Pg. 150.

15- Jagani Devi, Theorising the Disability Experience 'Power' is the key, (EPW) December 16, 2017, Vol: 50, Page no: 80-87

16- Kacker Stuti, Understanding Disabiltity, Youjna April 2013, Page no.4-8.

17- Kaur Naunidhi, Special Children Break Free Social Welfare, 2011, Page. No. 29-31.

18- Khan Danish , Fathema Ismail. pioneer in polio activism, Social welfare, February 2013, page no. 16-18.

19- Khare Rachna, Social Equity and Inclusion by Educational Space Design, Yojna May 2016, Page no: 31-35

20- Kothari Jayna, the UN Convention on Rights of persons with Disabilities: An Engine for Law Reform in India, (EPW) May1, 2010, Vol:18, Page no: 65-71

21- Kumar Kapil, Singh Amit, ICT for the Differently abled Yojana, May 2016, Page no: 41-48

22- Lal Neeta, Theatre therapy for the Disabled, Social Welfare February 2013, page no. 20.

23- Limaye Sandhya, Social Inclusion for the Differently-abled: Issues and strategies, Youjna May 2016, Page no: 37-39

24- Limaye Sandhya, social empowerment for differently abled, Yojana August 2018, Page no: 33-35

25- Laskar Baharul Islam, Sorma Archana, Disabled School children and their challenges. A Case study of Sipajhar, (EPW) September 9, 2017, Vol:36, Page no: 39-45

26- Mandal Saptarshi, Adjudicating Disability: Some Emerging Questions, (EPW) December 4, 2010, Vol:49, Page no: 22-25

27- Mander Harsh, Living with hunger: Deprivation among the Aged, single, women and people with Disability, Economic and political weekly, April 2008, page no. 87-98.

28- Mehrota Nilika, Disability Rigths Movement in India, Politics and Practice, Economic and polictical weekly, February(5) 2011 page no. 65-72.

29- Mitra Sophe Samba moorthi, Disability Estimate in India, Economic and Political Weekly, September(23) 2006, page no. 4022-4029.

30- Monga Preeti, loss of signt never means saying no to life. Social welfare, Febuary 2013, page no. 7-9.

31- Pallavi Aparna, Fuelling Aspirations, Social Welfare February 2013, page no. 21-23.

32- Pain Paromita, Have you Heard This? Disability wont stop these Girls, Social Welfare February 2013, page no. 14-16.

33- Raghavan Shanti, Skill the Differently-abled, Yojana May 2016, Page no 10-11

34- Raheja Gaurav, Accessibility, towards Inclusion of PWD's, Yojana May 2016, Page no 26-28

35- Ranganathan Namita, Childrens Mental Health: Role of Schools, Economic Political weekly, May (17)2008, page no. 19-21.

36- Rao, Indumathi, Differently-abled: Scaling up Educational Rights and opportunities, Yojana May 2016, Page no:6-9

37- Rani Shashi, Health and Safety of Differently abled: Integrated Strategies, Youjna, May 2016, Page no: 48-53

38- Rao, Nandini, Voicing Anger Silently: Challenglling voilence against Deaf women, Social Welfare, February 2013, page no. 6.

39- Shannon Patrick and Tappan Christine, Identification and Assessment of Children with Developmental Disabilities in Child Welfare. Social work, volume 56, October 2011, Page no: 297-305

40- Shashi Avinash, Disability and Denial of Banking Services (EPW) March 4, 2017, Vol:9, Page noL 4-5

41- Shunnon Patric and Tappan Chiristine, Identification and Assesments of Children With Development Disabilty in Child Welfare, Social Work, October 56, 2011, Pg. No. 297-305 .

42- Singal Nidhi, Education of children with disabilities need fo for Greater Reflection, Youjna April 2013, page no.27-29.

43- Sunada Mary G, Serving the Mankind with Dyslexia, Youjna April 2013, page no. 36-37.

44- Vijay Hema, Dance Doctor With Special moves for Special Children, Socail welfare, February 2013, page no. 18-19.

45- Vijay Hema, Unable to walk, talk or write, Young Bahvana welfare, February 2013, page no. 12-14.

46- 31-Natoranjan Poonam, "Intellectual and Developental Disabilities, Youjna April 2013, Page No. 13-18.

اخبارات:۔ News Papers

1۔ دکن کرانیکل، حیدرآباد۔

2۔ دی ٹائمس آف انڈیا، حیدرآباد۔

3۔ دی ہندو، حیدرآباد۔

4۔ روزنامہ اعتماد، حیدرآباد۔

5۔ روزنامہ سیاست، حیدرآباد۔

6۔ روزنامہ منصف، حیدرآباد۔

7۔ روزنامہ ساکشی (تلگو) حیدرآباد۔

8۔ روزنامہ ای ناڈو (تلگو) حیدرآباد۔

9۔ روزنامہ ویلگو،حیدرآباد

Website :- ویب سائٹ

1. www.socialjustice.nic.in

2. www.ccdisabilities.org

3. www.nationtrust.org.in

4. www.rehabcouncil.org

5. www.ayjnihh.org

6. www.nivw.org.in

7. www.india_future.com/nioh.

8. www.vcdata.com/company.html?comyiinfo=women-development _child_welfare_and_disabled_welfare_department

9. www.socialustice.nic.in/policeisacts3.php.

10. www.punarbhava.in/indexphp.

11. www.cwds.org/liabrary/library.htm.

12. www.indiankan.oun.org/doc/137168/-

13. www.wcds.op.nic.in/BWKTIACT/chapter 16html.

14. www.bbc.co.ok/bitesize/higher/busniess-mangement/human_ resources_management_importance.html.

15. www.indepcndentiving.org/docs4/ahuja.html.

16. http://apvcc.ap.in/trgprd.html.

17. www.rd.ap.gov.in

18. www.who.int/topics/disabilities/in/source.

19.https://www.britannica.com/topic/United-Nations-Declaration-on-the-Rights-of-Disabled-Persons

20.

https://en.m.wikipedia.org/wiki/Convention_on_the_Rights_of_Persons_with_Disabilities

https://disabilityaffairs.gov.in/content/

https://disabilityaffairs.gov.in/content/page/visionmission.php

https://www.ayjnihh.nic.in/about-institute

http://nivh.gov.in/index.php

https://niepid.nic.in/contac

حکومت تلنگانہ

خلاصہ

محکمہ برائے خواتین، اطفال، معذورین و معمر شہریان ۔ قانون حقوق معذورین بابت 2016 کی دفعات 101(1) اور (2) کے تحت قواعد حقوق معذورین ریاست تلنگانہ بابت 2018۔

محکمہ خواتین، اطفال، معذورین اور معمر شہریان (اسکیمات)

جی او ایم ایس نشان: 3 مورخہ: یکم رمئی 2018

پڑھا جائے:

قانون حقوق معذورین بابت 2016 (مرکزی قانون نشان 49 بابت 2016)

☆☆☆

حکم:

حسب ذیل اعلان ریاست تلنگانہ کے جریدہ مورخہ یکم رمئی 2018 کے غیر معمولی شمارے میں شائع کیا جائے گا۔

اعلان

قانون حقوق معذورین بابت 2016 کی دفعات 101(1) اور (2) بابت 2016 (مرکزی قانون نشان 49 بابت 2016) کے ذریعہ محصلہ اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے حکومت تلنگانہ حسب ذیل قواعد وضع کرتی ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے:

ا۔ مختصر نام، توسیع اور نفاذ:

(1) یہ قواعد قواعد حقوق معذورین ریاست تلنگانہ بابت 2018 سے موسوم ہو سکتے ہیں۔

(2) ان قواعد کا اطلاق تمام ریاست تلنگانہ پر ہوگا۔

(3) ان کا نفاذ سرکاری جریدہ میں ان کی تاریخ اشاعت سے ہوگا۔

2. تعریفات:

(1) ان قواعد میں، تاوقتیکہ سیاق وسباق اور طور پر مطلوب نہ ہو؛

(a) ''قانون'' سے مراد قانون حقوق معذورین بابت 2016 (مرکزی قانون نشان 49 بابت 2016)؛

(b) ''سند'' سے مراد قانون کی دفعہ 57 کی شق (1) میں محولہ اجرائی سند کے مجاز حاکم کی جانب سے جاری کردہ سند معذوری؛

(c) ''سند رجسٹریشن'' سے مراد قانون کی دفعہ 50 کے تحت مجاز حاکم کی جانب سے جاری کردہ سند اندراج؛

(d) ''ریاستی مشاورتی بورڈ'' سے مراد قانون کی دفعہ 66 کے تحت تشکیل کردہ بورڈ؛

(e) ’’ضلع سطحی کمیٹی‘‘ سے مراد قانون کی دفعہ 72 کے تحت ریاستی حکومت کی جانب سے تشکیل کردہ ضلع سطحی کمیٹی؛

(f) ’’فارم‘‘ سے مراد ان قواعد سے منسلکہ فارم؛

(g) ’’ریاست‘‘ سے مراد ریاست تلنگانہ؛

(h) ’’ریاستی کمشنر‘‘ سے مراد قانون کی دفعہ کے تحت 79 اوران قواعد کے لحاظ سے ریاستی حکومت کی جانب سے مقرر کردہ ریاستی کمشنر؛

(i) ’’ریاستی فنڈ‘‘ سے مراد قانون کی دفعہ (1)88 کے تحت قائم کردہ فنڈ؛

(2) وہ الفاظ اور اظہارات جو یہاں استعمال کئے گئے ہیں اور صراحت نہیں کی گئی لیکن قانون میں صراحت کردہ ہیں قانون میں ان کے متعین کردہ مفہوم میں لئے جائیں گے۔

3. ریاستی تحقیقی کمیٹی برائے معذورین:

(1) ریاستی سطح پر تحقیقی کمیٹی برائے معذورین حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہوگی جو اس طرح ہیں:

۱۔ کمشنر، صحت و بہبودی خاندان	صدرنشین
۲۔ ڈائرکٹر، بہبودی معذورین و معمر شہریان، حیدرآباد	رکن/کنوینر
۳۔ ڈائرکٹر، تلنگانہ ودیا ودھان پریشد	رکن
۴۔ ڈائرکٹر، قومی ادارہ برائے اختیارات معذورین اختراعی معذوریوں کی حامل (دویانگ جن) یا ان کے نمائندہ	رکن
۵۔ ڈائرکٹر، قومی ادارہ برائے بصارتی معذورین، سکندرآباد یا ان کے نمائندہ	رکن
۶۔ ڈائرکٹر، قومی ادارہ برائے سمعی معذورین، سکندرآباد یا ان کے نمائندہ	رکن
۷۔ سپرنٹنڈنٹ، ادارہ برائے امراض دماغ، ایرہ گڈہ، حیدرآباد	رکن
۸۔ بصارتی معذورین، سمعی معذورین، دماغی معذورین اور ہڈیوں کے معذورین کی خدمت میں مصروف غیر سرکاری تنظیموں سے فی کس نمائندہ جسے ڈائرکٹر، بہبودی معذورین کی جانب سے نامزد کیا جائے گا۔	رکن

(2) صدر نشین کسی بھی ماہر کو خصوصی مدعو کی حیثیت سے مدعو کر سکتا ہے۔

(3) نامزد اراکین کی میعاد تاریخ تقرری سے تین سال کی مدت کے لئے ہوگی لیکن نامزد اراکین ایک اور میعاد کے لئے دوبارہ نامزدگی کے لئے اہل ہوں گے۔

4. محدود سرپرستی:

(1) کوئی بھی ضلع عدالت یا مقرر کردہ حاکم جسے ریاستی حکومت کی جانب سے اپنے طور پر یا کسی اور طور پر مقرر کیا گیا ہو، معذور شخص کے حق میں کوئی قانونی بندش سے متعلق فیصلہ لینے کے لئے محدود سرپرستی کی حمایت عطا کرے گا۔

(2) ضلع عدالت یا مقرر کردہ حاکم معذور شخص کے لئے محدود سرپرستی عطا کرنے سے قبل اس بات کا اطمینان حاصل کرے گا کہ مذکورہ شخص اپنے طور پر قانونی بندش والا فیصلہ لینے کے موقف میں نہیں ہے۔

(3) ضلع عدالت یا مقرر کردہ حاکم، محدود سرپرستی عطا کئے جانے سے متعلق درخواست کی تاریخ وصولی یا اس طرح کی محدود سرپرستی کی ضرورت سے اس کی واقفیت کی تاریخ سے دو ماہ کی مدت میں ترجیحی طور پر فیصلہ لے گا۔

(4) شق (1) کے تحت تقرر کے مطابق محدود سرپرستی کی مدت اہلیت ابتداءً پانچ سال کی مدت کے لئے ہوگی جس میں ضلعی عدالت یا متعین حاکم کی جانب سے جیسا کہ معاملہ ہوسکتا ہے، اس میں مزید توسیع کی جاسکتی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ ضلع عدالت یا متعین حاکم محدود سرپرستی کی مدت میں توسیع کرتے ہوئے وہی طریقہ کار اختیار کرے گا جیسا کہ ابتدائی سرپرستی عطا کرتے وقت کی گئی تھی۔

(5) اس طرح کی محدود سرپرستی عطا کرتے ہوئے عدالت یا متعین حاکم محدود سرپرستی کی حیثیت سے تقرر کے لئے ایک مناسب شخص پر حسب ذیل ترجیحات کے مطابق غور کرے گا:

(a) معذور شخص کے والدین یا بالغ اولاد ہو؛

(b) سگے بھائی یا بہن ہوں؛

(c) دیگر خون کے رشتہ دار یا نگران کار یا علاقہ کی ممتاز شخصیت

(6) صرف ایسے افراد کا جو 18 سال سے تجاوز کر چکے ہوں اور جو مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (مرکزی قانون نشان 1، 1947) میں مصرحہ کسی قابل دست اندازی جرم کے لئے ماضی میں قصوروار قرار نہ دیئے گئے ہوں، تقرر کیا جائے گا۔

(7) شق (1) کے تحت تقرر کردہ محدود سرپرست معذور شخص سے اس کے حق میں کوئی بھی قانونی بندش کا فیصلہ لینے سے قبل تمام معاملات میں مشورہ کرے گا۔

(8) مقرر کردہ محدود سرپرست اس بات کو یقینی بنائے گا کہ معذور شخص کے حق میں لیا گیا قانون بندش کا فیصلہ معذور شخص کے مفاد میں ہو۔

(9) ولیج ریونیو آفیسر یا منڈل ریونیو آفیسر جس کی معذوری کے حامل شخص سے قربت ہو وقفہ وقفہ سے تنقیح کرے گا کہ؛

a) قانونی سرپرستی کے تحت معذور افراد کی بہتر حالت کے بارے میں؛

b) شق (1) کے تحت تقرر کردہ قانونی سرپرست کا رویہ اس کے عہد کی تکمیل کے سلسلہ میں؛

مگر شرط یہ ہے کہ شق (9) میں شراحت کردہ متعلقہ عہدیدار تنقیح کے عمل کے دوران کسی بھی وقت اگر مطمئن نہ ہوتو، وہ یہ بات سرپرستی عطا کرنے والے حاکم کے علم میں لائے گا۔

ولیج ریونیو آفیسر یا منڈل ریونیو آفیسر کو محکمہ کے ضلع بہبودی عہدیدار/معاون ڈائرکٹر کو رپورٹ پیش کرنا ہوگا۔

(10) تا حال جیسا کہ دماغی معذورین، خود تسکینی کا شکار، دماغی مفلوج اور متعدد معذوریوں میں مبتلا افراد کے معاملات ہیں، قانون قومی ٹرسٹ کے تحت تشکیل کردہ مقامی سطح کی کمیٹی کی جانب سے تقرر کردہ سرپرست بھی نافذ العمل ہوں گے۔

5. رجسٹریشن کی سند کے لئے درخواست اور حوالگی:

(1) معذور افراد کے لئے ادارہ قائم کرنے یا چلانے کا خواہشمند شخص قانون کی دفعہ 51 میں محولہ ضلع کے مجاز عہدیدار کو فارم 'اے' کے ذریعہ درخواست دے سکتا ہے۔

(2) شق (1) کے تحت پیش کردہ ہر درخواست کے ساتھ حسب ذیل منسلک ہوں:

(a) معذورین کی خدمت سے متعلق دستاویزی شہادت؛

(b) دستور یا ادارہ کو چلانے والے قوانین یا ضوابط

(c) تاریخ درخواست سے قبل گزشتہ تین سال میں وصول کردہ گرانٹس کی تفصیلات اور تنقیح شدہ بیانات؛

(d) ادارہ میں برسرکار افراد کی جملہ تعداد اور ان کی متعلقہ ذمہ داریوں سے متعلق بیان؛

(e) ادارہ میں برسرخدمت پیشہ ور ماہرین کی تعداد؛

(f) ادارہ کی جانب سے برسرکار رکھے گئے پیشہ ور ماہرین کی قابلیوں سے متعلق بیان؛

(g) درخواست گزار کی رہائش کا صداقت نامہ۔

(3) شق (1) کے تحت دی گئی ہر درخواست میں متعلقہ ادارہ کے لحاظ سے درکار حسب ذیل تقاضوں کی تکمیل کرنی ہوگی، یعنی:

(a) یہ کہ ادارہ معذور افراد کی خدمت میں اتنی مدت سے مصروف کار ہو کہ وہ اس تاریخ سے قبل جب کہ درخواست دی گئی، تین سال سے کم عرصہ نہ ہو؛

(b) یہ کہ ادارہ، قانون اندراج انجمنان ہند بابت 1860 (مرکزی قانون XXI بابت 1860) کے تحت یا ریاست تلنگانہ میں وقتی طور پر نافذ کئے گئے کسی اور قانون کے تحت مندرج ہو اور ایسے سند اندراج کی نقل سوسائٹی کے قوانین اور یادداشت الحاق کے ہمراہ درخواست سے منسلک کی جائے۔

(c) یہ کہ ادارہ کسی فرد واحد یا افراد کی اجتماعیت کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے نہ چلایا جارہا ہو؛ ایک حلفنامہ پیش کرنا ہوگا۔

(d) یہ کہ ادارے نے باز آبادکاری کونسل ہند یا میڈیکل کونسل آف انڈیا سے یا کسی اور پیشہ ورانہ ادارے سے جو کہ ایسے پیشہ ور ماہرین کو سند کی اجرائی کے مجاز ہوں، رجسٹرڈ پیشہ ور ماہرین کی خدمات معذور بچوں کی خصوصی ضروریات کی تکمیل کے لئے حاصل کئے ہوں۔

(e) یہ کہ ادارے کے پاس معذور افراد کو تدریس اور اکتساب کا مناسب مواد دستیاب ہو؛

(f) یہ کہ ادارے نے حاکم مجاز کے پاس گزشتہ تین سال کی سالانہ رپورٹس اور تنقیح شدہ کھاتے جمع کروائے ہوں؛ اور

(g) ادارہ نے اس کے عہدیداروں کے آدھار کارڈ، فوٹو، پیان کارڈ جمع کروائے ہوں۔

(4) اس قاعدہ کے تحت مصلہ سند اندراج، تاوقتیکہ قانون کی دفعہ 52 کے تحت منسوخ نہ کیا گیا ہو، اس کی تاریخ اجرائی یا تجدید سے پانچ سال کی مدت کے لئے قابل قبول ہوگا۔

(5) متعلقہ ضلع کے ضلع بہبودی عہدیدار' محکمہ خواتین، اطفال، معذورین و معمر شہریان ان قواعد سے منسلکہ فارم بی میں رجسٹریشن کے لئے درخواست دینے والے اداروں کو اندرون 90 یوم سند اندراج (رجسٹریشن سرٹیفکٹ) جاری کرے گا۔

(6) ایسے تمام اداروں کو جو پہلے ہی سے رجسٹرڈ ہوں، ان قواعد کے تحت تازہ اسنادات اندراج حاصل کرنا ہوگا۔

(7) سند اندراج کی تجدید کے لئے درخواست شق (1) کے تحت اسی انداز میں سابق سند اندراج کے ہمراہ پیش کرنا ہوگا جیسا کہ پہلی سند کی اجرائی کے لئے درخواست دی گئی تھی:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی درخواست اس طرح کی سند کی اہلیتی مدت ختم ہونے سے ساٹھ ایام قبل دی گئی ہو؛

مگر مزید شرط یہ ہے کہ ضلع بہبودی عہدیدار' محکمہ خواتین، اطفال معذورین اور معمر شہریان سند اندراج کی تجدید کے لئے دی گئی درخواست پر 60 یوم کے بعد لیکن 120 دن بعد نہیں، غور کرسکتا ہے اگر وہ اس طرح کی تاخیر کے لئے دی گئی وجوہات سے مطمئن ہو۔

(8) اگر تجدید سند اندراج کے لئے درخواست شق (7) کی شرط میں صراحت کے مطابق اس کی مدت ختم ہونے سے قبل دی جائے تو ایسی صورت میں سند اندراج (رجسٹریشن) درخواست پر احکام جاری ہونے تک کارکرد ہوگی اور سند اندراج اس وقت کالعدم متصور ہوگی جب اس کی تجدید کے لئے درخواست مذکورہ شرط میں صراحت کے مطابق اندرون ساٹھ ایام نہ دی گئی ہو۔

(9) شق (1) یا شق (5) کے تحت دی گئی ہر درخواست، جس کے بارے میں قانون کی دفعہ 51 کے شق (1) میں محولہ مجاز حاکم اس بات سے مطمئن ہو کہ قانون اور ان قواعد کے تحت سند اندراج کی حوالگی کے لئے درکار تقاضوں کی تکمیل کی گئی ہے، مابعد نوے (90) یوم کی مدت میں اس کی یکسوئی کردے گا۔

6. ضلع بہبودی عہدیدار کے حکم کے خلاف اپیل ۔

کوئی بھی شخص جو قانون کی دفعہ 51 کے شق (1) میں محولہ ضلع بہبودی عہدیدار کی جانب سے سند اندراج کی اجرائی سے انکار یا سند اندراج کی تنسیخ کے حکم سے اختلاف کرتا ہو، ایسے حکم کی تاریخ اجرائی سے اندرون تین ماہ اپیلی حاکم، ڈائرکٹر محکمہ بہبودی معذورین، معمر شہریان سے اس حکم کے خلاف اپیل کرسکتا ہے، اور اپیلی حاکم اس معاملہ میں تحقیقات کے بعد جیسا کہ وہ مناسب تصور کرتا ہو، اور درخواست گزار کو سماعت کا موقع دیئے جانے کے بعد اس طرح کا حکم دے سکتا ہے جو کہ وہ موزوں متصور کرے۔ اپیلی حاکم کا حکم قطعی ہوگا۔

7. حاکم برائے اجرائی سند معذوری کے فیصلہ کے خلاف اپیل:

(1) سند معذوری کی اجرائی سے متعلق حاکم کے فیصلہ سے اختلاف کرنے والا کوئی بھی فرد فیصلہ کی تاریخ سے نوے (90) ایام میں ریاستی حکومت کی جانب سے اس مقصد کے لئے قانون کی دفعہ 59 کی شق (1) کے تحت مقرر کردہ اپیلی حاکم سے حسب ذیل انداز میں اپیل کرسکتا ہے:

(a) اپیل میں مختصر پس منظر اور اپیل دینے کی وجوہات کا تذکرہ ہو۔

(b) اپیل کے ساتھ عہدیدار مجاز اجرائی سند کی جانب سے جاری کردہ مکتوب استرداد یا سند معذوری کی نقل منسلک کی جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں معذور شخص کمسن ہو یا ایسی معذوری سے متاثر ہو جو اسے اس طرح کی ازخود اپیل کرنے میں مانع متصور ہوتی ہو، تب یہ اپیل اس کے حق میں اس کے قانونی یا محدود سرپرست کی جانب سے جیسی بھی صورت ہو کی جاسکتی ہے۔

(2) ایسی اپیل موصول ہونے پر اپیلی حاکم درخواست گزار کو اس کا معاملہ پیش کرنے کا موقع دے گا اور اس کے بعد ایسا معقول اور تفصیلی حکم جاری کرے گا جیسا کہ وہ موزوں متصور کرسکتا ہے۔

8. ریاستی مشاورتی بورڈ:

(1) ریاستی مشاورتی بورڈ مشتمل ہوگا:

(a) ریاستی حکومت میں معذورین کے امور سے نمٹنے والے محکمہ کا انچارج وزیر، صدرنشین بہ اعتبار عہدہ ہوگا؛

(b) معذورین امور، اسکولی تعلیم، خواندگی اور اعلیٰ تعلیم، بہبودی خواتین واطفال، مالیہ ومنصوبہ بندی، عملہ وتربیت، طب، صحت وخاندانی بہبود، دیہی ترقیات، پنچایت راج، صنعتی پالیسی وفروغ، محنت وروزگار، بلدی وشہری ترقیات، امکنہ وانسداد شہری غربت، سائنس وٹکنالوجی، اطلاعاتی ٹکنالوجی، سرکاری ادارہ جات، امور نوجوانان وکھیل کود، شوارع اور حمل ونقل کے محکمہ جات یا کوئی دیگر محکمہ کے جو کہ ریاستی حکومت ناگزیر متصور کرتی ہو، ذمہ دار معتمدین برائے ریاستی حکومت اراکین بہ اعتبار عہدہ ہوں گے؛

(c) ریاستی مقنّنہ کے تین ارکان جن میں دو مقنّنہ اسمبلی کی جانب سے اور ایک مقنّنہ کونسل کی جانب سے منتخب ہو، اراکین ہوں گے؛

(d) اراکین کو ریاستی حکومت کی جانب سے نامزد کیا جائے گا؛

(i) پانچ اراکین جو معذوری وبازآبادکاری کے میدان میں خدمت کے ماہر ہوں؛

(ii) پانچ اراکین کو ریاستی حکومت کی جانب سے گردشی طرز پر نامزد کیا جائے گا تاکہ اضلاع کی نمائندگی اس طور پر کریں جیسا کہ صراحت کی جاسکتی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی فقرہ کے تحت کوئی بھی نامزدگی متعلقہ ضلع نظم ونسق کی سفارش کے علاوہ کی جائے گی؛

(iii) دس افراد جہاں تک ممکن ہو عملاً، معذور افراد ہوں تاکہ غیر سرکاری تنظیموں یا انجمنوں کی نمائندگی کریں جو معذوری کے بارے میں فکر مند ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس فقرہ کے تحت نامزد دس افراد کے منجملہ کم ازکم پانچ خواتین ہوں گی اور ان میں سے کم ازکم ایک ایک فرد ایس سی اور ایس ٹی سے تعلق رکھتا ہوگا؛

(iv) ریاستی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے نمائندگان جو تین سے زیادہ نہیں ہوں گے؛

(e) ریاستی حکومت میں معذورین کے امور سے نمٹنے والے محکمہ کا عہدیدار جو جوائنٹ سکریٹری رتبہ سے کم نہ ہو، بہ حیثیت رکن معتمد بہ اعتبار عہدہ ہوگا۔

9. ریاستی مشاورتی بورڈ کے اراکین کے لئے بھتہ جات:

(1) ریاستی مشاورتی بورڈ برائے معذورین کے غیر سرکاری عہدیداران کو مذکورہ بورڈ کے حقیقی اجلاس کے ہر دن کے لئے فی یوم دو ہزار

روپئے کا بھتہ ادا کیا جائے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس کا ہر چھ ماہ میں کم از کم ایک مرتبہ اجلاس منعقد ہوگا۔

(2) ریاستی مشاورتی بورڈ قانون کی دفعہ 71 میں مصرحہ احکام کے تحت کارکردگی انجام دے گا۔

10. ضلع سطحی کمیٹی:

(1) قانون کی دفعہ 72 میں محولہ ضلع سطحی کمیٹی برائے معذورین ان عہدوں پر مشتمل ہوگی:

i. ضلع کلکٹر ۔ بہ اعتبار عہدہ صدر نشین

ii. سپرنٹنڈنٹ پولیس ۔ نائب صدر نشین

iii. صدر عاملہ عہدیدار، ضلع پریشد ۔ رکن

iv. پراجکٹ ڈائرکٹر، ڈی آر ڈی اے ۔ رکن

v. ضلع سماجی بہبود عہدیدار ۔ رکن

vi. ضلع تعلیمی عہدیدار ۔ رکن

vii. پبلک پراسیکیوٹر ۔ رکن

viii. سیول سرجن یا ضلع کوآرڈینیٹر اسپتالی خدمات ۔ رکن

ix. ضلع اسپتال کا ماہر امراض دماغ ۔ رکن

x. ضلع کے سرکردہ بینک کا منیجر ۔ رکن

xi. پراجکٹ ڈائرکٹر، مشن برائے انسداد غربت، شہری علاقہ جات ۔ رکن

xii. سپرنٹنڈنگ انجینئر، شوارع و عمارات ۔ رکن

xiii. ضلع افسر رابطہ عامہ ۔ رکن

xiv. پراجکٹ ڈائرکٹر، شہری سماج ترقیاتی پروگرام (بلدی کارپوریشن) ۔ رکن

xv. سپرنٹنڈنگ انجینئر، پنچایت راج ۔ رکن

xvi. قانون کے ضمیمہ میں مصرحہ معذورین کے پانچ گروپوں میں سے ہر ایک سے مسلمہ تنظیموں کے نمائندگان کی حیثیت سے پانچ افراد، ضلع کلکٹر کی جانب سے دو سالہ میعاد کے لئے نامزد کئے جائیں گے۔

xvii. نمایاں معذوری کے حامل پانچ ممتاز، علمی اور تجربہ کار افراد جن میں سے کم از کم ایک خاتون ہو اور ایک درج فہرست طبقات یا درج فہرست قبائل سے تعلق رکھتا ہو، ان کا تقرر ضلع کلکٹر کی جانب سے بہ حیثیت اراکین دو سالہ میعاد کے لئے کیا جائے گا۔

xviii. ضلع روزگار عہدیدار ۔ رکن؛

xix ضلع منیجر، ضلع محکمہ صنعت ۔ رکن؛

xx. صدرنشین کی جانب سے مدعو کیا گیا کوئی اور رکن ۔ رکن؛

xxi. ضلع بہبودی عہدیدار، خواتین، اطفال، ۔ رکن، معتمد؛
معذورین و معمر شہریان

(2) ضلع سطحی کمیٹی کے غیر سرکاری اراکین کا تقرر دو سالہ میعاد کے لئے کیا جا سکتا ہے۔

(3) ضلع سطحی کمیٹی برائے معذوری سال میں دو مرتبہ اجلاس منعقد کرے گی۔

11. کمیٹی کے فرائض:

ضلع سطحی کمیٹی برائے معذورین حسب ذیل سرگرمیاں انجام دے گی، جو اس طرح ہیں:

(a) معذور افراد کی باز آبادکاری اور بااختیار بنانے سے متعلق امور میں ضلع حکام کو مشورہ دینا۔

(b) قانون کے احکام اور ضلع حکام کی جانب سے وضع کردہ قواعد کی عمل آوری کی نگرانی۔

(c) معذور افراد کو بااختیار بنانے کے لئے حکومت کی اسکیمات اور پروگراموں کی عمل آوری میں ضلع حکام کی معاونت۔

(d) ضلع حکام کی جانب سے قانون کے احکام کی عدم عمل آوری سے متعلق شکایات کا جائزہ لینا اور اس طرح کی شکایات کے ازالہ کے لئے متعلقہ حکام کو مناسب تلافی اقدامات کی سفارش کرنا۔

(e) قانون کی دفعہ 23 کی شق (4) کے تحت ضلع سطحی اداروں کی جانب سے کئے گئے اقدامات سے ناراض سرکاری اداروں کے ملازمین کی جانب سے کی جانے والی اپیل کا جائزہ لینا اور مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔

(f) کوئی دیگر سرگرمیاں جو وقتاً فوقتاً ریاستی حکومت کی جانب سے تفویض کی جا سکتی ہیں؛

12. کسی نقص یا مخلوعہ عہدہ ہونے کے سبب کوئی کارروائی کالعدم نہیں ہوگی:

ریاستی مشاورتی بورڈ برائے معذوری یا ضلع سطحی کمیٹی برائے معذوری کی کارروائی بورڈ کی تشکیل میں کسی نقص یا کسی مخلوعہ عہدہ کی موجودگی کی بناء کالعدم ہوگی۔

13. ریاستی کمشنر کے تقرر کے لئے اہلیت:

قانون کی دفعہ 79 کی شق (1) کے تحت ریاستی کمشنر برائے معذور افراد کی حیثیت سے تقرر کے لئے کوئی شخص اہل نہیں ہوگا تاوقتیکہ:

(i) معذورین کی باز آبادکاری سے متعلق امور کے لحاظ سے خصوصی معلومات یا عملی تجربہ رکھتا ہو؛

(ii) تاریخ تقرر پر 65 سال عمر کو نہ پہنچا ہو؛

(iii) مرکزی حکومت میں گروپ اے یا اس سے بالا کیڈر یا ریاستی حکومت میں گروپ ا یا بالا کیڈر کی حیثیت سے کم از کم 20 سالہ انتظامی تجربہ کا حامل ہو۔

14. ریاستی کمشنر کے تقرر کا طریقہ کار:

(1) ریاستی کمشنر کا عہدہ مخلوعہ ہونے سے کم از کم چھ ماہ قبل، ایک اشتہار کم از کم دو قومی یا ریاستی سطح کے روزناموں میں شائع کیا جائے گا جن میں ایک انگریزی اور دوسرا مقامی زبان میں ہو جس میں قاعدہ 13 میں مصرحہ معیار کی تکمیل کرنے والے اہل امیدواروں سے عہدہ کے لئے درخواستیں طلب کی جائیں۔

(2) قانون کی دفعہ 79 کے تحت ریاستی حکومت کی جانب سے ایک اسکریننگ کمیٹی تشکیل دی جائے گی تاکہ ریاستی کمشنر کے عہدہ کے لئے تین موزوں امیدواروں کے پیانل کی سفارش کرے۔

(3) اسکریننگ کمیٹی کی تشکیل اس طرح ہوگی:

I.	معذوری امور سے نمٹنے والے وزیر	۔ صدرنشین
II.	ڈائرکٹر، ترقی خواتین و بہبودی اطفال	۔ رکن
II.	ڈائرکٹر، بہبودی صحت و خاندانی بہبود	۔ رکن
IV.	ڈائرکٹر، بہبودی معذورین و معمر شہریان	۔ کنوینر

(4) ریاستی حکومت ذیلی قاعدہ (2) کے تحت اسکریننگ کمیٹی کی جانب سے پیانل سفارشات میں سے کسی ایک امیدوار کا ریاستی کمشنر کی حیثیت سے تقرر کرے گی۔

(5) ریاستی کمشنر کے تقرر تک، ریاستی حکومت، کمیشن کے فرائض کی انجام دہی کی غرض سے معذورین کے امور سے نمٹنے والے کسی سینئر ریاستی کیڈر عہدیدار کا تقرر یا تعین کرسکتی ہے۔

15. ریاستی کمشنر کی میعاد:

(1) ریاستی کمشنر کا تقرر عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے تین سال کی مدت کے لئے یا پینسٹھ سال کی عمر کی تکمیل، ان میں سے جو بھی پہلے ہو، تک ہمہ وقتی اساس پر کیا جائے گا۔

(2) ایک فرد ریاستی کمشنر کی حیثیت سے زیادہ سے زیادہ دو میعاد تک خدمات انجام دے سکتا ہے بشرطیکہ بالائی عمر کی حد 65 سال سے متجاوز نہ ہو۔

16. ریاستی کمشنر کی تنخواہ اور بھتہ جات:

(1) ریاستی کمشنر کی تنخواہ اور بھتے اس طرح ہوں گے:

سلسلہ نشان	بھتوں کی تفصیل	رقم روپے میں
1	ماہانہ یکمشت تنخواہ	1,00,000/-
2	اگر سرکاری کوارٹر الاٹ کیا جائے تو بغیر کرایہ رہائش کا انتظام یا اگر کرایہ پر/ذاتی مکان میں رہتے ہوں تو ایچ آر اے کے بطور 50,000 روپے	

3	i. سفری بھتہ (اگر وہ ذاتی کار استعمال کر رہے ہوں) ii. ایندھن کے اخراجات	30,000/- 15,000/-
4	طبی اخراجات کی بازادائیگی بہ مطابق جی او ایم ایس نشان 413 ' مورخہ 9/دسمبر 2004 اور جی او ایم ایس نشان 447 ' مورخہ 11/جولائی 2008	اے آئی ایس عہدیداروں/ وزراء کے مماثل
5	رہائش گاہ پر ایک بی ایس این ایل فون اور ایک سیل فون رابطہ بہ مطابق رہنمایانہ خطوط جاری کردہ جی او آر ٹی نشان 39 ' محکمہ آئی ٹی ای اینڈ سی ' مورخہ 15-03-2018	

17. استعفیٰ اور برطرفی:

(1) ریاستی کمشنر ریاستی حکومت کو موسومہ اپنے ہاتھ سے تحریر کردہ نوٹس کے ذریعہ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔

(2) ریاستی حکومت، ریاستی کمشنر کو اس کے عہدہ سے برطرف کرے گی، جب کہ:

(a) غیر کارکرد، دیوالیہ ہو گیا ہو؛ یا

(b) اس کے عہدہ کے فرائض سے ہٹ کر کسی سرگرمی میں ملوث ہو یا اپنی میعاد کے دوران خود کو کسی قابل ادائیگی ملازمت میں مصروف رکھے۔

(c) کسی ایسے جرم کی پاداش میں قصوروار قرار پائے اور قید کی سزا کا مستحق ہو جس کو ریاستی حکومت اخلاقی رویہ میں متصور کرتی ہو؛ یا

(d) ریاستی حکومت کی رائے میں جسمانی یا دماغی کمزوری کے سبب عہدہ پر برقراری کے لئے موزوں نہ ہو یا قانون میں مقررہ اس کے فرائض کی انجام دہی میں سنگین عدم انجام دہی کا مرتکب ہو؛ یا

(e) ریاستی حکومت سے رخصت حاصل کئے بغیر دفتر سے مسلسل 30 ایام یا اس سے زائد مدت کے لئے غیر حاضر ہو جائے؛ یا

(f) ریاستی حکومت کی رائے میں، ریاستی کمشنر کے عہدہ کا ایسا استحصال کرے کہ عہدہ پر اس کی برقراری معذور افراد کے مفادات کے منافی ہو جائے: مگر شرط یہ ہے کہ کوئی بھی ریاستی کمشنر اس قاعدہ کے تحت برطرف نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ ریاستی حکومت کے گروپ-I عہدیدار کی برطرفی کے لئے قابل اطلاق شرائط وضوابط ' طریقہ کار پر عمل کیا جائے۔

(g) ریاستی حکومت ایک ریاستی کمشنر کو معطل کر سکتی ہے جب کہ ذیلی قاعدہ (2) کی متابعت میں جس کے خلاف برطرفی کی کارروائی شروع کی گئی ہو اور اس طرح کی کارروائی کا نتیجہ زیر التواء ہو۔

18. ریاستی کمشنر کا دفتر:

(1) ریاستی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ریاستی کمشنر کا دفتر ایسے مقام پر ہو جہاں معذور افراد بہ آسانی پہنچ سکیں اور ریاستی کمشنر کو اس کے فرائض کی موثر اور بہتر انداز میں انجام دہی کے لئے درکار مناسب تعداد کے ساتھ موزوں عملہ فراہم کیا جائے۔

(2) ریاستی کمشنر کو اس کے فرائض کی موثر انداز میں انجام دہی کے لئے حسب ذیل عملہ معاونت کرے گا:

(a) معتمد برائے ریاستی کمشنر کسی بھی سرکاری محکمہ سے متبدلہ جو اسسٹنٹ ڈائرکٹر کے کیڈر سے کم نہ ہو۔

b) تین مشیران

1. قانونی

2. انتظامی، گتہ کی اساس پر بہ حساب ماہانہ -/50,000 روپئے

3. بازآبادکاری معذورین

c) تین معاونین / ڈاٹا انٹری آپریٹرس - آؤٹ سورسنگ اساس پر۔

19. ریاستی کمشنر کی معاونت کے لئے مشاورتی کمیٹی کی تشکیل:

ریاستی حکومت قانون کی دفعہ 79 کی شق (7) کے مقاصد کی تکمیل کے لئے پانچ ماہرین پر مشتمل مشاورتی کمیٹی مقرر کرے گی تاکہ قانون کے ضمیمہ میں مصرحہ خصوصی معذورین کے پانچ گروپوں میں سے ہر ایک کی نمائندگی ہو، جن میں سے ایک خاتون ہوگی۔

(a) مشاورتی کمیٹی کے اراکین کی میعاد دو سال کی مدت کے لئے ہوگی اور اراکین دوبارہ نامزدگی کے لئے اہل نہیں ہوں گے؛

(b) ریاستی کمشنر حسب ضرورت شعبہ کے ماہر کو مدعو کرسکتی ہیں جو اجلاس میں یا سماعت میں اور رپورٹ کی تیاری میں ان کی مدد کرے گا؛

(c) مشاورتی کمیٹی کے غیر سرکاری اراکین کو حقیقی اجلاس کے ہر دن کی بابت -/2,000 روپئے یومیہ کے حساب سے بھتہ ادا کیا جائے گا۔

(d) کمیٹی سال میں کم از کم ایک مرتبہ یا جب کبھی جیسی ضرورت ہو، اجلاس منعقد کرے گی۔

(e) کمیٹی، ریاستی کمشنر کی جانب سے اس کے روبرو پیش کردہ مسائل پر غور کرے گی اور اپنی رائے دے گی۔

(f) کمیٹی، ریاستی کمشنر کی جانب سے تفویض کردہ کوئی دیگر سرگرمیاں انجام دے گی۔

20. ریاستی کمشنر کی جانب سے اختیار کیا جانے والا طریقہ کار:

ریاستی کمشنر جو قانون کی دفعہ 79 کے تحت مقرر کیا گیا ہو، قانون کی دفعہ 80 میں متعین کردہ فرائض انجام دے گا۔

21. سالار رپورٹ کا ادخال:

(1) ریاستی کمشنر، مالیاتی سال کے اختتام کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو، لیکن آئندہ سال کی 30 ستمبر کے بعد نہیں، سالانہ رپورٹ تیار کرے گا اور ریاستی حکومت کو پیش کرے گا جس میں مذکورہ مالیاتی سال کے دوران اس کی تمام تر سرگرمیوں کی تفصیل شامل ہوگی۔

(2) بالخصوص، ذیلی قاعدہ (1) میں محولہ سالانہ رپورٹ ایسی شکل میں ہوگا کہ علیحدہ امور کی تفصیلات علیحدہ مدات میں دی جائیں گے جس میں حسب ذیل امور میں سے ہر ایک کی معلومات شامل ہوں گی:

(a) دفتر ریاستی کمشنر میں برسرکار خدمت عہدیداروں اور ملازمین کے نام اور تنظیمی ڈھانچہ ظاہر کرنے والا خاکہ؛

(b) ایسی سرگرمیاں جن کا قانون کے تحت اختیارات ریاستی کمشنر کو دیئے گئے ہوں اور اس بابت کارکردگی کی خصوصیات؛

(c) ریاستی کمشنر کی جانب سے کی گئی اہم سفارشات؛

(d) قانون کی ریاست میں عمل آوری اور پیش رفت؛ اور

(e) کوئی اور معاملہ جو کہ ریاستی کمشنر کی جانب سے شامل کیا جانا مناسب متصور ہو یا رپورٹ میں شمولیت کی غرض سے ریاستی حکومت کی جانب سے وقتاً وقتاً صراحت کی گئی ہو۔

Maulana Azad National Urdu University
Department of Public Administration

Supervisor : ***Prof S.M. Rahmatullah***

Ph.D. Research Scholar: ***Farhath Sultana***

Questionnaire

Welfare programmes for disabled persons – A study of Telangana State

I -Personal information

1- Name

2- Age

3- Sex

4- Religion

(a) Hindu (b)Muslims (c) Sikh (d) Christian(e)other

5- Caste

(a) SC (b)ST (C)BC (d) OC

6-District:

7- Marital Status

(a) Married (b) un married (c)widowed (d) divorced (e) other

II- Family Details

8-Parents/ Guardians Educational qualification

(a) 1-10 (b) inter mediate (c) Degree (d) Higher Education (e) Illiterate

9- Occupation

(a) Govt Employee (b) Private Employee (c) Self Employee (d)other

10- Annual Income

(a) 40 to60 thus (b)61thus to 1 lakh(c) 1 lakh above (d) more than 2 lakh

III- Educational Status

11-Education

(a) 1-10 (b) inter mediate (c) degree (d)Higher Education (e) illiterate (f)other

12- Nature of school/college

(a) Government (b) private (c) special school (d) Aided (e) other

13-Medium of education

(a) Telugu (b) Urdu (c) English (d) other

IV- Disability

14- Nature of Disability

(a) Deaf /Dumb disability (b) Visual Disability (c) Loco motor Disability (d) Mental Disability (e) other

15- Cause of Disability

(a) By birth (b) accidental (c) polio (d) other

16-Percentage of disability

(a) Less than 40% (b) 40%-60% (c) More than60% (d) other

V - Details of programmes and schemes

17- Do you have SADAREM card?

(a) yes (b) NO

18-Are you aware of government programmes scheme for disabled persons?

(a) Yes (b) No

19- Do you get Aids and appliances?

(a) Yes (b) NO

20- What type of aids and appliances have you got?

i) (a) Braille sheet (b) stick (c) braille books (d) all of them
ii) (a)Audio machine (b) audiogram (c) all of them
iii) (a) clippers (b) wheelchair (c) tricycle (d)artificial limbs (e) all of them

21- Do you get monthly educational scholarship?

(a) Yes (b) No

22- What Type scholarship have you got?

(a) Pre Matric (b) Post Matric (c) Proffesional (d) None

23-Type of Resident

(a) Own house (b) Rent house (c) Home for disabled (d) Hostel for disabled
(e) Residential school

24- Do you work?

(a) Yes (b) no

25- What is your current occupation?

(a) Government(b) private (c) self-employed (d)depended (e) other

26-monthly income:

27- Do you get travel Subsidy (city and district buses)?

(a) Yes (b) No

28- Do you get monthly Aasra pension?

(a) Yes(b) No

29- Do you get marriage incentive award?

(a) Yes (b) No

30- Do you get petrol subsidy?

(a) yes (b) No

31- Do you use information technology?

(Mobile, smart phone, computer laptop etc.)

(a) Yes (b)No

32- In public buildings (accessibility, ramps, lifts, and audio or video signs) do you get special facilities?

(a) Yes (b) No

33- Beside government schemes for disabled persons are you utilizing any other government schemes?

(a) Yes (b) No

34- If yes mention the scheme

VI- Perceptions

35- How are the facilities in homes hostels and residential schools?

(a) Good (b) Satisfactory (c) Not Satisfied (d) Need to improve

36- Opinion on the economic rehabilitation scheme

(a) Good (b) Satisfactory (c) Not Satisfied (d) Need to improve

37- Opinion on marriage incentive award scheme

(a) Good (b) Satisfactory (c) Not Satisfied (d) Need to improve

38- Opinion on the institutions which working for disabled persons.

(a) Good (b) Satisfactory (c) Not Satisfied (d) Need to improve

39- Opinion on educational and monthly Aasra pensions.

(a) Good (b) Satisfactory (c) Not Satisfied (d) Need to improve

40- Opinion on aids and appliances for the disabled persons.

(a) Good (b) Satisfactory (c) Not Satisfied (d) Need to improve

41- Opinion on schemes and programmes for disabled persons.

(a) Good (b) Satisfactory (c) Not Satisfied (d) Need to improve

42- Being a disabled person are you facing following

(a) stigma (b)discrimination (c) depression (d) all of them (e)other

43- Opinion on barrier free environment (education, transport, accessibility, building etc.) for disabled persons.

44- Give your suggestions for the improvement of government schemes & programmes for disabled persons

45- Give your suggestions for the empowerment of disabled persons.

سوالنامہ

Questionnaire

فلاح و بہبود کے پروگرامس برائے معذورین۔ریاست تلنگانہ کا ایک مطالعہ

Welfare Programmes for Disabled Persons - A Study of Telagana State

I۔ شخصی معلومات

1۔ نام ....

2۔ عمر ....

3۔ جنس ....

4۔ مذہب ....

(a) ہندو (b) مسلم (c) سکھ (d) عیسائی

5۔ ذات

(a) ایس سی (b) ایس ٹی (c) بی سی (d) اوسی

6۔ علاقہ کا نام

7۔ ازدواجی موقف

(a) شادی شدہ (b) غیر شادی شدہ

II۔ خاندانی معلومات

8۔ والد/سرپست کی تعلیمی قابلیت

(a) اول تا دہم (b) انٹرمیڈیٹ (c) ڈگری (d) اعلیٰ تعلیم (e) غیر تعلیم یافتہ

9۔ پیشہ

(a) سرکاری ملازم (b) خانگی ملازم (c) ذاتی کاروبار (d) دیگر

10۔ سالانہ آمدنی

(a) 40ہزار سے کم (b) 40ہزار سے 60ہزار (c) 60 سے 80ہزار (d) 80ہزار سے زائد

III۔ تعلیمی موقف

11۔ جماعت

(a) اول تا دہم (b) انٹرمیڈیٹ (c) ڈگری (d) اعلیٰ تعلیم (e) دیگر

12۔ اسکول رکالج

(a) سرکاری (b) خانگی (c) مخصوص اسکول (d) امدادی (e) دیگر

13۔ ذریعہ تعلیم

(a) تلگو (b) اردو (c) انگریزی (d) دیگر

IV۔ معذوری

14۔ معذوری

(a) سماعتی معذور (b) بصارتی معذور (c) جسمانی معذور

(d) ذہنی معذور (e) دیگر

15۔ معذوری کی وجہ

(a) پیدائشی (b) حادثاتی (c) پولیو (d) دیگر

16۔ معذوری کا فیصد

(a) 40% سے کم (b) 40% سے زائد

V۔ اسکیمات اور پروگرامس کی معلومات

17۔ کیا آپ کو آلات اور اشیاء دیے جاتے ہیں؟

(a) ہاں (b) نہیں

18۔ مندرجہ ذیل آلات اور اشیاء دیے گئے۔

i) (a) بریلی شیٹ (b) چھڑی (c) بریلی کتابیں (d) یہ تمام

ii) (a) سماعت کی مشن (b) آڈیوگرام

iii) (a) بیساکھی (b) ویل چیر (c) ٹرائی سیکل (d) مصنوعی اعضا (e) یہ تمام

19۔ کیا آپ کو ماہانہ تعلیمی وظیفہ ملتا ہے۔

(a) ہاں (b) نہیں

20۔ رہائش

(a) ذاتی مکان (b) کرایہ کا مکان (c) ہوم برائے معذورین (d) ہاسٹل برائے معذورین

21۔ کیا آپ ملازمت کرتے ہیں۔

(a) ہاں (b) نہیں

22۔ ملازمت/پیشہ

(a) سرکاری (b) غیر سرکاری (c) ذاتی کاروبار (d) دیگر

23۔ ماہانہ آمدنی

(a) 5ہزار سے کم (b) 5-10ہزار (c) 10 تا15 ہزار (d) 15ہزار سے زائد

24۔ کیا آپ کو بس (Bus) سفر کی سبسیڈی ملتی ہے۔

(a) ہاں (b) نہیں

25۔ کیا آپ کو ماہانہ آسرا وظیفہ ملتا ہے۔

(a) ہاں (b) نہیں

26۔ پٹرول کی سبسیڈی ملتی ہے۔

(a) ہاں (b) نہیں

27۔ کیا آپ انفارمیشن ٹکنالوجی استعمال کرتے ہیں۔

(a) ہاں (b) نہیں

28۔ عوامی اداروں کی عمارتوں میں کیا آپ کے لیے سہولیات دستیاب ہے۔

(a) ہاں (b) نہیں

29۔ کیا آپ کے معذورین کے لئے عمل پیرا اسکیمات واقف ہے۔

(a) ہاں (b) نہیں

30۔ مخصوص معذورین کے پروگرام/اسکیم کے علاوہ حکومت کی دیگر اسکیم سے استفادہ کررہے ہیں۔

(a) ہاں (b) نہیں

31۔ اگر تو وہ کونسی ہیں۔

....

....

IV۔ تاثرات

32۔ ہومس / ہاسٹل میں موجود سہولیات کیسی ہے؟
(a) بہتر (b) تشفی بخش (c) غیر تشفی بخش (d) مزید بہتری کی گنجائش

33۔ معذوری کے معاشی استحکام کی اسکیم کے متعلق رائے
(a) بہتر (b) تشفی بخش (c) ناکافی (d) مزید بہتری کی گنجائش

34۔ شادی کے ترغیبی انعامات کے متعلق رائے
(a) بہتر (b) تشفی بخش (c) ناکافی (d) مزید بہتری کی گنجائش

35۔ معذورین کے ادارہ جات کی کارکردگی متعلق رائے
(a) بہتر (b) تشفی بخش (c) ناکافی (d) مزید بہتری کی گنجائش

36۔ تعلیمی اور ماہانہ آسرا وظائف کیسی ہے۔
(a) بہتر (b) تشفی بخش (c) ناکافی (d) مزید بہتری کی گنجائش

37۔ معذورین کو دیے جانے آلات اور اشیاء
(a) بہتر (b) تشفی بخش (c) ناکافی (d) مزید بہتری کی گنجائش

38۔ اسکیم اور پروگرام کے متعلق رائے
(a) بہتر (b) تشفی بخش (c) ناکافی (d) مزید بہتری کی گنجائش

39۔ بغیر رکاوٹ کا ماحول کی فراہمی کے متعلق بتائیے۔

....

....

40۔ حکومتی پروگرامس کی بہتری کے لئے تجاویزات دیجیے۔

....

....

41۔ معذورین کی بااختیاری کے لئے تجاویز دیجیے۔

....

....

Maulana Azad National Urdu University

Department of Public Administration

Phd. Research Scholar: Farhath Sulthana

سوالنامہ

Questionnaire

فلاح و بہبود کے پروگرامس برائے معذورین۔ریاست تلنگانہ کا ایک مطالعہ

Welfare Programmes for Disabled Persons - A Study of Telagana State

I۔ شخصی معلومات

1۔ نام ....

2۔ عمر ....

3۔ جنس ....

4۔ مذہب ....

(a) ہندو (b) مسلم (c) سکھ (d) عیسائی

5۔ ذات

(a) ایس سی (b) ایس ٹی (c) بی سی (d) اوسی

6۔ علاقہ کا نام

7۔ ازدواجی موقف

(a) شادی شدہ (b) غیر شادی شدہ

II۔ خاندانی معلومات

8۔ والدین/سرپرست کی تعلیمی قابلیت

(a) اول تا دہم (b) انٹرمیڈیٹ (c) ڈگری (d) اعلیٰ تعلیم (e) غیر تعلیم یافتہ

9۔ پیشہ

(a) سرکاری ملازم (b) خانگی ملازم (c) ذاتی کاروبار (d) دیگر

10۔ سالانہ آمدنی

(a) 40سے60ہزار (b) 61ہزار سے ایک لاکھ (c) ایک لاکھ سے زائد (d) 2لاکھ یا اس سے زائد

III۔ تعلیمی موقف

11۔ جماعت

(a) اول تا دہم (b) انٹرمیڈیٹ (c) ڈگری (d) اعلیٰ تعلیم (e) دیگر (f) غیر تعلیم یافتہ

12۔ اسکول/کالج کی نوعیت

(a) سرکاری (b) خانگی (c) مخصوص اسکول (d) امدادی (e) دیگر

13۔ ذریعہ تعلیم

(a) تلگو (b) اردو (c) انگریزی (d) دیگر

IV۔ معذوری

14۔ معذوری کی قسم کیا ہے۔

(a) گونگے/سماعتی معذور (b) بصارتی معذور (c) جسمانی معذور

(d) ذہنی معذور (e) دیگر

15۔ معذوری کی وجہ

(a) پیدائشی (b) حادثاتی (c) پولیو (d) دیگر

16۔ معذوری کا فیصد

(a) 40% سے کم (b) 40% سے زائد

V۔ اسکیمات اور پروگرامس کی معلومات

17۔ کیا آپ کو آلات اور اشیاء دیے گئے ہیں؟

(a) ہاں (b) نہیں

18۔ کونسے آلات اور اشیاء دیے گئے۔

i) (a) بریلی شیٹ (b) چھڑی (c) بریلی کتابیں (d) یہ تمام

ii) (a) سماعت کی مشن (b) آڈیوگرام

iii) (a) بیساکھی (b) ویل چیر (c) ٹرائی سیکل (d) مصنوعی اعضا (e) یہ تمام

19۔ کیا آپ کو ماہانہ تعلیمی وظیفہ ملتا ہے۔

(a) ہاں (b) نہیں

20۔ رہائش

22. خصوصی پبلک پراسیکیوٹر کا تقرر: (ا) خصوصی پبلک پراسیکیوٹر کا تقرر ریاستی حکومت کی جانب سے محکمہ داخلہ میں کیا جاسکتا ہے اوراس کی فیس حکومت کی جانب سے صراحت کے مطابق ادا کی جائے گی۔

23. ریاستی فنڈ برائے معذور افراد اوراس کا انتظام:

(1) ریاستی فنڈ برائے معذورین کے لئے مابعد رقم جمع کی جائے گی جو''ریاستی فنڈ'' کہلائے گا؛

a) گرانٹ، تحائف، عطیات، خیرات، ترکہ یا منتقلی کی شکل میں وصول ہونے والی تمام رقومات؛

b) ریاستی حکومت سے وصول کردہ تمام رقومات بشمول گرانٹ ان ایڈ؛ اور

c) ایسے دیگر وسائل سے وصول کردہ تمام رقومات جو کہ ریاستی حکومت کی جانب سے طے کیا جاسکتا ہے۔

(2) ریاستی فنڈ کی دیکھ بھال کے لئے حسب ذیل اراکین پر مشتمل عاملہ کمیٹی ہوگی:

(a) پرنسپال سکریٹری یا معتمد سرکار - صدرنشین
محکمہ خواتین، اطفال، معذورین اور معمر شہریان

(b) ڈائرکٹر، محکمہ ترقی خواتین و بہبودی اطفال، حیدرآباد - رکن

(c) ڈائرکٹر، محکمہ بہبودی معذورین و معمر شہریان - رکن سکریٹری

(3) رکن سکریٹری ریاستی فنڈ کے لئے کسی بھی قومیائے ہوئے بینک میں بینک کھاتہ کھولے گا؛

(4) ریاستی فنڈ کے مقصد کے لئے کھاتوں کی کتابوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ سالانہ آمدنی اور اخراجات کا بیان اور دیگر کھاتوں کی جیسا کہ سی اے جی کی جانب سے مطلوب ہوسکتے ہیں، عاملہ کمیٹی کی جانب سے مقررہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے ذریعہ تنقیح ہوگی اور تصدیق کی جائے گی۔

24. ریاستی فنڈ کا استعمال:

(1) ریاستی فنڈ حسب ذیل مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا، جو اس طرح ہیں:

(a) ان مصارف میں مالی معاونت جن کی وضاحت ریاستی حکومت کی اسکیمات اور پروگراموں کے تحت نہ کی گئی ہو؛

(b) فنڈ کے انتظامی اور دیگر مصارف جو کہ قانون کے تحت یا اس کے ذریعہ لاحق ہوسکتے ہوں؛

(c) دیگر ایسے مصارف جو کہ عاملہ کمیٹی کی جانب سے طے کئے جاسکتے ہوں؛ اور

(d) ریاستی فنڈ کو متحرک کرنے اور استعمال پر موقف کا ہر تین ماہ کے وقفہ سے جائزہ لیا جائے گا؛

مگر شرط یہ ہے کہ عاملہ کمیٹی بھی ہر پانچ سال کے وقفہ سے کارپس فنڈ کی مقدار کا جائزہ لے سکتی ہے اور حکومت سے سفارش کرسکتی ہے۔

(بہ حکم اور بہ نام گورنر تلنگانہ)

ایم۔ جگدیشور
معتمد سرکار